كَتَبَ اللّٰهُ لَأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي
نوائے
افغان جہاد
ذوالحجہ ۱۴۳۵ھ
اکتوبر 2014ء
شام
عراق
افغانستان

امین الامۃ سیدنا ابوعبیدہ ابن الجراح رضی اللہ عنہ کی وصیّت

حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اردن میں طاعون میں مبتلا ہوئے تو جتنے مسلمان وہاں تھے، اُنہیں بُلا بھیجا اور اُن سے فرمایا:

"میں تمہیں ایک وصیّت کر رہا ہوں اگر تم نے اسے مان لیا تو ہمیشہ خیر پر رہو گے اور وہ یہ ہے کہ نماز قائم کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، زکوٰۃ ادا کرو، حج و عمرہ کرو، آپس میں ایک دوسرے کو (نیکی کی) تاکید کرتے رہو، اپنے امرا کے ساتھ خیر خواہی کرو اور ان کو دھوکہ مت دو اور دنیا تمہیں (آخرت سے) غافل نہ کرنے پائے۔ کیونکہ اگر انسان کی عمر ہزار سال بھی ہو جائے تو بھی اسے (ایک نہ ایک دن) اس ٹھکانے یعنی موت کی طرف آنا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تمام بنی آدم کے لیے مرنا طے کر دیا ہے لہٰذا وہ سب ضرور مریں گے اور بنی آدم میں سب سے زیادہ سمجھ دار وہ ہے جو اپنے رب کی سب سے زیادہ اطاعت کرے اور اپنی آخرت کے لیے سب سے زیادہ عمل کرے......والسلام علیکم ورحمۃ اللہ"۔

طبری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۷، شمارہ نمبر ۹

ذوالحجہ ۱۴۳۵ھ اکتوبر 2014ء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے، تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ شاید شیطان اس کے ہاتھ کو ڈگمگا دے اور وہ (قتلِ ناحق کے نتیجے میں) جہنّم کے گڑھے میں جا گرے،'' (صحیح مسلم)۔

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

Nawaeafghan.weebly.com

قیمت فی شمارہ: ۲۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع' نظام کفر اور اس کے پیروؤں کے زیر تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام 'نوائے افغان جہاد' ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

اداریہ

لَبّیْکَ اللّٰھُمّ لَبّیْکَ، لَبّیْکَ لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبّیْکَ، إِنّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لاَشَرِیْکَ لَکَ

حاضر!اے ہمارے رب! حاضر!!!اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اقرار، اُس کی حمد، انعامات پر اُسی کی شکری گزاری، اُسی کی حاکمیت کے آگے سرنگوں اور پھر آخر میں اُس کے وحدہ لا شریک ہونے کی صدائیں لاکھوں مسلمان الْبَـلَدِ الْأَمِینِ میں بلند کررہے ہیں...... جب کہ کروڑوں اہل ایمان اس آرزو اور تمنا کو دلوں میں بسائے اور ہونٹوں پر سجائے اپنے مالک کے حضور دستِ التجا پھیلائے ہیں کہ لَبّیْکَ اللّٰھُمّ لَبّیْکَ کی صداؤں والی بستی میں اُن کی حاضری بھی ممکن ہوجائے...... یہ لاکھوں کروڑوں فرزندانِ اسلام جس خالق و مالک کا اذن پاکر دیوانہ وار حرم مکی میں پہنچ رہے ہیں اور جو اس سعادت سے محروم ہیں وہ اس کے حصول کے لیے ادعیا و مناجات میں مصروف ہیں......اُسی پروردگارِ عالم کے کلمہ کو بلند و غالب کرنے اور دنیائے ارضی پر نافذ و حاکم تمام نظام ہائے ابلیسی کو سرنگوں کرکے الہ واحد کی شریعت کو جاری و نافذ کرنے کے لیے آج شرق سے غرب تک جہاد و قتال کی صفیں آراستہ ہوچکی ہیں......جس طرح دنیا کے ہر خطے سے چنیدہ لوگ حج بیت اللہ کی سعادت سے سرفراز ہورہے ہیں، بالکل اسی طرح جہادی قافلے میں بھی ہر علاقے اور نسل کے وہ سعید فطرت افراد شریک ہیں جنھیں اللہ رب العزت نے اس راہ میں نکلنے اور اپنی جان و مال کھپانے کی توفیق سے نوازا ہے......ان پاکیزہ صفت اور اجلے کردار والوں کا مقابلہ جس بدکردار، بدفطرت اور بدخصال قبیل کے دشمن سے ہے اُس کے ناپاک، زشت و قبیح عزائم کسی سے ڈھکے چھپے نہیں......اب اُن کے شیطانی منصوبہ ساز [نعوذ باللہ] حرم کعبہ اور مسجد نبوی پر بم باریوں کے منصوبے بنا چکے ہیں......ان تمام شیطانی و ابلیسی منصوبوں کے آگے بند باندھنے اور اہل ایمان کی مقدسات و عبادات کو محفوظ رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے چند بندوں کا انتخاب فرمایا، جنھوں نے عالمی کفر اور اُس کے حواریوں کو' قلت تعداد، کم یابیِ وسائل اور بے پناہ مشکلات کے باوجود ہر میدان میں خاک چاٹنے پر مجبور کیا ہے...... جب کہ دوسری جانب مسلم خطوں پر مسلط حکمران ہیں جنھوں نے اپنی بادشاہتیں اور مفسد نظام بچانے کی خاطر صلیبی جنگ کے ہر محاذ پر دین و شریعت سے خیانت کی ہے اور صلیبی ہرکاروں کا کردار ادا کیا ہے......اپنی بے حمیتی و ارتداد کی اسی تاریخ کو دہراتے ہوئے' سرزمینِ انبیاء، سرزمین شام پر صلیبی حملے میں تمام عرب حکام' امریکی اور مغربی افواج کے آگے آگے دُم ہلاتے مستعد و چوکس ہو کر چل رہے ہیں......امریکی محکمہ دفاع کے مطابق شام پر تا حال ہونے والے فضائی حملوں میں ۸۰ فی صد حملے سعودیہ، امارات اور قطر کی فضائیہ نے کیے ہیں......یہی سرزمینِ شام ہے کہ جہاں بشار قصائی کی خونخواری اور سربریت عرصہ ساڑھے تین سال سے جاری ہے، بشار نے شام کو مسلمانوں کے مذبحہ میں بدل دیا، مگر اس سارے عرصے میں عیاش، بدکردار اور خائن عرب حکمرانوں کے خراٹے کم ہوئے نا ہی اُن کی مدہوشیوں اور بدمستیوں میں ہی خلل واقع ہوا......اسی طرح غزہ میں اسرائیل نے مسلمانانِ فلسطین کو ذبح کرنے اور اُن کی نسل کُشی کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی مگر خائن الحرمین سمیت تمام عرب شاہ' عیش و طرب کے مزے لوٹتے رہے......لیکن جیسے ہی صلیبی سردار امریکہ نے شام میں تحریک جہاد کے بڑھتے قدم روکنے اور مضمحل ولاچار ہوتے نُصیری اقتدار کو 'نئی زندگی' دینے کے لیے شام پر چڑھائی کا فیصلہ کیا تو 'عرب لیگ' کے کرتا دھرتا آقائے صلیب کی خدمت میں پوری تندہی سے جُت گئے!

ذی الحجہ کے حرمت والے مہینے میں بھی افغانستان تا شام اور عراق و یمن تا پاکستان و ترکستان، صلیبی حملہ آور اپنے ''صف اول کے اتحادیوں'' کے بل بوتے پر اہل ایمان اور مجاہدین پر بے دریغ بم باریوں اور لامتناہی آپریشنوں کے ذریعے حملہ آور ہیں......ان مبارک شب و روز میں اللہ کے کچھ بندے بیت اللہ کے طواف اور مناسک حج کے فریضے کو ادا کررہے ہیں اور اللہ کے کچھ گم نام، بے نام اور مخلص و محبوب بندے' اللہ کے دین اور اُس کے گھر کا دفاع رزم گاہوں سے لے کر قتل گاہوں تک کررہے ہیں! صحیح مسلم کی روایت ہے، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے فرمایا تھا ''أَمَا عَلِمتَ أَنَّ الإِسْلاَمَ یَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهُ وَأَنَّ الْھِجرَةَ تَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَھَا وَأَنَّ الْحَجَّ یَھْدِمُ مَا کَانَ قَبْلَهُ''......(اے عمرو!) کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام لانا مٹا دیتا ہے ان گناہوں کو جو اسلام لانے سے قبل ہوئے ہیں اور تحقیق ہجرت ان گناہوں کو مٹا دیتی ہے جو قبل ہجرت کیے ہوئے ہیں اور یقیناً حج مٹا دیتا ہے ان گناہوں کو جو قبل حج ہوئے ہیں......پس! آج حجِ مبرور کی سعادت پانے والوں کو مبارک ضرور دیجیے کہ بلاشبہ وہ اس کے حق دار ہیں......اس کے ساتھ ساتھ ہجرت و جہاد کی راہوں پر نکلنے والوں، دین کے دفاع کے لیے اپنے پرائے سب کی مخالفت مول لینے والوں، شریعت کے نظام کو برپا و قائم دیکھنے کے خواب آنکھوں میں سجا کر میادین جہاد میں صبر و ثبات کی تاریخ رقم کرنے والوں اور 'اپنا اسماعیل' اللہ کی راہ میں پیش کردینے والوں کا بھی حق ادا کیجیے! یقین جانئے! جس دن امت نے نصرتِ دین کے فریضے کو اپنا کر' ان تہی دامن و بے اماں عشاقِ خدا کو اِن کا 'حق' ادا کردیا تو عین اُسی وقت سے دنیائے عالم میں چہار سُو تہلیل و تکبیر اور تلبیہ و تحمید کی صدائیں گونجیں گی......پھر صرف ذی الحجہ کے ایام میں ہی لَبّیْکَ اللّٰھُمّ لَبّیْکَ کی دل سوز آواز بلند نہیں ہوگی بلکہ دنیا کے گوشہ گوشہ سے فدائیانِ دین کے قافلے اپنے رب کے دین کی نصرت اور اپنے مالک کی پکار پر لَبّیْکَ اللّٰھُمّ لَبّیْکَ کہتے نکل آئیں گے......پھر لاَ شَرِیْکَ لَکَ لَبّیْکَ کہنے والے ہر بت کدے کو ڈھا کر اپنے پروردگار کی عبادت کے لیے روئے زمین کو پاک و صاف کریں گے......پھر إِنّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ کے کلماتِ شکر و احسان' زبانوں سے بھی ادا ہوں گے اور دلوں کی اتھاہ گہرائیوں میں بھی اُسی کی شکر گزاری، احسان مندی، ممنونیت اور سپاس گزاری کے جذبات امڈتے اور مچلتے ہوں گے......پھر لَکَ وَالْمُلْکَ لاَشَرِیْکَ لَکَ کے کلمات کی ادائیگی کرتے وقت تمام طواغیت زمانہ کا رعب و دبدبہ' اہل ایمان کے پاؤں تلے رُل رہا ہوگا اور ایک اللہ واحد کی حاکمیت کا پھریرا کُل عالم میں لہرا رہا ہوگا...... یہ 'ملت ابراہیم' کی عید کا دن ہوگا! جب کفر کی تمام طاقتیں' ذلیل و مغلوب ہو کر 'صَاغِرُون' کی حدود میں جا پہنچیں گی......الاحد والصمد رب کی کبریائی کا غلغلہ ہر جانب بلند ہوگا، نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی مبارک شریعت 'حَکَم' کا درجہ پائے گی......اور یہ سارے مناظر 'اپنا اسماعیل' قربان کردینے والوں اور اُن کی نصرت کا حق ادا کرنے والوں کے مشامِ جاں معطر کریں گے اور اُن کے قلب و روح کو إِنّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لاَشَرِیْکَ لَکَ کی بہار آفریں صدائیں سیراب کریں گی......پھر دنیا کی عزت و سربلندی پر فائز ہونے کے بعد آخرت میں وہ اپنے مالک کے 'انعامِ خاص' کے حق دار بھی قرار پائیں گے اور خوشی سے نہال ہو کر کہتے پھریں گے......

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی صَدَقَنَا وَعْدَهُ وَأَوْرَثَنَا الْأَرْضَ نَتَبَوَّأُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَاء فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِینَ

خصائص مومن

حضرت مولانا شاہ ابرارالحق رحمۃ اللہ علیہ

گناہوں کو چھوڑنے کا طریقہ:

اگر کسی گناہ کی عادت ہے ایک دم نہیں چھوڑ سکتے اور اس کی ہمت نہیں ہے تو رفتہ رفتہ چھوڑ دو، دس گناہ کی عادت ہے تو اس میں چند چھوڑ و، ارے چار چھوڑ دو، دو چھوڑ دو، یہ بھی نہ ہو تو کم از کم ایک دن ایک چھوڑ دو، پھر اسی طرح آٹھویں دن ایک ایک گناہ چھوڑتے چلے جاؤ۔

افیم چھوڑنے کا آزمودہ طریقہ:

کسی کو افیم کی عادت ہو کچھ لوگ فوراً چھوڑ دیتے ہیں، کچھ کو اس کا طریقہ بتلاتے ہیں کہ ایک دم نہیں چھوڑ سکتے تو اس کے لیے بھی طریقہ ہے اس پر عمل کیا جائے۔ ہمارے عزیزوں میں بعضے تھے ان کی اس طریقہ سے اصلاح ہوگئی جس کی صورت یہ کی گئی کہ پہلے ان سے پوچھ لیا گیا کہ کتنی افیم کھاتے ہو؟ انہوں نے اس کی مقدار بتلا دی کہ روزانہ اتنی کھاتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے چالیس دن کی منگوا دی اور بوتل میں بھر دی اور اس میں پانی ڈال دیا، پھر ان کو ایک ایک چمچی پینے کے لیے دیتے تھے، جتنا پانی پلاتے تھے اتنا پانی ملاتے تھے، چالیس دن بعد وہ افیم تو ختم ہوگئی بس پانی ملا ملا کر پلاتے رہے تو اس تدبیر سے ہلکے ہلکے عادت چھوٹ گئی۔ اسی طرح جس گناہ کی عادت پڑی ہوئی ہے ہلکے ہلکے تھوڑا تھوڑا اس کو چھوڑے، پہلے اس کی تدبیر معلوم کرے پھر کے موافق عمل کرے تو بہت جلد گناہ چھوٹ جائیں گے۔

تہجد کے لیے اٹھنے کا نسخہ:

ایسے ہی طاعات میں بھی لگنے کا معاملہ ہے کہ ہلکے ہلکے بقدرِ تحمل عادت ڈالے، اور دعا بھی کرتا رہے، یہ بڑی خاص چیز ہے، اس سے پھر بڑی آسانی اور سہولت ہوجائے گی اور بزرگوں سے اس کی تدبیر معلوم کرے۔ ان حضرات کے پاس ایسے نسخے ہوتے ہیں کہ ایک دو خوراک ہی میں بہت جلد نفع ہونے لگ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر بہت سے لوگ چاہتے ہیں کہ تہجد میں آنکھ کھل جائے تا کہ اس وقت نماز پڑھ لیں لیکن اٹھنے کی ہمت نہیں ہوتی تو اب کیا کریں؟

حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے بھی بعضوں کو فرمایا کہ اچھا بھائی! آنکھ تو کھل ہی جاتی ہے کبھی نہ کبھی، تو جب آنکھ کھل جائے تو اسی وقت چارپائی پر بیٹھ جاؤ، چاہے ایک ہی منٹ کے لیے بیٹھو، اور بیٹھ کر سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھ لو، پھر لیٹ جاؤ......اس پر عمل کرنا کیا مشکل ہے؟ کتنی آسانی دے دی اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتے ہو تو پھر کم از کم کروٹ ہی بدل لو، جس جگہ لیٹے ہو اس سے ہٹ جاؤ تا کہ تہجد پڑھنے والوں کی جو شان بیان کی گئی ہے:

تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّارَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ (السجدة: ١٦)

''ان کے پہلو خوابگاہوں سے علیحدہ ہوتے ہیں اس طور پر کہ وہ لوگ اپنے رب کو امید سے اور خوف سے پکارتے ہیں اور ہماری دی ہوئی چیزوں میں سے خرچ کرتے ہیں''۔

ان کی تھوڑی بہت مشابہت ہو جائے۔ ارے بھائی! وہ آدھ گھنٹہ اور ایک گھنٹہ کے لیے اٹھتے ہیں تو تم ایک منٹ کے لیے اٹھو تو اس اٹھنے میں ان کی مشابہت اختیار کرو تو اس کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ آج ایک منٹ کی توفیق ہوئی ہے تو کل ڈیڑھ منٹ کی توفیق ہوگی اور یہ سلسلہ بڑھتا چلا جائے گا، قطرہ قطرہ دریا ہو جاتا ہے......تو میرے عرض کرنے کا منشا یہ ہے کہ اپنی اصلاح کی فکر رکھے، اپنی درستی کی کوشش کرتا رہے اور دوسروں کو بھی اچھائی کی دعوت دے اور برائی سے روکے۔

مومنین کی صفات و خصوصیات:

جو آیت میں نے پڑھی تھی اس میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی خصوصیات اور ان کی صفات کو بیان فرمایا ہے، وہ صفات کیا ہیں؟ ایک صفت تو یہ ہے:

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں۔ ہمدرد اور خیر خواہ ہیں، دوسری صفت کیا ہے!

يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ

اچھی باتوں کی تعلیم دیتے ہیں اور بری باتوں سے روکتے ہیں۔

تیسری خصوصیّت یہ ہے کہ

وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ

اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں

وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ

اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۲۵ پر)

16 اگست: صوبہ میدان وردگ......ضلع سید آباد......مجاہدین کا حملہ......4 کمانڈوز ہلاک اور متعدد زخمی

دعا ایک نادیدہ خزانہ ہے

مولانا محمد ابرار کلیم القاسمی

دعا انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت ہے...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا ہی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تقدیر بدل گئی اور صفوفِ اسلام میں داخل ہو گئے :

اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاسْلَامَ بِأَحَدِ الْعُمَرَيْنِ عُمَرَيْنِ الْخَطَّابِ أَوْ عُمَرَ بْنَ هِشَامٍ

''اے اللہ عمرین' عمر بن خطاب یا عمرو بن ہشام میں سے کسی ایک ذریعہ اسلام کو تقویت عطا کر''۔

بدر کے سنگلاخ میدان میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا نے جبرئیلِ امین کو لا کھڑا کیا اور شیطان کو شکست کھانی پڑی...... اُحد میں فتح کے بعد فاتح لشکر کو مدینہ منورہ کے دروازے پر دستک دینے کی ہمت نہ ہوئی، حالانکہ ظاہری اعتبار سے اب کوئی رکاوٹ نہ تھی اور کوئی رکاوٹ تھی تو وہ نالۂ نیم شب کی اثر انگیزی تھی کہ وہ بدقسمت لشکر مدینہ کے بجائے مکہ روانہ کر دیا گیا...... جنگِ خندق میں دعاؤں نے افواج عرب کو ہواؤں اور اَن دیکھے لشکروں کے ذریعے پسپا کر دیا...... جنگ یرموک میں بھی وہی ہواؤں کا ریلا مدد کو موجود تھا...... اسی طرح قادسیہ کے مقام پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی پشت پر ایرانیوں کے خلاف وہ تیز و تند ہواؤں کا لشکر موجود تھا۔

یقیناً دعا مومن کا ہتھیار ہے، ربِ کریم کے نادیدہ خزانوں کی چابی ہے...... دعا مومن کا بہت اہم خزانہ ہے، دعا عبادت کا مغز ہے (الدعاء مخ العبادة) لیکن اس کی حقیقت عقلیت پسندوں کی سمجھ میں نہیں آتی...... جب کہ یہ تو جبلِ ہمالیہ سے کہیں بڑھ کر ٹھوس اور باوزن ہے اور بدیہی اعتبار سے ثابت بھی ہے...... اللہ تعالیٰ کے نادیدہ خزانوں کا عظیم و عمیق ربط دعا سے ہے، جس کی قبولیت کے مختلف انداز ہیں،...... کبھی بعینہٖ وہی مل جائے، یا اس کا بدل بلکہ نعم البدل مل جائے...... جوں کا توں قبول نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ حکیم ہے اور اس کا کوئی عمل حکمت سے خالی نہیں اور وہ انسان کے انجام سے بخوبی واقف ہے...... چنانچہ اس کے ذریعہ کوئی مصیبت دور کر دے، یا یہ کہ اسے مومن کے لیے بطور توشۂ آخرت محفوظ کر دیا جائے...... لیکن دعا کی قبولیت کے ان گونا گوں انداز کو عقلیت پسند ذہن تمسخر کا نشانہ بنانے سے نہیں چوکتے، انہیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ پُرخلوص کوشش اور دعا سے وہ نتائج نکلتے ہیں جن کی عقلی لحاظ سے بالکل امید نہیں ہوتی۔

دعا کی قبولیت کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ انسان اللہ کی اطاعت و فرماں برداری کرے خوب خوب بندگی کرے، تقویٰ اور پرہیزگاری کی راہ اور روش اپنائے...... یقیناً دعا میں تقوی **كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ** کا درجہ رکھتا ہے، جس کے بارے میں کسی نے لکھا ہے کہ :

''یہ مخصوص اوقات میں محدود مقامات پر ایک خاص قسم کی پرتکلف کیفیت پیدا کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ خشیتِ الٰہی سے عبارت ہے اگر تقویٰ اور پرہیزگاری کی روح نہ رہے تو انسان کی زندگی میں امن و سکون عنقا ہو جاتا ہے اور پھر یہ صراطِ مستقیم سے منحرف ہو کر اپنی ناکامی اور نامرادی کا نوشتۂ تقدیر خود اپنے ہاتھوں تیار کر لیتا ہے...... تقویٰ تو یہ ہے کہ کبر و نخوت اور غرور و سرکشی سے عاری اور تواضع و انکساری کے جذبات سے سرشار ہو، جس کے لیے خدا کی عطا کردہ نوازش کا احساس اور خالقِ دو جہاں کے منبعِ علم ہونے کا ایمان مہمیز کرتا ہے''۔

اسی طرح جو بھی صلاحیت، لیاقت اور توانائیاں ہوں وہ راہِ خدا میں کھپا دے، پھر اللہ تعالیٰ سے نصرت و اعانت اور سرخروئی و فتح و کامرانی کی دعا کرے...... اللہ تعالیٰ کو تو پرخلوص جدوجہد اور صرف اسی پر توکل کرنا اور اسی سے مانگنا محبوب ہے...... اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کو فاتح اور غالب کرنے وعدہ کیا ہے، خواہ تعداد میں تھوڑے ہوں اور وسائل کی قلت ہو...... بقول علامہ اقبال:

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمد سے اجالا کر دے

دعا کی قبولیت میں بے شمار موانع ہیں...... مثال کے طور پر حرام کھانا، حرام پینا اور حرام لباس زیب تن کرنا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

اَلرَّجُلُ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَه الَى السَّمَاءِ، يَارَبِّ، يَارَبِّ، وَمَطْعَمُه حَرَامٌ، وَمَشْرَبُه حَرَامٌ، وَمَلْبَسُه حَرَامٌ، وَغُذِىَ بِالْحَرَامِ، فَأَنّٰى يُسْتَجَابُ لَه

''آدمی لمبا لمبا سفر کرے گا، پراگندہ حال، غبار آلود معلوم ہوگا، وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے گا، یارب یارب (کہے گا) اور اس کا کھانا حرام، اس کا پینا حرام، اس کا لباس حرام اور اس کی پرورش حرام غذا سے ہوئی ہو تو اس کی دعا کہاں سے قبول کی جائے گی؟''

ایک دوسری حدیث میں ہے :

16 اگست: صوبہ لغمان...... ضلع قرغئی...... سپلائی قافلے پر مجاہدین کا حملہ...... 4 گاڑیاں تباہ...... 4 سیکورٹی اہل کار بھی ہلاک

اَطِبْ مَطْعَمَکَ تَکُنْ مُجَابَ الدَّعْوَۃِ

''اپنے کھانے کوعمدہ کرو۔حلال کھانا کھاؤ۔تمہاری دعا قبول کی جائے گی''

دوسری چیز جوموانعِ دعا میں سے ہے وہ اخلاص کی کمی ہے......اس لیے اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا:

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَه الدِّيْنَ

''پس اللہ تعالیٰ کو پکارو،اسی کے لیے عبادت کو خالص کرتے ہوئے''۔

ایک دوسری آیت اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا:

فَلَاتَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ أَحَدًا

''اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اورکومت پکارو''

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:

تَعَرفُ إِلٰى اللّٰهِ فِيْ الرَّخَاءِ يَعْرِفُکَ فِي الشِّدَّةِ

''اللہ تعالیٰ کو خوش حالی میں یادکرو اللہ تعالیٰ تم کو سختی میں یادکرے گا''۔

یعنی یہ کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، اس کے حدود کی پاس داری کرتا ہے اور خوش حالی میں اس کے حقوق کی رعایت کرتا ہے تو اس کی وجہ سے اسے معرفتِ خداوندی حاصل ہوجائے گی اور اللہ تعالیٰ اس کو سختیوں سے بچائے رکھے گا اور حدیث میں ہے:

''بندہ مجھ سے نوافل کے ذریعہ قربت حاصل کرتا ہے تو میں اس سے محبت کرتا ہوں،لہٰذا جب میں اسے محبوب سمجھتا ہوں تو اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے،اس کی آنکھ بن جاتا جس سے وہ دیکھتا ہے،اس کا ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ کچھ مانگتا ہے تو میں اس کو ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں''(بخاری شریف)۔

اللہ تعالیٰ غافل کی دعا قبول نہیں کرتا ہے؛ چنانچہ مستدرکِ حاکم میں مروی ہے کہ:

اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالإِجَابَةِ

''اللہ تعالیٰ سے دعا کرو اور قبولیت کا یقین رکھو''۔

یعنی اللہ تعالیٰ غافل اور لاپرواہ دل سے نکلی ہوئی دعا کو قبول نہیں کرتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُلْحِيْنَ فِي الدُّعَاء

''اللہ تعالیٰ دعا میں بہت زیادہ تضرع اور خضوع وخشوع کرنے والے اور بہت زیادہ مانگنے والے کو پسند کرتا ہے''۔

دعا عبادت ہے،نجات کا ذریعہ ہے،لہٰذا جو بھی دعا سے اعراض کرے،اللہ سے نہ مانگے اللہ ان سے ناراض ہوتا ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنّم ہے......اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِيْنَ

'' اورتمہارے پروردگار نے ارشادفرمایا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری (دعا) قبول کروں گا جو لوگ میری عبادت سے ازراہِ تکبر کتراتے ہیں عنقریب جہنّم میں ذلیل ہوکر داخل ہوں گے''۔

لیکن اس کے برعکس جو خوب اللہ تعالیٰ سے مانگے گا اس کے سامنے آہ وفغاں اور خشوع وخضوع کرے گا وہ اس دعا کی وجہ سے جنت میں داخل کیا جائے گا،جیسا کہ قرآن میں ہے:

وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءلُونَOقَالُوا إِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْ أَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَOفَمَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا وَوَقَانَا عَذَابَ السَّمُومِOإِنَّا كُنَّا مِن قَبْلُ نَدْعُوهُ إِنَّهُ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ (الطور:۲۵۔۲۸)

''اور ان میں سے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوگا آپس میں پوچھتے ہوئے وہ کہیں گے بے شک ہم اس سے پہلے اپنے اہلِ خانہ میں ڈرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہم احسان کیا اور گرم ہوا کے عذاب سے بچالیا، بے شک وہ بہت ہی احسان کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

ایک دوسری جگہ اللہ تعالیٰ ارشادفرماتا ہے:

اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعاً وَخُفْيَةً اِنَّه لاَيُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَلاَ تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ اصْلاَحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ

''اپنے رب کو پکارو گڑگڑا کر اور آہستہ سے،بے شک وہ حد سے گزرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔اور فساد نہ مچاؤ زمین میں اس کی اصلاح کے بعد،اور اسے پکارو ڈرتے اور امید رکھتے ہوئے ،بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت قریب ہے نیکی کرنے والوں سے،بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت قریب ہے''۔

فَلاَ تَيْأَسُ مِنْ رَوْحِ اللّٰهِ

لہٰذا اسی سے سب کچھ ہونے کی لولگائیں،وہی حاجت روا مشکل کُشا ہے، اس کی رحمت سے کبھی بھی مایوس نہ ہوں اور ہر لمحہ،ہر پل اسی سے مانگیں،وہ بہت نوازنے والا اور خوب دینے والا ہے۔

☆☆☆☆☆

17اگست:صوبہ پکتیکا............ضلع مٹہ خان..................مجاہدین کا فوجی دستے پرحملہ.................6فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

امریکی فتح کے تمام امکانات معدوم ہو چکے ہیں!

عیدالاضحیٰ کی مناسبت سے امیر المومنین ملامحمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کا پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰہ أکبر اللّٰہ أکبر، لا إلہ إلا اللّٰہ واللّٰہ أکبر، اللّٰہ أکبر وللّٰہ الحمد

الحمد للّٰہ وحدہ، نصر عبدہ وأعز جندہ وھزم الأحزاب وحدہ لا إلہ إلا اللّٰہ ولا نعبد إلا إیاہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون،والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ وصحبہ أجمعین وبعد :

فقال اللّٰہ تعالیٰ :

وَاذْكُرُوا إِذْ أَنتُمْ قَلِيلٌ مُّسْتَضْعَفُونَ فِي الْأَرْضِ تَخَافُونَ أَن يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَآوَاكُمْ وَأَيَّدَكُم بِنَصْرِهِ وَرَزَقَكُم مِّنَ الطَّيِّبَاتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ (الانفال: ٢٦)

''اور (اس وقت کو) یاد کرو جب تم زمین میں قلیل اور ضعیف سمجھے جاتے تھے اور ڈرتے رہتے تھے کہ لوگ تمہیں اڑا (نہ) لے جائیں (یعنی بے خانماں نہ کریں) تو اس نے تم کو جگہ دی اور اپنی مدد سے تم کو تقویت بخشی اور پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں تاکہ (اس کا) شکر کرو''۔

افغانستان کے مومن اور مجاہد عوام! عزت اور آزادی کی خاطر لڑنے والے مجاہدو! اور دنیا کے تمام مسلمان بھائیو اور بہنو! سب کو عیدالاضحیٰ مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنی کی رضا کی خاطر ہونے والی آپ کی تمام طاعات اور قربانیاں اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

مجاہد عوام!

جارحیت کے خلاف آپ لوگوں کے جہاد اور بے دریغ قربانیوں نے اللہ جل جلالہ کی نصرت سے امریکیوں اور ان کے مغربی اتحادیوں اور افغان حکومت کو شکست سے دوچار کر دیا ہے۔ افغانستان کے لیے ان کی ساری منصوبہ بندی غیر موثر اور سیاسی کوششیں ناکامی کے ساتھ ساتھ واضح شکست اور رسوائی کا شکار ہو گئیں۔ امریکہ کی قیادت میں ویلز میں ناٹو کا بے نتیجہ سربراہی اجلاس، افغانستان میں انتخابات کے عنوان سے حالیہ رسوائی اور امارت اسلامیہ کے مجاہدین کی مسلسل پیش رفت اس کا واضح ثبوت ہے۔

قابل قدر ہم وطنو!

آج آپ جان گئے ہوں گے کہ امریکی جارحیت پسندوں نے آپ لوگوں پر کتنے نااہل اور غیروں کے مفادات کے وفادار لوگوں کو مسلط کر دیا ہے۔ اور ۱۳ سالوں کے اس دورانیے میں آپ نے دیکھ لیا کہ جارحیت پسند اور ان کے کٹھ پتلی مہروں کی جانب سے عوام پر کتنے مظالم ڈھائے گئے۔

جارحیت کے سائے تلے انتخابات کے طویل سلسلے نے دکھا دیا کہ ہر دن کے گذرنے کے ساتھ جارحیت پسندوں کے اعتماد اور حیثیت کو اور بھی زیادہ نقصان پہنچ رہا ہے۔ جیسا کہ ہم نے پہلے کہا کہ عالمی دنیا اور افغان عوام نے دیکھ لیا کہ انتخابات کے نام پر جو پروپیگنڈا کیا جا رہا تھا وہ محض عوام کے بہلانے کے لیے تھا۔ افغانوں کے ووٹ کی حیثیت محض نمائشی رہی۔ امریکی آج اپنی تاریخ کی سب سے طویل ترین جنگ میں مصروف ہیں۔ اس جنگ کے بے انتہا عسکری اور اقتصادی نقصانات اور عالمی سطح پر امریکی حیثیت میں کمی، یہ سب امریکی زوال کے علامات ہیں۔ وائٹ ہاؤس کے جھنجھلائے ہوئے حکام مایوسی کی حالت میں اس ناکام جنگ کو جیتنے کی کوششیں کر رہے ہیں۔ مگر ان کی جیت کے سارے امکانات معدوم ہو چکے ہیں۔ اور اپنے جن ایجنٹوں کو وہ مجاہدین کے خلاف لڑاتے ہیں وہ بھی اپنا حوصلہ ہار چکے ہیں اور شدید آپسی اختلافات کا شکار ہیں۔

مجاہدین بھائیو!

دشمن کو مزید دباو میں لانے اور جہادی مزاحمت سے مطلوبہ نتائج مزید اچھے طریقے سے حاصل کرنے کے لیے ذیل کی ہدایات پر خصوصی توجہ دیں۔

اپنے جہادی صف کے اتحاد پر خصوصی متوجہ دیں۔ عوام کے ساتھ اچھے اخلاق، نرمی اور قریبی تعلقات کا سلسلہ اور بھی مضبوط کریں۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بعد ہماری تمام تر جہادی کامیابیاں اسی عوامی حمایت کا نتیجہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ

''اللہ تعالیٰ وہی ذات ہے جس نے اپنی مدد اور مومنوں کے وسیلے سے آپ کی مدد کی''۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عام مسلمانوں کا تعاون حاصل کرنا کامیابی کے حصول کے لیے انتہائی اہم ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ایک انعام کی طرح سے اس کا ذکر کیا ہے۔ اس لیے مجاہدین اور عوام جہادی امور کی پیش رفت کے لیے نظریے اور عمل کا اتحاد برقرار رکھیں۔ ان شاء اللہ جہادی کامیابیوں کا میزانیہ اور بھی بڑھے اور دشمن پر اس کا اثر اور بھی زیادہ ہوگا۔

17 اگست: صوبہ میدان وردگ.................ضلع چک.................بارودی سرنگ دھماکہ.................ایک ٹینک تباہ.................6 فوجی اہل کار ہلاک

چونکہ جارحیت پسندوں کو شکست کا سامنا ہے اس لیے اب وہ ان کوششوں میں ہیں کہ افغان عوام کے درمیان مختلف تنظیمی، قومی، علاقائی اور مذہبی اختلافات کو ہوا دے کر ان کو آپس میں لڑائیں اور ان سے اپنی شکست کا بدلہ لیں۔ ہمارے باشعور عوام اور مجاہدین کو کوشش کرنی چاہیے کہ دشمن کی یہ سازشیں ناکام بنادیں اور ایسے تمام امور سے بچیں جس سے افغان عوام کی یکجہتی کو نقصان ہو۔

جارحیت پسند امریکہ اور اس کے اتحادیوں سے ہمارے جہاد کا مقصد اللہ تعالی کی رضا کا حصول، اسلامی نظام کی حاکمیت، جارحیت کا خاتمہ، ملک کا دفاع اور بلاتفریق مصیبت زدہ عوام کی خوشحالی ہے۔ لہٰذا مجاہدین اپنے تمام جہادی پروگراموں کو اس طرح سے مرتب کریں کہ جس سے درجہ بالا اہداف کا حصول یقینی ہو۔

جہادی اور جنگی کامیابیوں کے لیے وہ تمام کوششیں جاری رکھیں جس سے جہاد کی صف میں قوت اور اتحاد پیدا ہو۔ امریکی اور داخلی جنگ جوؤں کی صفوں میں داخل ہونے والے مجاہدین کے لیے حالات اور وسائل کی دستیابی اور دشمن کی صفوں سے اہم مقام پر فائز حکام اور سیکورٹی اہل کاروں کی دعوت کو اپنی اولین ترجیحات میں رکھیں۔ دشمن کی صفوں میں موجود مجاہدین کے گھروں اور بچوں کے تحفظ پر خصوصی توجہ دیں، اور جو لوگ دشمن کی صف سے علیحدہ ہوکر آئیں ان کو امن کے ساتھ اپنی بساط کے مطابق باعزت زندگی کے اسباب مہیا کریں۔

امارت اسلامیہ عسکری کوششوں کے ساتھ ساتھ بااعتماد عالمی جہات کے ساتھ مثبت روابط قائم کر کے بلند اہداف تک رسائی کی کوششیں کر رہی ہے۔ ہم نے اپنی آئندہ کی پالیسی کے حوالے سے اپنے نشریاتی ذرائع اور سیاسی دفتر کے ذریعے عالمی دنیا کو اپنا پیغام پہنچادیا ہے۔ سیاسی حوالے سے تمام بیرونی اور داخلی حلقوں سے رابطوں اور تعلقات کا قیام صرف اور صرف سیاسی دفتر کی ذمہ داری ہے۔ قیادت کی اجازت کے بغیر کسی شخص یا ادارے کو امارت اسلامیہ کے نمائندہ کی حیثیت سے کسی بیرونی یا اندرونی فریق سے روابط قائم کرنے کا حق نہیں۔

امریکہ اب تک افغانستان کے متعلّق ناروا سلوک کر رہا ہے۔ امریکہ کے علاوہ تمام عالمی حلقوں کے سامنے ہمارے موقف کی حقانیت واضح ہوچکی ہے۔ ان کے سامنے یہ واضح ہو چکا ہے کہ امارت اسلامیہ کو اپنے مذہب اور وطن کے دفاع کے لیے ہتھیار اٹھانے پر مجبُور کیا گیا ہے اور یہ اس کا قانونی حق ہے۔ امریکہ ہمارے خلاف جو بھی جھوٹے پروپیگنڈے کرتا ہے اس کے اثرات اب صرف اس کے متعلقہ حلقوں تک محدود ہوتے ہیں۔

ہم اپنے ملک کے دفاع کے لیے اس قانونی کا حق استعمال عسکری اور سیاسی کوششوں کی صورت میں آگے بھی جاری رکھیں گے۔ جارحیت کا خاتمہ، ملک میں مقتدرہ اسلامی حکومت کا قیام، عوام کو تحفظ کی فراہمی اور خوشحالی ان کوششوں کے بنیادی مقاصد میں سے ہے۔

ہماری یہ آرزو اللہ تعالی کی نصرت اور پھر اپنے مسلمان عوام کی قربانیوں کی بدولت پوری ہوگی۔ ہم اللہ جل جلالہ پر توکل کرتے ہیں اور اسی سے توفیق مانگتے ہیں۔

گذشتہ ماہ رمضان المبارک اور شوال المکرّم کے مہینوں میں فلسطینی عوام کی بے مثال مزاحمت اور اس شدید معرکے میں فتح یابی تمام مسلمانوں کے لیے قابل فخر ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالی انہیں ہمیشہ متحد اور کامیاب رکھے۔ اسلامی دنیا کے معاملات میں امریکہ کی بار بار مداخلت امریکہ کی ناکام اور غلط پالیسیوں کا تکرار ہے جس سے تمام فریقین کو نقصان ہوگا۔

اس موقع پر میں تمام مسلمانوں سے سے امید رکھتا ہوں کہ عید اور قربانی کے ان مبارک ایام میں نادار اور بے آسرا ہم وطنوں، مجاہدین، مہاجرین، شہدا اور اسیروں کے خاندانوں، یتیموں اور بیواؤں کو یاد رکھیں۔ اور حسب استطاعت عید کی خوشیوں میں ان سے تعاون کریں۔ ایسے مواقع پر اب تک جن اہل خیر نے لوگوں سے تعاون کیا ہے یا کر رہے ہیں ان کا شکر یہ ادا کرتا ہوں اور اللہ سے دعا کرتا ہوں اللہ انہیں اس کا بہت بہت اجر دے۔

آخر میں عید الاضحیٰ کی مبارکباد کے ساتھ ساتھ مجاہدین کی حالیہ جہادی کامیابیوں کی بھی مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ تعالی اس عید کو افغانستان اور پوری اسلامی دنیا کی خوشحالی اور سکون کے لیے نیک شگون بنادے۔ اور کمزور مسلمانوں کو پوری دنیا میں ظالموں کے شر سے محفوظ فرمائے۔

والسلام

خادم اسلام امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد

۸ ذوالحجہ ۱۴۳۵ھ

۲/اکتوبر ۲۰۱۴

☆☆☆☆☆☆

17 اگست: صوبہ زابل .... ضلع نوبہار .... مجاہدین کا ایک سیکورٹی قافلے پر حملہ .... 10 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

اپنے پاکستانی بھائیوں کی مدد کیجیے

۲۰۱۰ء میں پاکستان آنے والے سیلاب کے حوالے سے شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کے بیانات

[ان بیانات کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ امتِ مسلمہ کی حقیقی قیادت امت کے اجتماعی معاملات کو کس قدر گہرائی سے دیکھتی ہے جب کہ وہ خود بھی ایک عظیم آزمائش سے گزر رہی ہے]

سیلاب سے متاثرہ پاکستان کے مسلمانوں کی امداد کیسے کی جائے؟

رمضان ۱۴۳۱ھ

ان الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور انفسنا وسيأت اعمالنا ومن يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له واشهدان لااله الا لله وحده لا شريک له واشهد ان محمدا عبده ورسوله: امابعد!

اے میری محبوب امت مسلمہ!......السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں آپ کو رمضان کے مبارک مہینے کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔رمضان ماہِ قرآن ہے، یہ قیام اللیل کو طول دینے کا مہینہ ہے، یہ صدقات کا اور جہاد کا مہینہ ہے۔ہمیں چاہیے کہ ہم خوب شوق وشغف سے عبادت کریں اور چاہیے کہ ہر اس چیز سے بچیں جو ہمیں اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ذکر سے غافل کردے۔

میرے مسلمان بھائیو! مسلمان ممالک کے بہت سے علاقے آج کرۂ ارض میں زبردست موسمی تبدیلیوں اور ان کے تباہ کن اثرات سے متاثرہ ہیں۔اس کے نتیجے میں پیدا ہونے والی صورت حال یہ بتا رہی ہے کہ امدادی سرگرمیوں کے روایتی انداز ان تباہیوں کا مداوا کرنے کے لیے کافی نہیں ہیں۔خیموں، اشیائے خورد ونوش اور دواؤں کی مناسب ترسیل تو ضروری ہے ہی مگر توجہ طلب بات یہ ہے کہ انتہائی قلیل پیمانے پر کی جانے والی امدادی سرگرمیاں ان عظیم مصائب میں ہرگز کافی نہیں۔اس لحاظ سے بھی کہ کتنی مقدار میں اور کس قسم کے سامان کی فراہمی درکار ہے اور اس لحاظ سے بھی کہ یہ سامان متاثرہ علاقوں میں بروقت کیسے پہنچایا جائے۔

حالیہ موسمی تبدیلیوں نے بہت بڑی تعداد میں لوگوں کو اپنی لپیٹ میں لیا ہے اور اعداد وشمار بتا رہے ہیں کہ ابھی مزید بڑی تباہی آنے کو ہے۔اس لیے ہمیں امدادی سرگرمیوں کے مروجہ طریقوں میں زبردست بہتری لانی ہوگی......کیونکہ متاثرین کی تعداد جنگوں سے متاثرہ افراد کی تعداد سے کہیں زیادہ ہے جن کے لیے مختلف ممالک اپنی افواج میں سخت جان افراد کو بھرتی کرتے ہیں، انہیں بہترین پیشہ وارانہ تربیت دیتے ہیں اور اس کے لیے اپنے بجٹ کا بہت بڑا حصّہ مختص کرتے ہیں۔

مشرق وسطیٰ کے ممالک اپنی افواج پر سالانہ ایک کھرب یورو سے زیادہ خرچ کرتے ہیں جس سے مظلوم فلسطینی عوام کے زخموں کا کوئی مداوا نہیں ہوتا۔اس کی نسبت امدادی سرگرمیوں کو ہمیشہ بالکل ثانوی حیثیت دی جاتی ہے۔دونوں مقاصد کے لیے خرچ کی جانے والی رقوم کا قطعاً کوئی موازنہ ہی نہیں کیا جاسکتا۔صرف گزشتہ دہائی کے دوران میں اگر ان کے بجٹ میں سے محض ایک فی صد بھی امانت داری اور مہارت کے ساتھ امدادی سرگرمیوں پر خرچ کیا جاتا تو غربت کی شکار اس زمین کا نقشہ ہی بدل جاتا اور آج حالات بہت بہتر ہوتے۔

افریقہ میں تیزی سے پھیلتی ہوئی خشک سالی اور دوسرے علاقوں میں آنے والے تباہ کن سیلاب......جس میں حالیہ مثال پاکستان کی ہے......جس نے محض چند دنوں کے اندر کئی ہزار افراد کو لقمۂ اجل بنا دیا ہے اور لاکھوں کو گھر بار سے محروم کرکے مفلوک الحال کردیا ہے...... یہ حالات رحم دل انسانوں اور پرعزم مردانِ کار سے تقاضا کرتے ہیں کہ وہ پاکستان میں اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد کے لیے سنجیدگی اور تیزی سے اقدام کریں۔یقیناً یہ مصیبت اتنی بڑی ہے کہ زبان اس کے بیان سے قاصر ہے اور اس سے نبرد آزما ہونے کے لیے زبردست وسائل کی ضرورت ہے اور ان حالات کی شدت کو جاننے کے لیے آپ میں سے کچھ افراد کو متاثرہ علاقوں کا بچشمِ خود جائزہ لینا چاہیے۔

میں نے ایک ایسے مسلمان پاکستان بھائی کو دیکھا جس کو سیلاب نے سینے تک ڈبو رکھا تھا۔اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے دو پانچ چھ سالہ بچوں کو اٹھایا ہوا تھا۔کیا آپ تصور کرسکتے ہیں کہ اس کے باقی بچوں پر کیا بیتی ہوگی؟ اور پھر کیا آپ نے ان عورتوں کی فریاد کو نہیں سنا جو آپ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا واسطہ دے کر سوال کر رہی ہیں۔مسلمانانِ پاکستان کی امداد پر قدرت رکھنے والے ہر شخص پر لازم ہے کہ وہ مسلمانوں کی جانوں کی عظمت کا احساس اپنے اندر اجاگر کرے۔لاکھوں بچے پینے کے صاف پانی اور زندگی کے لیے دیگر ناگزیر ضروریات سے محروم کھلے آسمان تلے پڑے ہیں اور انہیں خطرناک بیماریوں کا سامنا ہے۔اور جسم میں پانی کی قلت کے سبب بچوں میں ہلاکت کی شرح اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ان کی مصیبت ان پر آسان کردے اور ان کی کمزوری وناتوانی پر رحم فرمائے۔آمین

موسمی تبدیلیوں سے پیدا شدہ سانحے یکے بعد دیگرے تیزی سے واقع ہو رہے ہیں اس لیے تمام تر کاوشیں محض وقتی امداد دینے پر صرف کرنا کافی نہیں۔بلکہ ایسا ممتاز امدادی ادارہ قائم کرنا چاہیے جو کہ امدادی کام کے بارے میں معلومات، تجربہ اور اتنی صلاحیت رکھتا ہو جو اسے ان ہولناک نقصانات کے مداوے کا اہل بنائے۔اس ادارے کو

17 اگست: صوبہ پروان......ضلع بگرام......مجاہدین کا فرنٹیر کور کے اہل کاروں پر حملہ......ایک کرنل سمیت 11 فوجی ہلاک......ایک گاڑی بھی تباہ

بھاری ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے اہم ترین کام ادا کرنے ہوں گے۔ جس کے لیے کچھ مخلص افراد کی یکجا کاوش کی ضرورت ہے۔ مثلاً...... آئندہ جملوں میں مَیں مجوزہ ادارے کی چند ذمہ داریاں بیان کرتا ہوں:

اول:

عالم اسلام میں نہروں کی اطراف میں اور نشیبی علاقوں میں آباد بستیوں کے بارے میں تحقیقات کرنا اور دیکھنا کہ موسمی تبدیلیوں سے وہاں کن کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ پچھلے عرصے میں جدہ میں سیلاب سے جو تباہی پھیلی تھی وہ عین متوقع تھی، کیوں کہ اس کی وجہ نہایت واضح اور سادہ تھی۔ وجہ یہ تھی کہ جدہ کا شہر بہت سے دیگر شہروں کی طرح نہ صرف دریا کے خشک ہو جانے والے کناروں پر آباد کیا گیا بلکہ بہت سی رہائشی اور دیگر عمارتیں وادیوں کے نشیبی علاقوں میں قائم کی گئی ہیں جہاں سے پانی کا گزر ہوتا ہے۔ یہاں میرا مقصود اس سانحے کے ذمہ داران کا تعین نہیں، یہ بیان کسی اور موقع پر کیا جائے گا، میں یہاں حقیقی صورتِ حال بیان کر رہا ہوں تا کہ سیلابوں سے پیدا ہونے والے سانحوں سے بچا جا سکے اور انسانی زندگی کو درپیش خطرات کے حال مستقل بنیادوں پر نکالے جا سکیں۔ اس طرح تمام پل اور بند محفوظ بنانے کے لیے وضع شدہ ضابطوں پر دوبارہ غور و خوض کرنا ہوگا۔

دوم:

جنگوں یا موسمی تبدیلیوں سے پیدا شدہ قحط سالی کی لپیٹ میں آنے والے ممالک کی امداد کے لیے لازمی اقدامات کیے جائیں۔ چونکہ قحط سالی واقع ہونے سے عموماً پہلے...... ایک سال یا اس سے بھی پہلے...... اس کی علامات ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور ضروری امداد فراہم کرنے میں تاخیر سے خاص طور پر بچوں میں بہت زیادہ ہلاکتیں واقع ہوتی ہیں۔ اور ان بچوں میں سے جو موت سے بچ بھی جائے وہ غذائی قلت کی وجہ سے جسمانی اور ذہنی کمزوری سے نہیں بچ پاتا۔

سوم:

متاثرہ اور غربت زدہ علاقوں میں ترقیاتی منصوبے بنائے جائیں۔ ایسے ترقیاتی منصوبے قائم کرنے کی بہت زیادہ گنجائش ہے جن کی لاگت مجموعی طور پر کم ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ایسے ممالک میں نہروں اور ندیوں کا جال بچھانا جہاں موسمی دریا زیادہ بہتے ہیں جیسے کہ سوڈان، شاد (چاڈ)، صومالیہ اور یمن۔

ایک سابقہ سروے کے مطابق سوڈان میں صرف ایک ندی دسیوں ہزار ایکڑ کو سیراب کر سکتی ہے جس کا مطلب دسیوں ہزار لوگوں کو مدد فراہم کرنا ہے۔ جبکہ چھوٹی بڑی ندیوں کے اس جال کی لاگت دو لاکھ پچاس ہزار یورو ہے اور اگر یہ تعمیراتی سامان قریب سے بہم پہنچے تو یہ لاگت گھٹ بھی سکتی ہے۔

چھارم:

خوراک کی حفاظت کو یقینی بنانا...... تحقیقات بتا رہی ہیں کہ اگر دنیا میں گندم برآمد کرنے والے بڑے ممالک میں سے مزید کوئی ایک اور ملک ایسی مشکلات میں مبتلا ہو جائے جس سے اس کی برآمدات رک جائیں تو دنیا کی بہت سی اقوام، خاص طور پر ہمارے علاقے، جان لیوا قحط سالی کی لپیٹ میں آ جائیں گے۔ جان لیوا سے مراد واقعی جان لیوا ہے، جب ان کی بنیادی غذا ''روٹی'' ہی نایاب ہو تو اُس وقت پیسہ بھی لوگوں کی قاتل بھوک کو ختم نہیں کر سکے گا۔ سوڈان میں بارانی زرعی علاقہ اندازاً بیس کروڑ ایکڑ ہے، جس میں سے نہایت ہی کم علاقے پر کاشت کاری ہوتی ہے۔ لوگوں کو ان خطرات سے آگاہ کرنے کی ضرورت ہے۔ تاجر برادری اور اہلِ ثروت خاندانوں کو اس پر آمادہ کرنا چاہیے کہ وہ اپنی اولاد میں سے چند کو امدادی سرگرمیوں اور زراعت کے لیے وقف کریں۔ کیونکہ امت پر آنے والی متوقع ہولناک قحط سالیوں سے بچنے کے لیے تاجر حضرات ہی نمایاں کام سرانجام دے سکتے ہیں۔ لہٰذا توجہ اس جانب مرکوز ہونی چاہیے اور دولت ایسی جگہوں پر لگانے سے بچنا چاہیے جو امت کے لیے بے سود ہو۔

ان حالات میں اس بات سے ماورا ہو کر دیکھنے کی ضرورت ہے کہ دیگر جگہوں کی نسبت زراعت میں دولت لگانے میں محنت زیادہ اور منافع کم ہے۔ آج مسئلہ منافع اور خسارہ کا نہیں بلکہ زندگی اور موت کا ہے۔ اس بات کا خیال رکھتے ہوئے کہ میدان زراعت کو بطور کاروبار اختیار کرنے کے لیے بصیرت کی ضرورت ہے۔ ایسے باہمی معاہدوں کی ضرورت ہے جس میں دولت لگانے والے کے حقوق کی ضمانت ہو اور جو اس کے کام میں رکاوٹ نہ بنیں۔ ہم جانتے ہیں کہ نفع بخش کاروبار کے اہم ترین اصولوں میں سے ایک اس کا آزاد ہونا ہے۔ یعنی جس ملک میں نفع بخش کاروبار کے مواقع ہوں اس کی حکومت کا کاروباری حضرات کے انتظام میں کوئی عمل دخل نہ ہو۔

افریقہ میں کاروبار کے کئی تجربات حوصلہ افزا بھی رہے اور کئی اس کے برخلاف بھی۔ یہ معاملہ اس بات پر منحصر ہے کہ جن ممالک میں کاروبار کے غرض سے رقم لگائی کی جا رہی ہو ان کی عوام کے مزاج کو سمجھا جائے۔ ان میں سے بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو کئی وجوہات کی بنا پر اپنے ممالک سے باہر کاروبار میں نمایاں ہیں۔ ان وجوہات میں سے ان کا بیرونی عناصر کے ساتھ مل کر کام کرنے کی صلاحیت بھی ہے۔ اور اگر اہم تنظیمی و کاروباری امور کے فیصلے ان کے اپنے ہاتھ میں ہوں تو وہ مختلف شراکتوں میں شامل ہو کر اندرونِ ملک بھی نمایاں کام سرانجام دے سکتے ہیں۔

پنجم:

مسلمانوں کو زیرِ زمین محدود پانی کے ذخائر کو زرعی مقاصد کے لیے استعمال کرنے کے خطرات سے آگاہ کیا جائے۔ زرعی مقاصد کے لیے استعمال ہونے والے پانی

18 اگست: صوبہ ہلمند...... ضلع سنگین...... مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید جھڑپ میں 9 فوجی ہلاک اور کئی زخمی...... ایک بکتر بند گاڑی اور ٹینک بھی تباہ

کے ذرائع کو پینے کے پانی کے کنوؤں سے ملانے کا انتظام ہونا چاہیے تاکہ بوقتِ ضرورت پینے کا پانی مہیا کیا جاسکے۔

آخر میں مَیں اپنے مسلمان بھائیوں کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ خیر کے کاموں میں حصّہ لیں اور کمزور اور لاچار افراد کی امداد اور ان کی مشکلات کو کم کرنے کے لیے مقدور بھر کوشش کریں۔ کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مصداق...... جو کسی مومن کی دنیوی مشکلات میں سے کسی مشکل کو آسان کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی مشکلات میں سے کسی مشکل کو آسان کرتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اس دن کے لیے کچھ آگے بھیجیں اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اس آیت پر غور و فکر کریں:

وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْراً وَأَعْظَمَ أَجْراً وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (المزمل: ۲۰)

''اور جو نیک عمل تم اپنے لیے آگے بھیجو گے اس کو اللہ کے ہاں بہتر اور صلے میں بزرگ تر پاؤ گے اور اللہ سے مغفرت طلب کرتے رہو۔ بے شک اللہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے''۔

میں اللہ، صاحبِ عظمت، عرشِ کریم کے رب سے مسلمانوں کے تمام شہداء کی مغفرت کا سوال کرتا ہوں جو معرکوں کے دوران اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے یا سیلاب کی طغیانی میں ڈوب کر مرے ہوں۔ اللہ ان کی قبروں کو کشادہ کرے اور انہیں اپنی جنت میں داخل کرے۔ وہی ان کے بعد ان کے خاندانوں کا رکھوالا ہو اور ان کے پسماندگان کو اس مصیبت کے بدلے بھلائی سے نوازے۔ یہ معاملہ اللہ ہی کے سپرد ہے اور وہی اس پر قادر ہے۔

اللهم انی أعوذ بک من زوال نعمتک وتحول عافیتک وفجأة نقمتک وجمیع سخطک۔

''اے اللہ! میں تیرے انعامات کے ختم ہو جانے سے، تیری عافیت کے پھر جانے سے، تیری اچانک پڑ سے اور تیرے تمام تر غضب سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں''۔

اللهم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار

''اے اللہ! ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا''۔

وصلی اللهم علی نبینا محمد وعلی آله وصحبه وسلم

☆☆☆☆☆

سیلاب سے متاثرہ اپنے پاکستانی بھائیوں کی مدد کیجیے!

شوال ۱۴۳۱ھ

الحمد لله والصلاة والسلام علی نبینا محمد وعلیٰ آله وصحبه ومن والاه

اے میری امت مسلمہ!

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته۔ وبعد

میری گفتگو کا موضوع پاکستان میں سیلاب کا سانحہ ہے۔ جس پر توجہ دینے سے ہزاروں پاکستانی بچوں کی زندگی کو بچایا جاسکتا ہے اور اللہ کی توفیق سے جہاں تک ممکن ہے اس کے نقصانات کو کم کیا جاسکتا ہے۔ پاکستان میں سیلاب کا حجم بہت ہی بڑا ہے اور اس کے بعد پیدا ہونے والی مشکلات لگاتار بڑھتی ہی جارہی ہیں۔ لاکھوں مسلمان سخت ترین آزمائش سے گزر رہے ہیں۔ اور دسیوں ہزار کے مرجانے کا خدشہ ہے۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس سانحے کے حجم کے مطابق ابتدا میں ہی بڑے پیمانے پر کوششیں شروع ہو جاتیں۔ خاص طور پر ترکی، خلیجی ریاستیں اور ملائشیا جیسے صاحبِ ثروت ممالک کی جانب سے۔ مگر افسوس ناک حقیقت یہ ہے کہ سانحے کے حجم اور اس کے لیے کی جانے والی امدادی سرگرمیوں کے درمیان کوئی تناسب ہی نہیں۔

اس معاملے میں ذرائع ابلاغ کی جانب سے بھی واضح تقصیر دکھائی دیتی ہے۔ سیلاب کی حقیقی صورتِ حال پیش کرنے کی کوئی کوشش سانحے کی شدت کے مطابق نہیں ہے۔ ہم اس مسئلے میں ان چینلز پر ملامت نہیں کر رہے جن کی تمام تر کوششیں حکمرانوں کی تقدیس اور ان کے لیے اشتہار بازی کے گرد گھومتی ہیں، ان کا تو کام ہی یہی ہے۔ ایسے عظیم سانحوں میں جانوں کے بچانے میں ان کا حصّہ اشتہار بازی کے علاوہ کچھ نہیں۔ مگر وہ ابلاغی ادارے جو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کے حریص ہیں، کم از کم ان کو تو چاہیے تھا کہ وہ اس ضمن میں اپنی کوششوں کو حادثہ کی شدت کے بقدر بڑھاتے۔ دو کروڑ مسلمانوں پر یکا یک مصیبت ٹوٹ پڑی، کروڑ کے لگ بھگ کو بالواسطہ نقصان پہنچا، کیونکہ پاکستان کی سرزمین کا جو پانچواں حصّہ زیرِ آب آیا وہ زرخیز ترین زرعی علاقہ تھا اور اس کے سبب مستقبل میں غذائی اجناس میں شدید قلت اور قحط پیدا ہوگا۔

چونکہ یہ سانحہ اس صدی میں پیدا ہونے والے سانحوں میں بہت اہم سانحہ ہے، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اقوامِ عالم کے بڑے راہ نما اور ذرائع ابلاغ کے بڑے ادارے براہ راست اس کے نقصانات کا مداوا کرتے مگر یہ نہ ہوا۔ کیا اقوامِ عالم کے راہ نماؤں کو یہ زیب دیتا ہے کہ سانحے کے ایک ماہ بعد بھی پاکستان کا دورہ کرنے میں مغربِ بعید سے اٹھ کر آنے والا جنرل سیکرٹری ان سے سبقت لے جائے؟ حالانکہ اس جنرل سیکرٹری کی تنظیم ہماری امت کے ساتھ دشمنانہ موقف رکھنے میں مشہور ہے۔ ایسا شخص جس کا مسلمانانِ

18 اگست: صوبہ لوگر..................ضلع برکی براک..................ایک شہیدی مجاہد کا جنگ جو کمانڈر فرید پر شہیدی حملہ..................فرید کے نائب سمیت 8 اہل کار ہلاک

پاکستان سے نہ دین کا واسطہ ہے نہ نسب کا۔ وہ تو بعض متاثرہ علاقوں کا ہوائی دورہ کر کے اپنی ڈیوٹی کا حق ادا کرنے آیا تھا۔ اتنی آفت دیکھ کر ہی دہشت زدہ ہو گیا اور بیان دیا کہ اس نے اپنی زندگی بھر میں ایسی مصیبت نہیں دیکھی۔ مگر اس کے مقابلے عرب راہ نماؤں میں سے کوئی بھی نہیں آیا۔ حالانکہ مسافت بھی کم ہے، بھائی چارے کا دعویٰ بھی ہے اور ان میں بعض کے تو پر امن حالات میں پاکستان کے بکثرت چکر لگتے ہی رہتے ہیں۔

اے میری امت مسلمہ!

ایک مسلمان جان کا......وہ مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا......اللہ تعالیٰ کے یہاں بہت بلند مقام ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ ہم اس بلند مرتبہ کا خیال رکھیں۔ متعلقہ اداروں کی رپورٹیں تو دسیوں ہزار بچوں کی ہلاکت کا اندیشہ بتا رہی ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر امت کو سانحہ کے حجم کا ادراک نہ ہوا اور اس بات کا ادراک نہ ہوا کہ نقصانات کا مداوا کرنے میں کتنی بڑی غفلت برتی جا رہی ہے تو ایک کثیر تعداد میں مسلمان جانیں حکومتِ پاکستان اور عالم اسلام کی مال دار حکومتوں کی موجودگی میں ضائع ہو جائیں گی۔ سنے اور دیکھے بغیر کیسے یہ ادراک ہو سکتا ہے؟ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ روزانہ زمینی تصویریں اور جہازوں کے ذریعے سے ہوائی تصویریں کھینچی جاتیں، دریاؤں میں طغیانی کا اندازہ کیا جاتا اور اس وقت تصویریں کھینچی جاتیں جب پانی ان کے کناروں پر آباد بستیوں اور عمارتوں کو غرق کر رہا تھا...... پاکستان کے شمال سے لے کر جنوب تک...... جہاں دریا سمندر میں مل جاتا ہے۔ تاکہ سیلاب کا حقیقی حجم ہر زاویے سے اور اپنے تمام تر اثرات سمیت امت کے سامنے آتا۔ تب ہی ممکن تھا کہ زندگی کے تمام بنیادی شعبوں کو درپیش مسائل کی شدت لوگوں پر واضح ہو سکے۔ اور تب ہی ان شعبوں سے متعلقین کی مدد ممکن تھی کہ ان میں سے ہر کوئی اپنی ذمہ داری جان کر اسے کما حقہٗ ادا کر سکے...... جیسے:

- ☆ فوری امداد کا شعبہ جو سیلاب میں پھنس جانے والوں کو...... یا ان لوگوں کو جن کے پھنس جانے کا اندیشہ تھا...... بچانے کا اہتمام کرتا،
- ☆ صاف پانی اور غذا کی فراہمی کا شعبہ،
- ☆ رہائش اور خیمے فراہم کرنے والا شعبہ،
- ☆ طبی امداد اور نفسیاتی بحالی کا شعبہ،
- ☆ زرعی امور اور اس کے لوازمات کا شعبہ،
- ☆ یا اس سانحے سے متعلقہ انجینئرنگ اور تعمیرات کا شعبہ......تاکہ وہ شاہ راہوں، پلوں اور بندوں کی سلامتی اور حفاظت کے لیے وضع کردہ اصول وضوابط کا از سر نو جائزہ لیتا۔

اسی طرح ممکن تھا کہ ہم آئندہ کے لیے سبق حاصل کرتے اور احتیاطی تدابیر اپناتے اور مستقبل میں اس قسم کے حادثے پیش آنے کی صورت میں بہتر طور پر صورتِ حال سے نمٹنے کی صلاحیت پیدا کرتے۔ ان علاقوں کے لیے بھی اور اس کے علاوہ دیگر علاقوں کے لیے بھی جن کے باسی دریاؤں اور نہروں کے کنارے بستے ہیں۔ حکمرانوں کو چاہیے تھا کہ وہ آفت زدہ علاقوں کے دورے کرتے تاکہ وہ اپنے اپنے ممالک میں دریاؤں کے کنارے بسنے والے افراد کے بارے میں ابھی سے محتاط ہو جاتے۔ انہی تدابیر سے عوام الناس کو معلوم ہونا تھا کہ آیا دنیا کے ممالک ظالمانہ اور جابرانہ پابندیاں لگائی ہیں جن کا انہیں واشنگٹن سے حکم ملا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کا اطلاق واشنگٹن پر نہیں بلکہ مفلوک الحال مسلمانوں پر ہی پڑتا ہے۔

خلاصہ......پہلی بات یہ کہ دنیا میں ایسے عظیم موسمی تغیّرات واقع ہو رہے ہیں جن میں متاثرین کی تعداد جنگوں سے متاثرین کی تعداد کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ کئی ابلاغی اداروں کے ہاں جنگ زدہ علاقوں میں خدمات انجام دینے والے مخصوص صحافی ہوتے ہیں۔ تو چاہیے تو یہ کہ ہر بڑے چینل کے پاس ہنگامی حالات میں کام کرنے والے افراد پر مشتمل ایک باصلاحیت گروہ ہو......جس میں منتخب ماہرین ہوں......خاص طور پر انتظامی امور، امدادی سرگرمیوں، طبی، زرعی، تعمیراتی اور آب پاشی کے امور کے ماہرین......یہ گروہ کسی ایسے واقعے کی پہلی گھڑی میں ہی حرکت میں آئے تاکہ لوگوں کے سامنے آفت زدہ علاقے میں تمام شعبہ ہائے زندگی کے بارے میں تمام زاویوں سے ایک جامع تصویر پیش کر سکے۔ ان میں سے ہر کوئی اپنے شعبے کے حوالے سے ایک علمی، حقیقی اور تفصیلی تجزیاتی تحریر سامنے لائے اور آئندہ اس قسم کے حادثات سے بچنے کے لیے آرا پیش کرے۔

اسی طرح ایسے حادثات سے بچنے میں ......اللہ کے حکم سے...... یہ بھی مدومعاون ہوگا کہ پاکستان میں شمال سے لے کر جنوب تک دریاؤں کے کناروں پر ریتلی پشتیں تعمیر کی جائیں۔ اور اس میں استعمال کیے جانے والے تعمیراتی سامان کے انتخاب کے لیے شاہ راہوں کی تعمیر میں اپنائے گئے انجینئرنگ کے اصولوں کو مدنظر رکھا جائے۔ یہ بتاتا چلوں کہ دریا کے اصل دھارے کے دونوں جانب ریتلی پشتوں کی تعمیر پر آنے والی لاگت، سیلاب سے ہونے والے مادی خسارے کی محض دو فی صد ہے (صرف مادی وسائل...... جانوں کے نقصان اور دیگر انسانی تکالیف کا تو کچھ اندازہ کرنا بھی مشکل ہے)۔ ان پشتوں کی تعمیر کی ......اور اس سے متعلقہ امور کی تفصیل اس شعبہ کے ماہر انجینئروں سے کچھ مخفی نہیں۔ مثلاً یہ بات کہ ان پشتوں کی بلندی اور دریا کے کناروں سے ان کا فاصلہ سیلاب کے بعد نئی زمینی صورت حال کے مطابق ہونا چاہیے۔

ایک اور مسئلہ سے بھی خبردار رہنے کی ضرورت ہے...... جو ہمیں لے ڈوبنے میں سب سے زیادہ بڑھ کر ہے اور امدادی کارروائیوں کی قلت اور تاخیر کی وجوہات میں سے اہم تر ہے۔ وہ مسئلہ یہ ہے کہ ہم اپنے درمیان وسعت نظری پر مبنی ''امتِ مسلمہ کی محبت'' کے بجائے تنگ نظری پر مبنی ''حب الوطنی'' کو پروان چڑھا رہے ہیں۔ جزیرۂ عرب

19 اگست: صوبہ بادغیس............ضلع غورماچ............مجاہدین کا چوکیوں پر حملہ............کمانڈر سمیت 17 فوجی ہلاک............چوکی پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا

کے مادی وسائل دراصل تمام مسلمانوں کی ملکیت ہیں۔مسلمانوں کا پٹرول مسلمانوں کے لیے ہی ہونا چاہیے۔مگر صورت حال یہ ہے کہ یہ وسائل بغیر کسی حق کے صرف کیے جاتے ہیں،غلط جگہوں پر استعمال ہوتے ہیں اور بے دریغ اور بلا روک ٹوک خوچ کیے جاتے ہیں......ایسے حالات میں جب بہت سے مسلمان سیلابوں،قحط سالی،بیماریوں،بھوک اور جہالت میں مبتلا ہوکر موت کے منہ میں جا پہنچے ہیں۔ولاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

مطلوبہ طریقے اور مطلوبہ تیز رفتاری سے مسلمانوں کی جانیں بچانے کے لیے کئی بنیادی امور درکار ہیں۔ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

اول: ایسے ادارے کا قیام جو ایسے حادثات سے نبٹنے اور نقصانات کا مداوا کرنے کا اہل ہو۔اس ادارے کو مہارت بھی حاصل ہو،امت مسلمہ کے لیے تڑپ بھی اور خونِ مسلم پر غیرت بھی۔یہ اوصاف عام طور پر سرکاری ملازمین کے یہاں تو ناپید ہیں مگر چند اللہ والے مردانِ کار اس کام کے لیے تلاش کیے جا سکتے ہیں۔ان میں خیراتی و امدادی میدان میں کام کرنے والے کچھ حضرات اور چند بڑے ادارے چلانے والے حضرات ہیں......جو اس میدان میں حسنِ تدبیر اور کام کو بروقت انجام دینے میں نمایاں ہیں۔اس معیار کے افراد......اللہ کی مدد سے ایسے ادارے تشکیل دینے اور ان کی نگرانی کرنے کی قدرت رکھتے ہیں جو حادثات کے حجم کے اعتبار سے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ براہونے کی صلاحیت رکھیں۔یہ جانتے ہوئے کہ مسلمان ممالک میں یہ قابلیت موجود ہے اور ان میں سے بعض کو خاص طور پر پاکستان میں کام کرنے کا وسیع تجربہ بھی ہے......اس دور کا......جن دنوں افغان مہاجرین کی امداد کی جاتی تھی۔ان میں سرزمینِ حرمین اور کویت کے ہلال احمر کے ذمہ داران بھی شامل ہیں۔

دوم: بڑے پیمانے پر مالی ذرائع کی دستیابی۔

سوم: غیور اور بےلوث کارکنان کی جماعتیں......جنہیں مسلمانوں کی قیمت کا احساس ہو اور ایسی بہت سی جماعتیں پاکستان میں پہلے ہی سے موجود ہیں۔

چھــــارم: ترک،عرب،ملائیشیا اور دیگر ممالک سے رضا کاروں کے ایسے گروہ جو اپنے مسلمان بھائیوں کی امداد کریں،ان کی دل جوئی کریں اور اس بات کی یقین دہانی کریں کہ تمام متاثرین تک امدادی سامان پہنچ رہا ہے۔اور وہ حادثہ کے حجم اور مسلمانوں کی تکالیف کی چھوٹی بڑی تفاصیل کو دنیا کے سامنے رکھ سکیں تا کہ ان کا تدارک ہو سکے۔یہ رضا کار ایسے ہونے چاہئیں کہ انہیں خونِ مسلم کے مرتبے کا احساس ہو اور انہیں اپنے کام کی اہمیّت کا اندازہ لگانے کے لیے یہ حدیث کافی ہو،جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بیوہ اور مسکین کی دیکھ بھال کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے''۔(متفق علیہ)

اپنی بات ختم کرنے سے پہلے میں اپنے مسلمان بھائیوں کو یاد دلاتا ہوں کہ انڈونیشیا،ملائیشیا،بنگلہ دیش،مسلمانانِ ہند،کشمیر،پاکستان،افغانستان،عراق اور ترکی جو کہ نقشے میں ایک ہلال کی شکل میں جڑے نظر آتے ہیں اور جو کہ امت مسلمہ کی آبادی کی اکثریت ہیں......وہی مشرق اور شمال کی طرف سے دشمنوں کے خلاف امت کے دفاع میں صفِ اول تشکیل دیتے ہیں۔اللہ کے فضل و کرم سے،افغانستان کے مسلمانوں نے تین دہائی قبل کمیونسٹ یلغار کو روکا اور ان افغانی بھائیوں کو پاکستان ہی کے راستے سے ہر قسم کی امداد پہنچتی تھی اور اللہ کے فضل و کرم کے بعد ان مسلم ہلالی ممالک کے ذریعے مستقبل میں آنے والی یلغاروں کو بھی روکا جا سکتا ہے......چاہے جتنی بھی ہوں۔

آخر میں مَیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مسلمانانِ پاکستان پر آسانی فرمائے۔ان کے بوڑھوں،عورتوں اور بچوں کی کمزوری پر رحم فرمائے اور اپنے بندوں کو توفیق دے کہ ان کی مدد کے لیے ہاتھ آگے بڑھائیں۔میں اللہ رب العزت سے یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ وہ ان کے مرحومین کی مغفرت کرے اور ان کے بیماروں کو شفایاب کرے اور ان لوگوں کو سر چھپانے کی جگہ میسر کرے جن کا کوئی آسرا نہیں،بے شک وہ اس پر قدرت رکھتا ہے۔

اللھم ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار وصلی الله علی نبینا محمد وعلی آله وصحبه اجمعین

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین

☆☆☆☆☆

امام اہل سنت حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''بڑے ظلم کی بات ہے کہ اس وقت تیرہ ہزار کے قریب علما سعودیہ کی جیلوں میں بند ہیں،صرف اس جرم کی پاداش میں کہ ان بے چاروں نے جمعہ کے خطبہ میں کہا تھا کہ حکومت نے امریکی فوج یہاں بٹھا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی مخالفت کی ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ''اخرجوا الیھود والنصاریٰ من جزیرۃ العرب''،یہود و نصاریٰ کو عرب کے جزیرے سے نکال دو......!اور تم شہزادوں نے ان کو داخل کیا ہے،یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی خلاف ورزی ہے۔

اور یہی آواز اسامہ بن لادن نے بلند کی کہ کیا حق ہے امریکہ کو عرب میں رہنے کا،یہ سب (حکمران) امریکہ کی اولادیں ہیں جو اس کے نیچے لگے ہوئے ہیں۔خدا ہمارے حکمرانوں کو سمجھ دے،بے غیرت نہ بنیں،مگر آج تک کوئی غیرت مند حکمران آیا نہیں ہے،نہ ہم نے دیکھا ہے کہ جس میں اسلامی غیرت و حمیت ہو''۔

(ذخیرۃ الجنان،جلد ۱۲،صفحہ ۱۷۰)

19 اگست:صوبہ جوزجان......ضلع آقچہ......جنگ جو کمانڈر کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ......کمانڈر انور 8 سیکورٹی اہل کاروں سمیت ہلاک

(قسط اول)

کھل گیا بابِ عطا، اہلِ وفا کے واسطے

شیخ المجاہد ابومحمد الجولانی حفظہ اللہ، امیر جبہۃ النصرہ شام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہ الامین وعلیٰ آلہ و صحبہ اجمعین ......امابعد:

شام کے مسلمانوں پر امریکہ کی قیادت میں نئے صلیبی حملے کے تناظر میں، مسلمانوں کی نصیحت اور کفار کو خبردار کرنے کے لیے ہم اللہ کی توفیق سے یہ کہنا چاہتے ہیں:

بلاشبہ جس دن شام میں اسدی نظام کے خلاف مظاہرے اور مسلح جہاد کا آغاز ہوا اسی دن سے ہی امریکہ نے پورے شدومد کے ساتھ جہادی عمل کو تاراج کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ ابتدا ہی میں جب کہ جبہۃ النصرۃ نے جماعت قاعدۃ الجہاد کے ساتھ الحاق کا اعلان بھی نہیں کیا تھا' اس کا نام دہشت گرد تنظیموں کی فہرست میں ڈال دیا گیا پھر اس کے بعد امریکہ نے امن کوششوں کے نام پر اہلِ شام پر مسلط کرنے کے لیے سیاسی اتحاد بنانے کی کوشش جاری رکھی۔ اس دوران میں جب مجاہدین کو فتوحات ملنی شروع ہوئیں تو مغربی فوجیں خاموش بیٹھی رہیں تاکہ یہ تاثر دے سکیں کہ وہ ہمارے مددگار ہیں جب کہ فی الاصل وہ ہمارے لیے مرض الموت کی طرح مہلک ہیں۔ یہ سارا ڈھونگ اس لیے رچایا گیا تاکہ شام کو ایرانی تسلط سے نکال کر مغرب کے تسلط میں دے دیا جائے۔ لیکن متعدد اسباب سے واضح ہے کہ زمینی صورت حال اس سے مختلف ہے......

اسلام کا پاکیزہ جھنڈا شام میں لہرایا، اس جھنڈے کے لہلہانے سے اہلِ اسلام کا وقار بلند ہوا اور اہلِ شام اس جھنڈے تلے متحد ہو کر مجاہدین کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے جان لیا کہ ظلم و ناانصافی سے نجات کا واحد راستہ اہلِ جہاد کا ساتھ دینے میں ہے۔ امریکہ کے لیے عسکری مداخلت کے راستے میں جو واحد رکاوٹ حائل تھی وہ کسی واضح جواز کا فقدان تھا لیکن وہی جواز اُن کے لیے 'تنظیم الدولۃ' نے مہیا کر دیا۔

اسی طرح افغانستان و عراق سے امریکہ کی عسکری پسپائی' سیکھنے والوں کے لیے عبرت کے دروس سے بھری پڑی ہے۔ لیکن لگتا یہی ہے کہ امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے اس شکست سے کامل سبق نہیں سیکھا، وگرنہ وہ اس خطے کی طرف آنکھ نہ اٹھاتے جہاں چہار سو جہاد کا غلغلہ ہے۔ ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ان کے لیے یہاں اس درس کے کچھ پہلوؤں کی وضاحت کر دیں جس سے غالباً وہ غافل ہیں شاید کہ اس جنگ میں کودنے سے پہلے ان کی عقل میں یہ بات آ جائے کہ وہ ایک آتش فشاں کے دہانے پر کھڑے ہیں اور اگر انہوں نے اس پر ضرب لگائی تو اُس کا لاوہ انہیں بھی اپنے ساتھ بہالے جائے گا۔ یہ خطہ جسے مشرقِ وسطیٰ کہا جاتا ہے اس وقت ایک ابلتے ہوئے آتش فشاں کی مانند ہے اگر کسی نے اس پر ہاتھ ڈالنے یا اس میں قدم رکھنے کی کوشش کی تو یہ سارا خطہ شدید بھونچال کی زد میں آ جائے گا چاہے حملہ آور کتنی ہی بڑی بادشاہت یا طاقتور ملک کیوں نہ ہو، اس کی دو وجوہات ہیں:

پہلی وجہ یہ ہے کہ مغرب اب بھی ان مسلمان ممالک کی عوام کو ان پر مسلط حکمرانوں کی آنکھ سے دیکھ رہا ہے جب کہ حقیقت میں عوام پر ان حکمرانوں کی گرفت کمزور ہو چکی ہے اور یہ حکومتیں نہ صرف اپنی رعایا کو قابو کرنے کی قدرت کھو چکی ہیں بلکہ عوام سے خوف زدہ بھی ہیں۔ ان کی غلامی اور خیانت ہر چھوٹے بڑے پر عیاں ہو چکی ہے کہ انہوں نے فقط دھوکے اور چال بازی سے اپنی کرسیوں کو بچا رکھا ہے۔ یہ سب حکومتیں اس وقت اسی خدشے کا شکار ہیں کہ کس وقت عوام کے ہاتھوں ان کے اقتدار کی آخری رمق بھی ختم ہو جائے اور خطے میں جدید مغربی یلغار کے آغاز کے بعد ایسا ہی ہونے والا ہے۔ دروغ گو میڈیا کا دور چلا گیا جو جھوٹے پروپیگنڈے کے ذریعے عوام کو ان کے کٹھ پتلی، فاسد و مرتد حکمرانوں کے بارے میں مطمئن کر دیا کرتا تھا۔ نہ ہی سیکورٹی ایجنسیاں اب اس بات پر قادر ہیں کہ لوگوں کو ڈرا دھمکا کر حکمرانوں کے خلاف آواز یا اسلحہ اٹھانے سے روک سکیں۔ یہ افواج جن کی کمزوری کھل کر سامنے آ چکی ہے، مجاہدین کی ضربوں کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتیں۔ اسی طرح ان علمائے سلطان کی طرف رجوع اور دلچسپی بھی ختم ہو چکی ہے جو اپنے بادشاہوں کی رضا کے مطابق حلال وحرام کے فتوے دیتے ہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ آج حقیقی اسلام اس خطے کے عوام کی آواز بن چکا ہے، جس کا مقدمہ مجاہدینِ صادقین ہیں۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اسلام! جو بہت ضعف کی حالت میں اٹھا اور پھر اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اسے اتنی قوت دی کہ اس نے مشرق و مغرب کی عظیم بادشاہتوں کو زیرِ نگوں کر دیا۔ آج مسلمان عوام شعوری طور پر اس تنازعے اور معرکے کی حقیقت کو سمجھ چکے ہیں۔ یہ وہی قدیم تاریخی کشمکش ہے جو صدیوں سے حق و باطل کے مابین جاری ہے جس میں ایک طرف یہود اور روم و فارس کی سلطنتیں ہیں اور دوسری طرف مسلمان ہیں۔ موجودہ دور میں بھی اور مستقبل میں بھی پیش آنے والے معرکے اسی کشمکش کا تسلسل ہیں، جس میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی نصرت سے اہلِ اسلام کا پلڑا ہی بھاری ہوگا۔

اس خطے پر قابض ان قوتوں کے مابین طاقت کی یہ تقسیم تین ہزار سال پرانی ہے اور تاریخ میں صرف اسلام نے ہی اس کو شکست دی ہے اور آج بھی اہلِ اسلام ہی اس

19 اگست: صوبہ ننگرہار.........ضلع مہمند درہ.........مجاہدین نے افغان فوجیوں کی تنصیبات کو مزائیلوں، راکٹوں سے نشانہ بنایا.........7 اہلکار ہلاک اور متعدد زخمی

جنگ کا نیا نقشہ کھینچیں گے۔عراق، شام اور لبنان میں فارس کی قدیم بادشاہت کے اعادے کی تیاری ہے اسی طرح خائن حکمرانوں کے ہاتھوں یمن، خلیجی ریاستیں اور مصر' روم (نصاریٰ) کے تسلط میں ہیں اور اردن و فلسطین پر یہود کا قبضہ ہے۔ان میں سے ہر کوئی اپنے نفوذ کو بڑھانے اور تسلط کو وسعت دینے کی کوشش میں ہے۔ان حالات میں صرف اہلِ جہاد ہی ہیں جنہوں نے ان کا راستہ روک رکھا ہے اور ان کے سامنے سینہ سپر ہیں۔ جیسا کہ مجاہدین کی قوت روز بروز بڑھ رہی ہے اور عوام کی بڑی تعداد مجاہدین کے ساتھ شامل ہو رہی ہے۔اس صورت حال سے یہ واضح ہے کہ اگر خطے میں مسلمانوں کے خلاف کسی جارحیت یا عسکری مداخلت کی کوشش کی گئی تو لبنان، اردن، فلسطین، جزیرۃ العرب، یمن المدد اور ارضِ کنانہ مصر، مغربِ اسلامی اور مشرقی ایشیا کی اقوام کی طرف سے اس کے خلاف شدید مزاحمت سامنے آئے گی۔

حالیہ تاریخ میں اس کے واضح دلائل کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔میں چاہتا ہوں کہ مغربی اقوام کو ان کی قیادت کی مسلمانوں کے خلاف جنگ چھیڑنے کی حماقت سے آگاہ کردوں۔بش بھی ایک دہائی پہلے بڑے تکبر سے طالبان کی حکومت گرانے کے لیے نکلا تھا اور دس سال بعد اوباما اپنی عوام کو یہ تسلی دے رہا ہے کہ ہم طالبان سے مذاکرات اور بات چیت کی کوشش کر رہے ہیں۔جماعت قاعدۃ الجہاد جو امریکی حملے سے پہلے صرف افغانستان تک محدود تھی اب پاکستان، یمن، صومالیہ، مالی، الجزائر، عراق اور پھر شام تک پھیل گئی ہے اور ابھی حال ہی میں برصغیر کے لیے اس کی شاخ کا اعلان ہو گیا ہے اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے۔جنگ رکی نہیں بلکہ وسیع ہو گئی ہے اور مجاہدین اللہ کے فضل سے مغرب کے حکمرانوں کی حماقتوں کے ثمرات سمیٹ رہے ہیں۔اگر افغانستان پر حملے کے نتیجے میں جماعت قاعدۃ الجہاد کو اتنی ترقی نصیب ہوئی ہے تو شام کی حساس جغرافیائی اور تاریخی حیثیت سے یہ بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شام پر امریکی حملے کا کیا نتیجہ نکلے گا۔اگرچہ ہمیں کچھ آلام و مصائب برداشت کرنے پڑیں گے لیکن ان شاءاللہ مغرب' شام میں جو جنگ چھیڑنے جا رہا ہے وہ ان کے لیے خسارے اور ہمارے لیے نفع کا باعث ہوگی۔اللہ سبحانہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِن تَكُونُوا۟ تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّهِ مَا لاَ يَرْجُونَ وَكَانَ اللّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا(النساء: ۱۰۴)

''اگر تم بے آرام ہوتے ہو تو جس طرح تم بے آرام ہوتے ہو تو اسی طرح وہ بھی بے آرام ہوتے ہیں اور تم اللہ سے ایسی ایسی امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھ سکتے اور اللہ سب کچھ جانتا (اور) بڑی حکمت والا ہے''۔

اگر مغرب' دور سے یا اپنے غلاموں کے ذریعے ہمارے خلاف لڑائی جاری رکھنا چاہتا ہے تو ہمیں یقین ہے کہ اس جنگ کے اخراجات اس حد تک ناقابلِ برداشت ہو جائیں گے کہ انہیں پلٹ کر آنے میں مزید سو سال لگیں گے۔

اے امریکہ اور یورپ کے عوام! مسلمانوں اور مجاہدین کے خلاف تمہاری یہ جنگ تمہارے ملکوں اور بیٹوں کے لیے مصائب و آلام کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کرے گی۔کیا تم مسلمانوں کے معاملات میں مداخلت، ان کے ملکوں پر غاصبانہ تسلط، ان کے وسائل کی لوٹ مار اور خطے میں یہود کی پشتی بانی کے نتائج بھول گئے ہو؟ کیا تمہیں افغانستان و عراق اور صومالیہ میں قتل و زخمی ہونے والے اپنے ہزاروں بیٹے یاد نہیں؟ کیا معرکہ گیارہ ستمبر اور ایس ایس کول کے احوال تمہاری نظروں سے ہٹ گئے ہیں اور خطے میں پھیلے ہوئے تمہارے وہ مفادات جو مجاہدین کے نشانے پر ہیں؟ کیا تمہیں ان خود ساختہ جنگوں پر اٹھنے والے بے پناہ اخراجات کا علم نہیں جو تمہارے ملکوں میں آنے والے اقتصادی بحران کا سبب ہے؟ خدشہ یہ کہ شاید تمہارے حکمران تمہیں اس دھوکے میں رکھیں کہ تمہاری فوجیں زمین پر نہیں اتریں گی اور وہ دور سے ہی بم باریاں کرتے رہیں گے اور تمہارے بیٹے مجاہدین کی ضربوں سے محفوظ رہیں گے۔نہیں بلکہ عنقریب یہ جنگ تمہارے ملکوں کے قلوب (مرکزی شہروں) تک پہنچے گی۔یہ نہیں ہو سکتا کہ مسلمان اپنی سرزمینوں میں اپنے بچوں کو تمہاری بم باریوں میں قتل ہوتا دیکھتے رہیں اور تم چین سے اپنے گھروں میں بیٹھے رہو! یہ جنگ صرف تمہاری قیادت تک محدود نہیں رہے گی بلکہ اس کا بڑا حصہ تمہیں ہی لڑنا پڑے گا! اس لیے تمہیں چاہیے کہ اپنے آپ کو اس جنگ کی مصیبتوں سے بچانے کے لیے اپنے حکمرانوں کے خلاف کھڑے ہو جاؤ اور انہیں اپنے ملکوں اور گھروں پر جنگ کی تباہی مسلط کرنے سے روکو۔یاد رکھو! تمہارے یہ حکمران تمہارے سامنے یہی نقشہ کھینچنے کی کوشش کریں گے کہ ان کی یہ جنگ تمہاری حفاظت کے لیے ہے۔خبردار رہو! اللہ سبحانہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَقَدْ مَكَرَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَلِلّهِ الْمَكْرُ جَمِيعًا يَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ وَسَيَعْلَمُ الْكُفَّارُ لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ (الرعد: ۴۲)

''جو لوگ ان سے پہلے تھے وہ بھی (بہتیری) چالیں چلتے رہے ہیں سو چال (تدبیر) تو سب اللہ ہی کی ہے۔ہر متنفس جو کچھ کر رہا ہے وہ اسے جانتا ہے۔اور کافر جلد معلوم کریں گے کہ عاقبت کا گھر (یعنی انجام محمود) کس کے لیے ہے''۔

شیخ اسامہ تقبلہ اللہ کی طرف سے تمہیں یہ تنبیہ کئی دفعہ پہنچ چکی ہے کہ مجاہدین کے ساتھ جنگ سے بچنے کا واحد ذریعہ یہ ہے کہ تم ہمارے خطوں میں اپنی مداخلت مکمل طور پر ختم کر دو، یہود کی حمایت اور پشت پناہی سے ہاتھ اٹھا لو، مسلمانوں کے وسائل کی لوٹ مار بند کر دو اور ہمیں ہمارے حکمرانوں سے حساب برابر کرنے کے لیے چھوڑ دو تو ہمیں تم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے......اگر تم اپنے ملکوں تک محدود رہو تو مجاہدین اور مسلمانوں سے امن میں رہ سکتے ہو۔لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا اور اپنے حکمرانوں کے ذریعے مسلمانوں کے دلوں میں اپنی نفرت بھرتے رہے تو پھر ہماری امت کی مائیں بھی تمہاری خبر لینے کے لیے

19 اگست: صوبہ پکتیا..................ضلع گردیز شہر..................رینجرز گاڑی پر مجاہدین کا حملہ..................5 اہل کار

ہزاروں کی تعداد میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ، سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ اور شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ جیسے قائدین پیدا کرتی رہیں گی۔

بے شک خطے کی جنگوں نے تمہارے مقابلے کے لیے ایسے ہزاروں نوجوان تیار کر دیے ہیں جنہیں جنگ سے کوئی خوف نہیں ہے۔ جو طیاروں کی بم باری سے الفت رکھتے ہیں، ٹینکوں کو للکارتے ہیں، دھماکوں اور توپوں کی گھن گرج کے درمیان لڑتے ہیں۔ ایسی نسلیں جنھیں موت سے عشق ہے اور جن کی زندگی کی سب سے بڑھ خواہش یہ ہے کہ ان کی قیمتی جانیں جہاد فی سبیل اللہ میں قربان ہو جائیں۔ مسلمانوں کے لشکر سے یہ تمہارا پہلا آمنا سامنا نہیں ہے...... تم جانتے ہو کہ اسلام کے سپاہی جب تم سے قتال کر رہے ہوتے ہیں تو اپنے رب سے دعا گو ہوتے ہیں کہ تمہارے ہاتھوں قتل ہو جائیں۔ یہی وہ جذبۂ ایمانی ہے جس سے تم محروم ہو، جس کے سبب ہم نے پہلے بھی تمہاری روم و فارس کی سلطنتوں کو شکست دی اور یہود کو جزیرۃ العرب سے بے دخل کیا۔ جس کی وجہ سے ہمارے قدم یورپ کے دروازے تک پہنچے اور ماسکو اسی (۸۰) سال تک مسلمانوں کو جزیہ دیتا رہا......

اے ہمارے اہلِ شام! آپ کے صبر، باطل کے سامنے مزاحمت اور بشار کے مظالم کے مقابلے میں جفاکشی نے ساری دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ آپ تین سال سے زائد عرصے سے بم باریوں میں اپنے گھروں کو تباہ اور بچوں کو قتل کروا رہے ہیں اور دشمن کے ساتھ اس قتال میں لہولہان ہیں...... اہلِ سنت پر بربریت کی انتہا کر دی گئی ہے لیکن آپ نے تاریخ کے صفحات پر استقامت و ثابت قدمی کی ایسی مثال رقم کی ہے جسے نسل در نسل یاد رکھا جائے گا۔ آپ نے ایسی جنگ کا بوجھ اٹھایا ہے جو دنیا کی کسی اور قوم پر پڑتا تو وہ نہ اٹھا سکتے اور اس سے آپ کے صبر و یقین میں ہی اضافہ ہوا ہے۔ بے شک یہ صلیبی اتحاد آپ پر اس لیے حملہ آور ہوا ہے تاکہ جابر نظام کے خلاف آپ کی فتوحات کے ثمر کو ضائع کر کے آپ کو دوبارہ بشار کی غلامی میں دے دے۔ آپ سے صرف اس بات کا انتقام لیا جا رہا ہے کہ آپ نے غلامی سے نجات کا حقیقی راستہ پہچان لیا ہے۔ انہوں نے آپ کے ساتھ مصر میں سیسی اور یمن میں آقا کے غلام منصور جیسا ڈرامہ رچانے کی کوشش کی لیکن اللہ سبحانہ تعالیٰ کے فضل، باطل و اہلِ باطل کے مقابلے میں آپ کے صبر و ثبات اور معزز جہاد کی وجہ سے مغرب کی مکروہ خواہشات پوری نہیں ہو سکیں۔ مغرب نے تین سال تک آپ کے جہاد کو ناکام بنانے کے لیے طرح طرح کی کوششیں کیں، کبھی علاقائی حکومتوں سے تعاون کے ذریعے، کبھی آپ کے اور مسلمانوں کے خون کا سودا کرنے والے خائنوں کی حمایت کر کے اور کبھی اندر کے لوگوں کو خرید کر، تاکہ جدید صلیبی منصوبے کی تنفیذ کی جا سکے۔ کبھی خاموشی و مہلت کا ڈھونگ رچا کر، کبھی کیمیائی بم باری کے جرائم پر دوغلی پالیسی اپنا کر! لیکن جب یہ سب حربے اور چالیں کارگر نہ ہو سکے تو یہ نیا صلیبی اتحاد خود اس مہم کو سر کرنے کے لیے آیا ہے اور اس نے آپ کے جبہۃ النصرۃ کے بیٹوں اور بے گناہ عورتوں اور بچوں پر بم باری شروع کی اور ان کے گھروں کو زمین کے ساتھ ہموار کر دیا۔

اے اہلِ شام! اللہ گواہ ہے کہ صلیبی اتحاد جن بم باریوں میں ہمیں ہدف بنا رہا ہے وہ نصیری نظام کے دفاع کے لیے ہمارے خط اور مورچوں کو کمزور کرنے کے لیے ہیں۔ حلب کے میدان ہمارے رباط و قتال کے شاہد ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ ہمارے اس نقصان کا زیادہ اثر جبہۃ النصرۃ کی بجائے مقامی آبادی پر ہوگا۔ اس لیے اے اہلِ شام! آپ کو چاہیے کہ اس معاملے میں سخت موقف اپنائیں اور مقامی لوگوں میں سے جو کوئی صلیبیوں کا ساتھ دے اس سے شدت سے نمٹیں۔ اللہ کی قسم! ہمارا سب کچھ آپ پر قربان ہے اور ہم آپ کے دفاع کے لیے اپنا خون پیش کریں گے!...... بے شک اہلِ وفا کے لیے عطا کے دروازے کھل گئے ہیں!!!...... **ولاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ** ...... ہمارا آپ سے وعدہ ہے کہ جبہۃ النصرۃ اللہ کے اذن سے اپنی پوری قوت کو بروئے کار لاتے ہوئے اللہ کے دشمن نصیری نظام اور اس کے حلیفوں کے خلاف لڑے گی۔ ہم اپنا سب کچھ شام اور اہلِ شام اور یہاں موجود مہاجرین کے صلیبی حملے سے دفاع میں لگا دیں گے اور سارے دستیاب وسائل اس غرض کے لیے کھپا دیں گے۔

میں میدان میں موجود تمام مخلص مجاہدین کے مجموعات کو یہ نصیحت اور تنبیہ کرنا چاہوں گا کہ اگرچہ جماعت الدولۃ نے آپ کے قائدین کو قتل کر کے اور آپ کے اموال پر قبضہ کر کے بہت ظلم و زیادتی کی ہے اور ہم شام کو جس شر سے بچانا چاہ رہے تھے، وہ اس کو شام میں لے آئی ہے اور سارے قضیے کے شرعی محاکمے سے بھی انکار کیا ہے...... لیکن یہ سب کچھ آپ کو امریکہ اور مغرب کے بارے میں کسی دھوکے میں نہ ڈالے، کوئی اس معاملے میں امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا ساتھ نہ دے! جن کا مقصد حملے کے ابتدائی اہداف حاصل کرنے کے بعد شام میں لادین نظام یا نصیریوں کے ساتھ کوئی سیاسی سمجھوتہ کرنا ہے۔ لہٰذا جو کوئی جماعت الدولۃ کے مسئلے کو یا اس جیسے کسی اور مسئلے کو حل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اپنی حیثیت میں جو کچھ کر سکتا ہے کرے لیکن صلیبی اتحاد کا حصّہ ہرگز نہ بنے۔ اللہ سبحان تعالیٰ کا فرمان ہے:

يَـا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَتَّخِذُواْ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى أَوْلِيَاء بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاء بَعْضٍ وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ (المائدة: ۵۱)

''اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی انہی میں سے ہوگا۔ بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

20 اگست: صوبہ میدان وردگ......ضلع سید آباد......مجاہدین کے ساتھ جھڑپ......5 افغان فوجی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی

مقبوضہ پاکستان!

استاد احمد فاروق حفظہ اللہ

بسم اللہ والحمدللہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ وبعد،

سرزمین پاکستان میں بسنے والے میرے عزیز بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

۱۴ اگست ایک بار پھر آئی۔ اس بار بھی حکومت وفوج کی جانب سے جشن آزادی ''روایتی جوش وخروش'' کے ساتھ منایا گیا۔ ایک مقبوضہ ملک پر قابض حکمرانوں اور فوجی جرنیلوں کا جشن منانا یقیناً قابل فہم ہے، لیکن غلامی میں جکڑے اور ظلم کی چکی میں پستے عوام تو بہر حال یہ سوچنے پر مجبور ہیں کہ وہ اپنی غلامی پر بھلا کیونکر جشن منائیں!؟ لادین حکمران خوشیاں منائیں تو حیرت کی کیا بات کہ انہیں اس ملک میں سیکولر ملحدانہ افکار پھیلانے، میڈیا پر بیٹھ کر شرعی احکامات کی دھجیاں بکھیرنے، فحاشی وعریانی عام کرنے، مغربی طرزِ زندگی کو فروغ دینے، عدالتوں میں الٰہی قانون کی بجائے انسانوں کے تراشے ہوئے قوانین نافذ کرنے، اہل دین پر عرصۂ حیات تنگ کرنے، نوجوانوں میں بیدار ہوتی جہادی روح کو بزور قوت کچلنے، قوم کے وسائل دونوں ہاتھوں سے لوٹنے، ملک غیروں کے ہاتھ بیچنے اور عالمی طاقتوں کے ایجنڈے پورے کرنے کی مکمل آزادی ہے! لیکن دین سے محبت کرنے والے عوام بھلا جشن منائیں تو کس بات کا؟ کیسی آزادی کا جشن...... جب کہ ملکی دفاع پر مامور فوج ہی بیرونی طاقتوں کی غلام بن چکی ہے! محض پاکستان فضائیہ کی مثال لے لیجیے تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ پاکستانی فوج مکمل طور پر امریکہ کی آلۂ کار بن کی ہے اور ان ہی کی ایک یونٹ کے طور پر کام کر رہی ہے۔ پاکستان فضائیہ کی بنیادی عسکری قوت ۶۰ کے قریب ایف ۱۶ طیاروں پر مشتمل ہے جو گزشتہ عرصے میں اپ گریڈ کرنے کے لیے باری باری امریکہ لے جائے گئے ہیں اور ان جہازوں کے ہوابازوں کو بھی امریکہ میں خصوصی تربیت دی گئی ہے۔ امریکہ سے واپسی کے بعد تمام ایف ۱۶ طیارے بتدریج جیکب آباد میں واقع فضائیہ کے فوجی اڈے میں جمع کیے جا رہے ہیں۔ عوام واقف ہوں یا نہ ہوں، فوج کی قیادت اور ایف سولہ طیاروں کے ہوابازتو یہ حقیقت بہر حال جانتے ہیں کہ اس اڈے کا انتظام مکمل طور پر امریکی افسروں کے ہاتھ میں ہے۔ اس اڈے میں امریکہ فضائیہ کے ۱۳۰ افسر ہر دم موجود ہوتے ہیں اور کسی بھی جہاز کی پرواز ان کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتی، نہ ہی یہ طیارے ان کی اجازت کے بغیر کوئی کارروائی کر سکتے ہیں۔ گویا پاکستان کی یہ اساسی عسکری قوت سو فی صد امریکی ہاتھوں میں ہے اور انہی کے اہداف پورے کرنے میں مصروف ہے۔ پھر یہی نہیں بلکہ اپ گریڈ کرنے کے دوران میں ان طیاروں میں محض فضا سے زمین پر مار کرنے کی جدید صلاحیت پیدا کی گئی ہے اور ان کو فضا سے فضا میں مارنے کی صلاحیت نہیں دی گئی تاکہ یہ جہاز امریکہ، نیٹو یا بھارت کی فضائیہ کے خلاف استعمال نہ ہو سکیں۔ نیز ان جہازوں میں ہدف کو نشانہ بنانے کے لیے جو جی پی ایس سسٹم نصب کیا گیا ہے اس میں بھی صرف پاکستان کے قبائلی علاقہ جات کے نقشے ڈالے گئے ہیں تاکہ یہ طیارے اپنی جدید صلاحیتوں کو صرف قبائل کے مظلوم مسلمانوں اور کچے گھروں کے ان مکینوں کے خلاف ہی استعمال کر سکیں۔ آج ایک طرف پاکستانی ہوائی اڈوں سے پرواز کرنے والے یہ جنگی طیارے وزیرستان کی بستیوں، بازاروں، مساجد، مدارس، ہسپتالوں اور سکولوں کو تباہ کرنے میں مصروف ہیں اور دوسری جانب افغانستان سے پرواز کرنے والے امریکہ جنگی طیارے اور ڈرون بھی وزیرستان کی فضاؤں میں گردش کر رہے ہیں۔ یوں ڈیورنڈ لائن کے دونوں جانب ہی امریکہ کا قبضہ ہے...... ایک طرف مقبوضہ افغانستان ہے اور دوسری جانب مقبوضہ پاکستان...... ایک طرف افغان فوج امریکہ سے وفاداری کے مظاہرے کر رہی ہے تو دوسری جانب پاکستان فوج خطے میں امریکہ کے اہداف و مقاصد پورا کرنے میں مصروف ہے!

میرے عزیز بھائیو! جس فوج کا نظریۂ جنگ اور تربیتی نصاب امریکی اشاروں پر بنتا ہو، جس فوج کا میدانِ جنگ میں استعمال براہِ راست امریکہ ہاتھوں میں جا چکا ہو، جس فوج کی قیادت اور اعلیٰ افسران کا تقرر امریکی و برطانوی اشاروں پر ہوتا ہو، اس فوج کو آزاد کیسے سمجھ لیا جائے؟ اور جس ملک کی فوج ہی غلام بن جائے، تو وہ ملک خود کیسے آزاد ہو سکتا ہے؟ اور جب ملک غلام ہو، تو اس غلامی پہ جشن کیسا؟ جس ملک میں اسلام آزاد نہ ہو، شریعت حاکم نہ ہو، مسلمان معزز اور کافر ذلیل نہ ہوں، جہاں عدل وانصاف نہ ہو، امن و سکون نہ ہو، جہاں کا لادین نظام عوام کا خون چوس رہا ہو، اس کی زندگیوں میں زہر گھول رہا ہو، اس ملک کی اس ناگفتہ بہ حالت پہ راضی ہو جانا ہمارے لیے تو ممکن نہیں! اس غلامی پر جشن منانا بھی ہمارے لیے ممکن نہیں! ہمارا جہاد تو جاری ہے، یہاں تک کہ اس زمین پر اسلام کی حاکمیت قائم ہو جائے اور یہ ملک امریکہ و بھارت کی غلامی اور ان کے آلۂ کاروں کے تسلط سے آزاد ہو جائے۔ پس یہ ۱۴ اگست ہمیں یہ پیغام دے گئی کہ ہم ایک مقبوضہ ملک کے باسی ہیں اور ہمیں ایک اور جدوجہد آزادی کی ضرورت ہے۔ یہ احساس پیدا ہو جانا زندگی کی علامت ہے...... اور غلامی پر راضی ہو جانا، بلکہ غلامی ہی کو آزادی سمجھ لینا موت کا پروانہ! اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان اور غیرت والی زندگی اور شہادت و عزت والی موت عطا فرمائے اور ہماری محبوب قوم کو حقیقی آزادی کی خوشیاں نصیب فرما دے، آمین۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ صحبہ وسلم

20 اگست: صوبہ کنڑ............ضلع مانو گئی............ایک چوکی کو بم دھماکے سے اڑا دیا گیا............7 فوجی ہلاک

اے ابوزبیرؒ! کتنی عظیم کامیابی ہے!

حرکۃ الشباب المجاہدین کی قیادت عامہ کا شیخ مختار ابوزبیر رحمہ اللہ کی شہادت پر تعزیتی بیان

تمام تر تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُواْ فِيْ سَبِيْلِ اللّهِ أَمْوَاتاً بَلْ أَحْيَاء عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَOفَرِحِيْنَ بِمَا آتَاهُمُ اللّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُواْ بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلاَّ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونOيَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللّهَ لاَ يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ(آل عمران: ۱۶۹۔۱۷۱)

''اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے اُنہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں سے رزق دیے جاتے ہیں۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے بخش رکھا ہے اس میں خوش ہیں اور جو لوگ ان سے پیچھے رہ گئے اور (شہید ہو کر) ان میں شامل نہیں ہو سکے ان کی نسبت خوشیاں منا رہے ہیں (قیامت کے دن) ان کو بھی نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غم ناک ہوں گے اور اللہ کے انعامات اور فضل سے خوش ہو رہے ہیں اور اس سے کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا''۔

اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم پر، جنہوں نے فرمایا:

''شہدا کی روحیں سرسبز پرندوں کے جوف میں ہوتی ہیں۔ ان کے لیے ایسی قندیلیں ہیں جو عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں اور وہ روحیں جنت میں جہاں چاہیں پھرتی رہتی ہیں، پھر انہی قندیلوں میں واپس آجاتی ہیں۔ اُن کا رب ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا ہے: کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں: ہم کس چیز کی خواہش کریں حالانکہ ہم جہاں چاہتے ہیں جنت میں پھرتے ہیں۔ اللہ رب العزت اُن سے تین مرتبہ (یہ بات) فرمایا ہے۔ جب وہ دیکھتے ہیں کہ اُنہیں کوئی چیز مانگے بغیر نہیں چھوڑا جائے گا تو وہ عرض کرتے ہیں: اے رب! ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہماری روحیں ہمارے جسموں میں لوٹا دیں، یہاں تک کہ ہم تیرے راستے میں دوبارہ قتل کیے جائیں۔ جب اللہ رب العزت دیکھتے ہیں کہ اُنہیں اب کوئی ضرورت نہیں ہے (کسی چیز کی حاجت نہیں ہے) تو انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے''۔ (صحیح مسلم)

امابعد! اللہ کے حکم کے آگے سر جھکا کر اور اس کے وعدوں پر یقین کرتے ہوئے ہم اپنی محبوب امت سے بالعموم اور امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ، اپنے شیخ اور امیر ایمن الظواہری حفظہ اللہ اور مجاہدین کے دستوں سے بالخصوص' اُن کے ایک بیٹے، معزز شہسوار، عالم دین، عسکری مسئول، جہادی قائد اور حرکۃ الشباب المجاہدین کے بانی شیخ مختار ابوزبیر رحمہ اللہ کی شہادت پر دلی تعزیت کرتے ہیں۔ شیخ مختار ابوزبیر اپنے ساتھیوں سمیت ۷ ذوالقعدہ ۱۴۳۵ھ کو ہونے والے ایک امریکی صلیبی فضائی حملے میں شہید ہو گئے اور امت مسلمہ کی تاریخ کا ایک اور باب اپنے خون سے منور کر گئے!

ہم اس وقت اپنی امت سے اس سخت مصیبت پر تعزیت کر رہے ہیں لیکن ہم ہرگز کوئی ایسا کلمہ نہیں کہیں گے جو ہمارے عظیم رب کی ناراضی کا سبب بنے۔ بے شک ہم اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں اور ہمیں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف پلٹ کر جانا ہے......اس کے ساتھ ساتھ ہم اللہ رب العزت کا شکر ادا کرتے ہیں جس نے مصیبتوں میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی ہمیں تسلی دیتے ہوئے فرمایا ہے:

وَلاَ تَهِنُوا وَلاَ تَحْزَنُوا وَأَنتُمُ الأَعْلَوْنَ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِيْنَOإِن يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهُ وَتِلْكَ الأيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللّهُ الَّذِيْنَ آمَنُواْ وَيَتَّخِذَ مِنكُمْ شُهَدَاء وَاللّهُ لاَ يُحِبُّ الظَّالِمِيْنَ(آل عمران: ۱۳۹۔۱۴۰)

''اور سست نہ پڑو اور غم نہ کھاؤ، تم ہی غالب رہو گے۔ اگر تمہیں زخم لگا ہے تو ان لوگوں کو بھی ایسا زخم لگ چکا ہے اور یہ دن ہیں کہ ہم ان کو لوگوں میں بدلتے رہتے ہیں اور اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ اللہ' ایمان والوں کو ممیّز کر دے اور تم میں سے بعضوں کو (بطور) شہید چُن لے اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا''۔

جہاد، قربانیوں اور سخاوت سے پُر ایک لمبے سفر کے بعد شیخ ابوزبیر رحمہ اللہ بالآخر شہدا کی صفوں میں شامل ہو گئے۔ ان کی جہادی زندگی افغانستان سے شروع ہوتی ہے، جہاں انہوں نے ابتدائی عسکری تربیت حاصل کی۔ صومالیہ میں اسلامی ولایت کے قیام کی سوچ اُن کے ذہن میں پہلے دن سے مستحکم تھی، اس ولایت کے حصول کے لیے اُنہوں نے قبائلی سرداروں پر مشتمل ایک شوریٰ بھی تشکیل دی۔ اس کے ساتھ ساتھ شیخ نے مجاہدین کے مابین دعوت، عقیدہ الولاء البراء کی ترویج کے سلسلے میں بھی ایک اہم کردار ادا کیا۔ ہم اپنے رب کے حضور دست بدستہ دعا گو ہیں کہ وہ ہمارے شیخ پر اپنی ڈھیروں رحمتیں نازل فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے، آمین۔

حقیقت یہی ہے کہ ہمارے یہ مختصر الفاظ شیخ ابوزبیر رحمہ اللہ کی مجاہدانہ زندگی،

20 اگست: صوبہ زابل.................ضلع نوبہار.................لگاتار دھماکوں میں افغان فوج کی 8 گاڑیاں اور 4 ٹینک تباہ.................2 کمانڈر بھی ہلاک

ہجرت، اللہ تعالیٰ کے کلمے کو دنیا میں سر بلند کرنے اور دنیا بھر میں عدل و انصاف کے نظام کو قائم کرنے کے لیے جہاد کو بیان کرنے سے قاصر ہیں! آپ رحمہ اللہ شائستہ طبیعت اور سخاوت سے بھرپور کردار کے مالک تھے۔ آپ کی زندگی بہادری اور شجاعت سے عبارت تھی۔ آپ قول و عمل میں سچّے، اصولوں میں پکے اور صبر و عزیمت کا ایک مثالی نمونہ تھے۔ آپ عمل کے میدان میں سبقت لے جانے والے اور ایمان پر کسی طرح کے سمجھوتے کے قائل نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلمانوں کے باہمی معاملات' اپنی کتاب مبارکہ کے مطابق طے کروانے کی زبردست صلاحیتوں سے نوازا تھا۔

آپ کی شہادت ایسے وقت میں ہوئی جب آپ نے مشرقی افریقہ کے مسلمانوں کے لیے قرآن مجید کی رہ نمائی اور تلوار کی نوک سے ایک مضبوط قلعہ قائم کرلیا تھا۔ بے پناہ فتنوں کے باوجود شیخ رحمہ اللہ نے انتہائی بہادری سے کشتیٔ جہاد کو طوفانی لہروں سے بچا کر ساحل پر محفوظ طور پر لنگر انداز کیا اور دشمنوں کی چالوں پر غالب رہے۔ شدید آزمائشوں کے دور میں جب بہت سے لوگ سمجھوتے کرنے اور دب رہنے کا سوچ رہے تھے' شیخ رحمہ اللہ اپنے ایمان اور اصولوں پر سمجھوتہ کیے بغیر ثابت قدم رہے۔

صومالیہ میں جہاد کے عظیم اور مشکل فریضے کو سرانجام دیتے ہوئے شیخ رحمہ اللہ کبھی بھی فلسطین، برما، شمالی افریقہ اور سنٹرل افریقن ری پبلک میں اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں کی نصرت کو نہیں بھولے۔ بلکہ آپ ہر وقت اسی سوچ اور فکر میں غلطاں رہتے کہ کس طرح صلیبیوں یعنی یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکوں کی دست برد اور فتنہ وشر سے اپنے بھائیوں کو بچائیں۔ شیخ رحمہ اللہ نے صبر اور ثابت قدمی سے دین دشمنوں، صلیبیوں اور ان کے مرتد اتحادیوں سے اسلامی سرزمینوں کی حفاظت کی اور ان کے خلاف تحریک جہاد کو مضبوط تر کیا۔ یہاں تک کہ آپ اپنی منزلِ مراد کو جا پہنچے...... کتنی عظیم کامیابی ہے اے ابوزبیر!!!

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُم مَّن قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُم مَّن يَنتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلاً (الاحزاب: ۲۳)

''مومنوں میں کتنے ہی ایسے شخص ہیں کہ جو اقرار انہوں نے اللہ سے کیا تھا اس کو سچ کر دکھایا تو ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اپنی نذر سے فارغ ہو گئے اور بعض ایسے ہیں کہ انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے (اپنے قول کو) ذرا بھی نہیں بدلا''۔

ہم اس موقع پر اپنے مجاہد بھائیوں اور صومالیہ کے بہادر قبائل کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ امارت اسلامی کے خلاف بدنیتی پر مبنی صلیبی امریکی اور مغربی حملے کو کچلنے کے فریضے کو سرانجام دینے کے لیے بھرپور کوشش کریں۔ ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ جس طرح صلیبی اپنے مذہبی، سیاسی اور نظریاتی اختلافات بھلا کر ہم سے لڑ رہے ہیں اسی طرح آپ بھی ان کے خلاف متحد ہو جائیں کیونکہ اسلام کا رشتہ ہی تو ہے جو ہم سب کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑتا ہے! پس آپ بھی اپنی زندگیاں اس چیز کے لیے قربان کردیں جس کے لیے آپ کے امرا نے اپنی جانیں نچھاور کیں اور اپنے امرا کا انتقام لیجیے! امریکیوں، صلیبی اتحادیوں اور ان کے مرتد ساتھیوں کے خلاف جہاد کی صفوں کو مضبوط کیجیے، یاد رکھیں! کہ یہ فرض عین ہے! جب تک آپ کے دل زخمی ہیں اور آنکھیں نم ہیں اس وقت تک کفار کو کسی بھی قسم کا لطف اٹھانے کا موقع نہ دیجیے!

مشرقی افریقہ، ممباسا، بنگایو، حرار اور تمام دنیا میں بسنے والے ہمارے محبوب مسلمان بھائیو! استقامت سے ڈٹے رہیے اور ثابت قدمی اختیار کیجیے!......اللہ کی قسم! ہم آپ کو نہیں بھولے، اور بھلا کوئی کیسے اپنے خاندان اور بھائیوں کو بھلا سکتا ہے!!!...... جان لیجیے! کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہم کبھی بھی آپ کو تنہا نہیں چھوڑیں گے اور ہم سے جتنا ہو سکا آپ کی مدد کریں گے۔ سو اطمینان رکھیے! ہم ان ظالموں کو سزا دینے میں تاخیر نہیں کریں گے جنہوں نے آپ کا اور آپ کے عزیزوں کا قتل عام کیا، آپ جلد آنے والی مدد کی خوش خبریاں سننے کو تیار رہیے!

اسی طرح ہم تمام دنیا میں بسنے والے اپنے مسلمان بھائیوں کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ شیخ رحمہ اللہ کی شہادت سے صومالیہ کے جہاد میں کوئی تعطل نہیں آئے گا بلکہ یہ مزید پھلے پھولے گا، ان شاء اللہ۔ کیونکہ ہمارا دین قیامت تک قائم رہنے کے لیے آیا ہے اور ہماری شریعت میں کوئی ایسا نظریہ نہیں کہ جو اپنے قائد کی موت کے ساتھ ہی اپنی فنا کے گھاٹ اتر جائے...... یہ تو ایک زندہ عقیدہ ہے، ابدی عقیدہ ہے، ایسا مضبوط عقیدہ جسے شہدا کا مبارک لہو سیراب کرتا ہے اور یہ لہلہاتی کھیتی کی طرح پھلتا پھولتا ہے!

ہمارا یہ جہادی سفر شیخ ابوزبیر رحمہ اللہ کی شہادت سے ہرگز نہیں رکے گا، اگر یہ جہادی قافلہ کسی ایک فرد کی شہادت پر تھم جاتا تو یہ اسی دن رک جاتا جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس دنیا سے کوچ فرما گئے تھے یا پھر اسی دن یہ جہادی سفر اختتام پذیر ہو جاتا جب ہمارے شیوخ جہاد شہید ہوئے! جن میں شیخ اسامہ بن لادن، شیخ ابومصعب الزرقاوی، شیخ ابوعمر البغدادی، شیخ ملا داد اللہ، شیخ بیت اللہ محسود، شیخ عمر دوکوف اور شیخ ابوسفیان الشعری رحمہم اللہ اجمعین شامل ہیں!

یہ قائدین اس بات پر کامل یقین رکھتے تھے کہ یہ جہاد کا دور ہے، انہوں نے اپنے کندھوں پر یہ ذمہ داری اٹھائی اور عزیمت کی راہوں پر نکل پڑے۔ انہوں نے جمہوریت سمیت ہر قسم کے کفری طریقوں سے قائم حکومتوں کو ماننے سے انکار کیا۔ وہ انکاری رہے اس بات سے کہ اللہ کے دین میں کوئی اور بات شامل کی جائے یا اللہ کے قانون کے علاوہ کوئی اور قانون چلے! انہوں نے اپنی آنکھوں سے دشمنانِ اسلام کے

21 اگست: صوبہ ہرات.................ضلع انجل.................مجاہدین کا افغان فوجی افسران کی گاڑی پر گھات لگا کر حملہ.................6 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

جتھوں کو چہار جانب سے اسلام پر حملہ آور ہوتے دیکھا، لیکن نہ گھر بیٹھنے کا کوئی عذر تراشا نا ہی اہل ارجاء کے ساتھ مل کر امت کو دھوکہ دیا۔ بلکہ اس سب نے اُنہیں مجبُور کیا کہ بلا تاخیر مسلم امۃ کو متحرک کریں اور اس میں جہادی روح پھونکیں! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىَ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللّهَ شَيْئاً وَسَيَجْزِي اللّهُ الشَّاكِرِينَ(آل عمران:۱۴۴)

''اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف (اللہ کے) پیغمبر ہیں ان سے پہلے بھی بہت پیغمبر ہو گزرے ہیں بھلا اگر یہ مر جائیں یا مارے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ (یعنی مرتد ہو جاؤ گے) اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو اللہ کا کچھ نقصان نہیں کر سکے گا اور اللہ شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا''۔

شیخ عبدالرحمٰن السعدی اس آیت کے بارے میں کہتے ہیں:

''یہ آیت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کے لیے کسی بڑے رہ نما سے محرومی کی صورت میں کسی فرض سی ہاتھ نہ کھینچنے کی ہدایت ہے۔ اس پر عمل اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک دین کے ہر شعبے میں اہل افراد کا گروہ تیار نہ کیا جائے، سو اگر کسی رہ نما کی وفات ہوتی ہے تو یہ اس کی جگہ لے لیں۔ مسلمانوں کی فریضہ تو صرف استطاعت کے مطابق اللہ تعالیٰ کے دین کو سر بلند کرنے کے لیے جہاد کی تیاری ہے بجائے اس کے کہ وہ خود کو کسی رہ نما کا محتاج کر لیں''۔

ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ شیخ رحمہ اللہ نے اپنے پیچھے ایسے مردانِ کار چھوڑے ہیں جو کسی بھی ظلم اور اپنے دین کی کسی بھی نافرمانی کو یکسر مسترد کرتے ہیں۔ یہ ایسے رجال ہیں کہ زمین کے چپے چپے پر اللہ کے دین کا غلبہ ہونے تک، انصاف کی فراہمی تک، مسلمانوں کو کلمہ توحید تلے متحد کرنے تک اور اسلامی سرزمینوں کو صلیبیوں سے پاک کرنے تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔

اس کے بعد حرکۃ الشباب المجاہدین کی قیادت عامہ شیخ احمد عمر ابوعبیدہ حفظہ اللہ کی نامزدگی کا اعلان کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں حق پر ثابت قدم رکھے۔ حرکۃ الشباب المجاہدین کی قیادت عامہ اس موقع پر جماعۃ القاعدۃ الجہاد اور اس کے امیر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ سے اپنی بیعت کی بھی تجدید کرتی ہے۔

یقیناً دنیا بھر میں اس وقت جہادی تحریکوں کے عزم و ارادہ میں پختگی آئی ہے اور امت مسلمہ کے افق پر صبح نو کے آثار نمودار ہو رہے ہیں۔ فلسطین، عراق، افغانستان، شام، جزیرہ نما عرب، مغرب اسلامی، چیچنیا اور دنیا میں دوسری جگہوں پر صلیبی صیہونیوں اور ان کے مرتد معاونین کے جبر کی وجہ سے مسلم نوجوانوں میں جہادی بے داری پیدا ہو رہی ہے۔ اسی طرح مجاہدین کی انتھک محنت، قربانیوں، مضبوط ایمان اور دشمن کے خلاف جرات مندانہ اقدامات نے جہاد کی شدت میں مزید تیزی اور حدت پیدا کی ہے۔

آخر میں ہم اللہ کے دشمنوں سے کہتے ہیں کہ وہ اُس آفت کے لیے تیار رہیں جو اُنہیں سخت پریشانی میں مبتلا کرنے والی ہے اور اپنی بوئی گئی فصل کو کاٹنے کی تیاری کریں! اپنے علما اور امرا کا انتقام لینا ہم پر فرض ہے اور اسے ہم کبھی بھی نہیں بھول سکتے چاہے کتنی ہی مدت گزر جائے۔ بہت جلد تم لوگ اپنے کرتوتوں کا تلخ مزہ چکھو گے...... ان شاء اللہ!

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ (الشعراء:۲۲۷)

''ظالم عنقریب جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ الٹتے ہیں''

☆☆☆☆☆

شیخ اسامہ رحمہ اللہ! آپ کی یادیں بسی ہیں دل میں

ایک مرتبہ افغانستان میں شہزادے نے کبار علما کی ایک مجلس میں بتایا: ''سرزمین حجاز کے بیش تر مقدس مقامات، یادگاریں اور مساجد یں ہم بھائیوں نے مل کر بنائیں۔ جب مسجد نبوی کی موجودہ تعمیر کا منصوبہ بنا تو میں نے اصرار کر کے اپنے بھائیوں سے کہا: اس کی نگرانی بہر صورت مجھے دی جائے۔ چنانچہ بھائیوں نے میری زندگی کی عظیم تمنا پوری کرتے ہوئے مجھے جدید تعمیرات کا ڈائریکٹر مقرر کر دیا...... جہاد افغانستان شروع تھا، کچھ وقت جلال آباد کے پہاڑوں میں روسیوں کے خلاف خطِ اول پر گزارتا پھر مسجد نبوی کی یاد ستاتی اور نئی تعمیر کی نگرانی کے لیے مدینہ منورہ پہنچ جاتا''...... اتنا بتا کر شہزادے کی آواز بھر آنے لگی اور آنسور حساروں پر ڈھلکنے لگے۔ شہزادے نے گلوگیر آواز میں کہا: ''اللہ جانتا ہے میں نے کس شوق سے اور کیسے جدید وسائل کو استعمال کر کے مسجد نبوی کی تعمیر کی تھی مگر بالکل اختتامی مراحل میں مجھے ہجرت پر مجبُور کر دیا گیا''۔ شہزادے نے جب نہایت حسرت آمیز لہجے میں کہا تھا: ''امریکی ظالموں نے مجھے میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد میں، جو میں نے خود اپنے ہاتھوں سے تعمیر کی تھی، ایک سجدہ بھی نہ کرنے دیا''...... تو وہ اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا، اس کی ہچکی بندھ گئی...... حاضرین میں کوئی ایسا نہ تھا جو رو نہ رہا ہو...... اس دن شہزادے پر مسجد نبوی کے فراق کا صدمہ اس قدر غالب آیا وہ اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکا اور روتے ہوئے اٹھ کر دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ شیخ عبداللہ عزام رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ علما کی مجلس میں کہا تھا: ''اگر کوئی شخص کہے کہ شہزادہ ولی اللہ نہیں ہے تو پھر اس روئے زمین پر کوئی بھی ولی اللہ نہیں ہے''۔

21 اگست: صوبہ قندوز...... ضلع چہار درہ...... مجاہدین کے حملے...... 15 افغان اہل کار ہلاک...... کئی گاڑیاں بھی تباہ

(آخری قسط)

امرائے جہاد کے نام

شیخ عطیۃ اللہ رحمۃ اللہ علیہ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ مبارک ہے:

''شیطان ابن آدم کو گمراہ کرنے کے لیے مختلف راستوں میں بیٹھا ہوتا ہے، پہلے اسلام کے راستے میں بیٹھتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ کیا تو اسلام قبول کر کے اپنا اور اپنے آباؤ اجداد کا دین ترک کر دے گا وہ اس کی نافرمانی کر کے اسلام قبول کر لیتا ہے۔ تو شیطان ہجرت کے راستے میں آ کر بیٹھ جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ تو ہجرت کر کے اپنے زمین اور آسمان کو چھوڑ کر چلا جائے گا مہاجر کی مثال تو لمبائی میں گھوڑے جیسی ہے وہ پھر اس کی نافرمانی کر کے ہجرت کر جاتا ہے۔ پھر شیطان جہاد کے راستے میں بیٹھ جاتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ اس سے جان و مال دونوں کو خطرہ ہے تو لڑائی میں شرکت کرتا ہے اور مارا جائے گا تیری بیوی سے کوئی اور نکاح کر لے گا اور تیرے مال کا بٹوارہ ہو جائے گا لیکن وہ اس کی نافرمانی کر کے جہاد کے لیے چلا جاتا ہے''۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا:

''جو شخص یہ کام کر کے فوت ہو جائے تو اللہ کے ذمہ حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے اگر وہ شہید ہو جائے یا سمندر میں ڈوب جائے یا جانور سے گر کر فوت ہو جائے تب بھی اللہ کے ذمہ حق ہے کہ اس کو جنت میں داخل کرے''۔ (احمد، نسائی)

اس کا سبب جیسے میں نے پہلے بیان کیا تفقہ فی الدین کی قلت ہے، چنانچہ علاج بھی تفقہ الدین، صحیح اسلامی علوم کے حصول اور تربیت اور تزکیہ نفس کا اہتمام ہے، اس کے ساتھ ایسے امین و صالح، اہلِ ورع امرا کا تقرر جو معتدل مزاج و اخلاق کے حامل ہوں، صبر و درگزر اور قربانی کے ایسے پیکر کہ خالصتاً اللہ کی رضا کے لیے سب کچھ قربان کریں اور کسی اور سے کسی جزا یا بدلے کے طلب گار نہ ہوں، اپنے لوگوں کے ساتھ شفقت کا معاملہ رکھنے والے جو مخلوق پر اس لیے رحم کرتے ہیں کہ الرحمٰن ان پر رحم فرمائے گا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ O قُلْ أَتُعَلِّمُونَ اللَّهَ بِدِينِكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ O يَمُنُّونَ عَلَيْكَ أَنْ أَسْلَمُوا قُل لَّا تَمُنُّوا عَلَيَّ إِسْلَامَكُم بَلِ اللَّهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ أَنْ هَدَاكُمْ لِلْإِيمَانِ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ O إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (الحجرات: ۱۵۔۱۸)

''مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک میں نہ پڑے اور اللہ کی راہ میں مال اور جان سے لڑے یہی لوگ (ایمان کے) سچے ہیں۔ ان سے کہو کیا تم اللہ کو اپنی دین داری جتلاتے ہو؟ اور اللہ تو آسمانوں اور زمین کی سب چیزوں سے واقف ہے اور اللہ ہر شے کو جانتا ہے۔ یہ لوگ تم پر احسان رکھتے ہیں کہ مسلمان ہو گئے ہیں، کہہ دو کہ اپنے مسلمان ہونے کا مجھ پر احسان نہ رکھو بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کا راستہ دکھایا بشرطیکہ تم سچے (مسلمان) ہو۔ بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اسے دیکھتا ہے''۔

ان آیاتِ کریمہ میں اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والوں کے لیے اس صفت کو مختص فرمایا ہے کہ وہ ایمان لا کر اس کے بارے میں کسی شک میں نہیں پڑتے اور اپنے اموال اور جانوں کی قربانی سے اللہ وحدہ لاشریک کے راستے میں جہاد کرتے ہیں۔ پھر اعراب کے اس گروہ کو مخاطب کر کے تنبیہ و سرزنش فرمائی ہے جو ایمان کے دعوے دار تھے اور ایمان لا کر جتلا رہے تھے جب کہ مندرجہ بالا ایمانی صفات سے متصف بھی نہیں تھے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اہلِ ایمان کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان جتلانے پر ان کی سرزنش فرمائی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا کہ انہیں کہیں کہ اپنے اسلام کا احسان نہ جتلائیں اور انہیں خبردار کریں کہ ہدایت کامل جانا صرف اللہ وحدہ لاشریک کا فضل و احسان ہے۔ سچے اہلِ ایمان کی صفات بیان کرنے کے بعد ایمان کے دعوے اور اس پر گھمنڈ کے عیب پر سرزنش فرمانا، اہلِ ایمان کو اس بیماری کے خطرے سے خبردار کرنا ہے۔ (واللہ اعلم)......اسی طرح مجاہدین کی قیادت کو چاہیے کہ وہ قول و فعل کے تمام دستیاب شرعی وسائل کو استعمال کرتے ہوئے مجاہدین کی صفوں کو مضبوط کرنے اور ان کے مابین محبت و عاطفت کو بڑھانے کے لیے بھرپور محنت کریں۔ مجاہدین کے باہمی تعلّق کو ایسا بنا دیں جیسا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مسلمان آپس میں پیار و محبت، رحم و شفقت اور مہربانی برتنے میں ایک جسم کی مثال رکھتے ہیں کہ جسم کا ایک عضو بیمار پڑ جائے تو سارا جسم اضطراب اور بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے''۔ (بخاری و مسلم)

21 اگست: صوبہ زابل............صدر مقام قلات............مجاہدین کے ساتھ جھڑپ............5 فوجی ہلاک اور کئی زخمی

اسی طرح اللہ سبحانہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَأَنَّهُم بُنيَانٌ مَّرْصُوصٌ (الصف: ۴)

''اللہ محبت کرتا ہے ان لوگوں کو جولڑتے ہیں اس کی راہ میں قطار باندھ کر گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں''۔

یہ بات اللہ سبحانہ تعالیٰ کو محبوب اور اس کی رضا کا باعث ہے اور اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اس کا حکم فرمایا ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ اس کے حصول کے لیے بھرپور کوشش کریں۔اس کی عملی شکل یہ ہے کہ اہلِ ایمان کے درمیان محبت کو بڑھانے والے اسباب کی بھرپور ترویج کی جائے اور اس کے برعکس باہم اختلاف، دوری و رنجش یا بغض و عداوت پیدا کرنے والے امور کا تدارک کیا جائے۔شریعتِ مطہرہ نے بہت تفصیل کے ساتھ باہم محبت کے اسباب، ان کے فضائل اور آپس میں دوری و رنجش اور بغض و عداوت کے اسباب کے خطرات کو بیان کیا ہے...... یہ پاکیزہ ربانی شریعتِ اسلامیہ کے محاسن میں سے ہے۔اس کی تفصیل بہت طویل ہے،اس کے لیے سلوک و اخلاق اور فضائل پر اہلِ علم کی کتب، کتبِ احادیث اور ان کی شروحات کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بدگمانی سے اپنے آپ کو بچاؤ کہ بدگمانی بڑی جھوٹی بات ہے اور دوسرے کے عیوب کی تلاش میں نہ رہا کرو اور جاسوسی نہ کیا کرو اور نہ دوسروں سے بڑھنے چڑھنے کی ہوس کیا کرو۔نہ باہم حسد کیا کرو، نہ بغض رکھا کرو، نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیر کر چلو، بلکہ سب ایک اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بنے رہو جیسا کہ اس نے حکم فرمایا ہے، ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے، نہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑے، نہ اس کو حقیر سمجھے۔پھر سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرماتے تھے:تقویٰ اس جگہ ہے،تقویٰ اس جگہ ہے...... برائی کے لیے انسان کو اتنا ہی کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے،مسلمان کا سب کا سب دوسرے مسلمان پر حرام ہے،خون ہو یا آبرو یا مال''۔(مالک، بخاری،مسلم ابوداود، ترمذی)۔

حاصلِ کلام یہ ہے کہ یہ ان اہم ترین امور میں سے ایک ہے جس کا مجاہدین کی قیادت کو بہت زیادہ اہتمام کرنا چاہیے۔میرے خیال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اگر میں یہاں اس حوالے سے مجاہدین میں پائی جانے والی چند خطاؤں کا تذکرہ کردوں جن کا میں نے خود مشاہدہ کیا، تاکہ تنبیہ کا صحیح حق ادا ہوجائے اور ہمارے عمل میں بہتری آجائے کیوں کہ علم تو عمل کی خاطر ہی حاصل کیا جاتا ہے۔

بعض امرا اپنے ماتحتوں یا ساتھیوں کو دوسرے امرا یا مجاہدین کا مذاق اڑاتے ہوئے دیکھتے ہیں لیکن انہیں منع نہیں کرتے بلکہ کئی دفعہ دوسرے امیر سے کسی رنجش یا اس سے مسابقت کی خاطر اپنے ساتھیوں کو اور تھپکی دے دیتے ہیں۔یہ انسان کی ایسی بیماری ہے کہ اس کا علاج اس کا اپنا نفس ہی کرسکتا ہے۔بڑے امرا کو چاہیے کہ اس معاملے میں اپنے نائبین اور ساتھیوں کی نگرانی کریں اور ان کے علاج و اصلاح اور تادیب کا انتظام کریں۔امیر کے لیے واجب ہے کہ جب وہ اپنے ساتھیوں میں سے کسی کو دوسرے مجاہدین یا امرا کے بارے میں بات کرتے ہوئے سنے تو فوراً اس کو منع کرے، ساتھیوں کو غیبت، چغلی یا کسی مسلمان کی آبرو پر انگلی اٹھانے سمیت زبان کی تمام آفات اور ان کے مضرات سے خبردار کرے اور کوئی امیر اس وقت تک یہ کام نہیں کرسکتا جب تک اسے دین میں تفقہ حاصل نہ ہو اور وہ عارف باللہ، متقی اور مخلص نہ ہو۔

مجاہدین کے مجموعات اور گروپوں میں یہ مرض بہت کثرت سے پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے مجموعے، امرا اور کارروائیوں کی مدح میں مصروف رہتے ہیں اور اس پر فخر کرتے رہتے ہیں اور دوسرے گروپوں پر یوں طعن کرتے ہیں: وہ تو بالکل فارغ ہیں، ان کے پاس کوئی کام نہیں ہے اور ہم بہت مصروف ہیں اور ہم نے فلاں فلاں بڑی کارروائیاں کی ہیں۔یہ رویہ بہت سی قلبی بیماریوں کی گواہی دیتا ہے۔اللہ سبحانہ تعالیٰ ہمیں سلامتی و عافیت عطا کرے، ذمہ داران کو چاہیے کہ وہ تواضع، اخلاص اور سوئے خاتمہ کے خوف جیسے اخلاق کی تعلیم وتذکیر کے ذریعے اپنے ساتھیوں کی اصلاح کی کوشش کریں۔حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔

بدگمانی، آپ اندازہ نہیں کرسکتے کہ یہ مرض مجاہدین کے مابین کس قدر کثرت سے پایا جاتا ہے۔ایک دوسرے کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلانا اور تہمت لگانا، فلاں یہ کرنا چاہتا ہے، فلاں نے یہ کام دنیاوی شہرت، غلبے یا جاہ کے لیے کیا ہے یا کوئی کسی پر الزام لگاتا ہے کہ وہ ایجنسی کا ایجنٹ ہے وغیرہ وغیرہ...... یہ بہت خطرناک روش ہے۔امرا کو چاہیے کہ اپنے مسلمان بھائیوں کے بارے میں حسنِ ظن رکھنے کے معاملے میں اپنے ساتھیوں کے لیے نمونہ بنیں اور اپنے ماتحت لوگوں کو اس عالی اسلامی اخلاق کی تعلیم دیں۔

ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں اور آپ کو ایمانِ کامل اور عملِ صالح کی توفیق عطا فرمائے۔ہماری ہجرت و جہاد کی حفاظت فرمائے اور اپنے فضل و کرم اور احسان سے انہیں تکمیل تک پہنچائے۔بے شک وہ فضل و کرم کرنے والا ولی ہے جس کے سوا کوئی الٰہ اور رب نہیں ہے۔

والحمد لله رب العالمين ، وصلى الله على محمدٍ وآله وصحبه أجمعين.

والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته

ذو الحجة ۱۴۳۱ هـ

☆☆☆☆☆

21 اگست: صوبہ غور.................ضلع شین کوٹ.................مجاہدین اور افغان فوجیوں کے درمیان شدید جھڑپ.................20 افغان اہل کار ہلاک اور کئی زخمی

ناکام فوجی کارروائیوں کی فہرست طویل ہورہی ہے!

کاشف علی الخیری

ایک اور ناکام فوجی کارروائی:

مجاہدین کے خلاف پاکستانی فوج کا آپریشن بُری طرح ناکام ہو چکا ہے...... البتہ اخباری صفحات کو کالا کرنے والے 'قلم دان' اور ٹی وی سکرینوں پر براجمان دانش فروش' آئی ایس پی آر کی پریس ریلیزوں کے بل بوتے پر عامۃ المسلمین کو گمراہ کرنے میں مصروف ہیں......یہی وہ ضمیر فروش اور ''بوٹوں'' کی وکالت کرنے والے تھے جو ۱۷ دسمبر ۱۹۷۱ء کے دن بھی اخبارات کی ایسی سرخیاں تخلیق کرتے تھے، War Till Voctory, Yayha's Pledge (روزنامہ ڈان، ۱۷ دسمبر ۱۹۷۱ء)......جب کہ ۱۶ دسمبر کا سورج پاکستانی فوج کی ذلت آمیز شکست ورسوائی کے مناظر کا مشاہدہ پلٹن کے میدان میں کر کے ڈوبا تھا!...... ۴۳ سال پہلے 'انٹر پاس' جرنیلوں کی جو حکمت عملی تھی بعینہٖ وہی حکمت عملی آج بھی اپنائی گئی ہے اور صحافتی بزرجمہروں نے ''خاکی پکوان'' کی چاہ میں جھوٹ کا جو کاروبار اُس وقت شروع کیا تھا آج بھی ویسا ہی ''بازار کذب'' سجائے بیٹھے ہیں ......اور ارض بنگال جیسی ہی ناکام و نامراد فوجی کارروائی شمالی وزیرستان میں جاری ہے جسے ''نتیجہ خیز'' ثابت کرتے ہوئے جی ایچ کیو کے وظیفہ خوار' لوچ دار گفتگوؤں سے اپنی روزی ''حلال'' کر رہے ہیں......

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اپنے دشمنوں کی تمام تر تگ ودو کو' بیت العنکبوت' (مکڑی کے جالے) سے تشبیہ دی ہے! ایمانی کیفیات سے سرشار اور علوم نبوی کے حامل ایک صاحب قلم نے کس خوب صورت انداز میں ''بیت العنکبوت'' کے ''اوھن البیوت'' ہونے کی تشریح کی ہے......''مکڑی کا جالا بظاہر اتنا پیچیدہ ہوتا ہے کہ دیکھنے والا اس کی تاروں کی باریکی میں الجھے تو الجھتا ہی چلا جاتا ہے......تاہم اس کی کی حقیقت صرف اتنی سی ہے کہ کسی کمزور کی ایک پھونک ہی اس کو فنا کر دینے کے لیے کافی ہوتی ہے''۔ سادہ اور بے تکلف الفاظ دشمنان دین کے مکر وفریب، دروغ گوئی، کذب اور دھوکے پر مبنی ''میڈیا وار'' کی قلعی کھول رہے ہیں......!!!

تھوڑے میں بھی برکت!

یہ اللہ ذوالجلال والاکرام کا فضل و احسان ہی ہے کہ جو اپنے کمزور بندوں کی قدم قدم پر نصرت فرماتا ہے اور اُن کی استقامت وثبات کو شرفِ قبولیت بخش کر اُنہیں سکون وسکینت سے نوازتا ہے......نامساعد حالات میں کی گئی نامکمل کوششوں اور جُہد میں بھی ایسی برکت عطا فرماتا ہے کہ جس کی بدولت اعدائے اسلام کی ہفتوں اور مہینوں کی محنت چندلمحوں میں اکارت چلی جاتی ہے اور اُن کے دھوکے، مکاری، جعل اور تزویر کی بظاہر بلند و بالا اور مضبوط لیکن حقیقتاً انتہا درجے کی بُودی اور کمزور عمارتیں اُنہیں کے سروں پر ڈھے جاتی ہیں!

۲۰ ستمبر کو تحریک طالبان پاکستان ایک خبر جاری کی جس کے مطابق سرزمین افغانستان سے تعلّق رکھنے والے مجاہد کمان دان محمد حسن' شمالی وزیرستان کے مقام بویا میں پاکستانی فوج کے ساتھ جھڑپ میں شہید ہوگئے ہیں۔اس جھڑپ میں صرف کمان دان محمد حسن شہید کے ہاتھوں ۱۰ پاکستانی جہنّم واصل ہوئے......تحریک کے مرکزی ترجمان نے شہید محمد حسن رحمہ اللہ کی شہادت سے متعلّق بیان میں کہا:

> ''کمانڈر حسن کچھ عرصہ قبل افغانستان کی جیل سے رہائی پا کر دوبارہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پاکستان میں جہادی سرگرمیوں میں مصروف تھے۔ بویا میں پاکستانی فوج پر یہ حملہ میں فوج کو بھاری جانی اور مالی نقصان پہنچایا گیا۔ دس سے زائد مورچے فتح کر کے ان میں موجود ساز وسامان کو مالِ غنیمت بنا لیا گیا۔ پاکستان کی فوج اور حکومت نے کفار کی ایما پر شمالی وزیرستان میں جس آپریشن ضرب عضب کا اعلان کیا تھا وہ مکمل طور پر ناکامی کا شکار ہو چکا ہے۔فوج کا تعلقات عامہ کا شعبہ آئی ایس پی آر پاکستانی میڈیا کے ساتھ مل کر متعدد جھوٹے دعووں کے ذریعے پاکستانی عوام کو گمراہ کرنے میں مصروف ہے۔ ۹۰۰ مجاہدین کی شہادت، ان کے کمانڈ اینڈ کنٹرول نظام کی مکمل تباہی، شمالی وزیرستان کے اکثر علاقے کلیئر کرنے، ملالہ حملے کے ذمہ داروں کی گرفتاری، کراچی سمیت مختلف مقامات پر پولیس اور رینجرز کے ساتھ مقابلے میں تحریک طالبان کے ساتھیوں کی شہادت جیسے بیانات کو مسترد کرتے ہیں۔ پاکستانی فوج نے اب تک بے دریغ بم باری میں عورتوں اور بچوں سمیت سیکڑوں عام قبائلی مسلمانوں کو بے دردی سے شہید کیا ہے۔مجاہدین کی تمام سینٹرل کمانڈز مکمل طور پر محفوظ اور فعال ہے اور وہ پاکستانی فوج کے اہم اہداف کو نہایت کامیابی سے نشانہ بنانے میں مصروف ہیں۔ چند دن قبل ایک کارروائی میں شوال کے علاقے میں ایک جیٹ طیارے کو اینٹی ایئر کرافٹ میزائل کے ذریعے کامیابی سے نشانہ بنانے کا دعوی کیا''۔

21اگست: صوبہ ننگر ہار..................ضلع خوگیانی..................مجاہدین نے ایک امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا

اس کے ساتھ ہی چند تصاویر بھی جاری کی گئیں جن میں امیرِ تحریک طالبان پاکستان محترم ملا فضل اللہ حفظہ اللہ' کمان دان محمد حسن شہید رحمہ اللہ کے نمازِ جنازہ کی امامت کروا رہے ہیں اور اُن کی اقتدا میں تحریک طالبان حلقہ محسود کے امیر خالد محسود حفظہ اللہ المعروف کمان دان سجنا سمیت تحریک کی تمام قیادت شہید کی نماز جنازہ ادا کر رہی ہے!

چند قابل توجہ پہلو!

یہ خبر بظاہر تو ایک چھوٹی اور ''غیر اہم'' خبر ہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے ان پیارے بندوں کے ''چھوٹے'' اور ''غیر اہم'' کاموں میں بھی ایسی تاثیر رکھی ہے کہ وہ کفر کی چاکری کرنے والوں کے تمام تر منصوبے اور دجل و فریب کی تمام تدابیر کو خاک میں ملا کر ''اللہ کی تدبیر'' کو غالب کر دیتے ہیں! اس چند سطری خبر اور چند تصاویر پر غور کریں تو بہت سی پرتیں کھلتی چلی جاتی ہیں، ٹاک شوز میں مجاہدین کے خلاف آپے سے باہر ہوتے اینکرز اور ''مہمان حضرات'' کے دلائل، کالم نگاروں اور تجزیہ نگاروں کی کٹھ حجتیاں اور آئی ایس پی آر کی ''پریس ریلیزیاں''......سب کچھ سراب ہوتا، شیطانی خواب کی مانند بے وقعت بنتا اور مثلِ عذاب ان سفہا کے سروں پر برستا دکھائی دیتا ہے!

سب سے پہلی بات تو یہ کہ کمان دان محمد حسن شہید رحمہ اللہ کا تعلّق افغانستان کے دارالحکومت کابل سے تھا، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ وہ امارت اسلامیہ افغانستان ہی کی ''حدود'' میں رہتے! وہ تحریک طالبان پاکستان کی صفوں میں شامل ہو کر پاکستانی فوج کے ساتھ جنگ آزمائی میں کیوں اترے؟ جواب انتہائی سادہ اور دوٹوک ہے! کہ تحریک طالبان پاکستان' امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کے دستوں میں سے ہی ایک دستہ اور اُن کے لشکروں میں سے ہی ایک لشکر ہے......یہی وجہ ہے کہ شہید محمد حسن رحمہ اللہ کا جنازہ بھی اس لشکر کے سالار ملا فضل اللہ حفظہ اللہ کی اقتدا میں ادا کیا گیا۔

دوسری بات یہ کہ پاکستانی ذرائع ابلاغ اور ایجنسیوں کے تنخواہ دار صحافی تو ایک عرصہ سے حلقہ محسود کے طالبان کو تحریک طالبان پاکستان سے باغی گروہ گردانتے اور منوانے میں جُتے ہوئے تھے اور کمان دان سجنا حفظہ اللہ کو مرکزی قیادت کا باغی قرار دینے میں دور ونزدیک کی ہر کوڑی بلکہ 'گوڑا'' تک اٹھا کہ اپنے سروں کا تاج بنائے پھرتے تھے......یہ کیا ہوا کہ امیر فضل اللہ حفظہ اللہ کے ساتھ کمان دان سجنا حفظہ اللہ نا صرف گھل مل رہے ہیں بلکہ اُن کی امامت میں ایک شہید کی نماز جنازہ بھی ادا کر رہے ہیں! مطلب واضح ہے کہ انسانی اجتماعیتوں میں اختلافِ رائے سے مفر نہیں نا ہی فطرت کے مطابق! لہٰذا مجاہدین کے مابین بھی مختلف امور پر باہمی اختلاف رونما ہو جائیں تو کچھ اچنبھے کی بات نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے ان بندوں پر ایسا فضل اور ایسی رحمت فرمائی ہے اور انہیں ایسی بیدار مغز قیادت سے نوازا ہے کہ یہ باہمی اختلافات آپس میں مل بیٹھ کر خوش اسلوبی سے طے کرتے ہیں، آپس میں شیر و شکر ہوتے ہیں اور اللہ کے دشمنوں سے جہاد کے لیے ایک ہی جھنڈے تلے متحد و منظّم رہتے ہیں! انہیں کسی فتنہ پرداز کی کوئی پرواہ ہے نا ہی اختلافات کو آگ کی مانند پھیلانے والے خفیہ ایجنسی کے ایجنٹوں کو یہ گھاس ڈالتے ہیں! خبیث الفطرت لوگ اپنے شیطانی منصوبوں میں مگن رہیں اور مجاہدین اسلام کی رحمانی منصوبوں کی تکمیل میں مصروفیت اُنہیں اتنی فرصت اور مہلت ہی نہیں دیتی کہ وہ ان کے لایعنی تجزیوں، بے سروپا دعووں اور بے ہنگم گفتگوؤں پر توجہ دے پائیں!

تیسرا پہلو اس معاملہ کا یہ ہے کہ شہید محمد حسن رحمہ اللہ چونکہ بویا کے علاقے میں شہادت کے منصب پر فائز ہوئے لہٰذا اُن کی نماز جنازہ بھی وہیں ادا کی گئی......اس سے پاکستانی فوج کے اس دعوے کا بھی ابطال ہوتا ہے کہ ''تحریک طالبان پاکستان کی قیادت افغانستان میں بیٹھ کر در اندازی کرتی ہے''......حقیقت یہ ہے کہ تحریک کی قیادت سے لے کر عام مجاہد تک' جب اور جس وقت ضرورت ہوتی ہے ''ڈیورنڈ لائن'' کے آر پار اپنی آمدورفت جاری وساری رکھتے ہیں......یہ ''ڈیورنڈ لائن'' تو ویسے بھی مجاہدین کے پیروں تلے اس قدر پائمال ہو چکی ہے کہ اس کا عملی وجود بالکل ہی مٹی میں مل چکا ہے! امیر فضل اللہ حفظہ اللہ' پاکستانی فوج کے خلاف مجاہدین کی قیادت بھی کر رہے ہیں اور اُن کی صفوں کو ترتیب دینے، مضبوط کرنے اور مجاہدین کے مابین باہمی تعلقات کو قوی تر کرنے میں بھی مصروف رہتے ہیں!

مجاہدین کی عملیات:

مجاہدین کے ذرائع سے شمالی وزیرستان میں پاکستان فوج کی بننے والی درگت کی خبریں تواتر سے آ رہی ہے (الحمدللہ)...... ۲۱ ستمبر کو شمالی وزیرستان میں مجاہدین کے مختلف کارروائیوں میں دو گن شپ ہیلی کاپٹر مجاہدین نے مار گرائے، جن میں موجود پائلٹ جہنّم واصل ہوئے۔ اس کے علاوہ مجاہدین نے کئی چیک پوسٹوں پر قبضہ کر لیا اور ناپاک فوج کو بھاری مالی و جانی پہنچایا ہے۔ ۱۹ ستمبر کو بویا میں مجاہدین اور پاکستانی فوج کے مابین ہونے والی جھڑپوں میں ۲۵ پاکستانی فوجی ہلاک ہوئے۔ اسی طرح ۱۷ ستمبر کو مجاہدین نے میر علی کے علاقے میں ریموٹ کنٹرول بم حملے کے ذریعے فوجیوں سے بھرے ٹرک کو تباہ کر دیا۔ ٹرک میں موجود تمام فوجی ہلاک ہو گئے۔ ۹ ستمبر کو میران شاہ میں فوجی قافلے پر حملے میں ۹ فوجی ہلاک ہوئے۔ ۴ ستمبر کو ڈانڈے درپہ خیل میں مجاہدین کے حملے میں ۱۴ فوجی اہل کار مارے گئے۔ ۳۰ اگست کو غلام خان روڈ پر بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں ایک فوجی گاڑی تباہ ہو گئی اور اس میں موجود تمام فوجی ہلاک ہوئے۔

صلیبی "چونا" لگ رہا ہے!

کفر کے آقا اس قدر کائیاں ہیں کہ اپنے غلاموں کو خدمات کے عوض کو معاوضہ بھی ادا کرتے ہیں وہ بھی مختلف حیلے بہانے سے اُن سے واپس بٹور لیتے ہیں اور یہ بے چارے غلامانِ صلیب'' نہ گھر کے نہ گھاٹ کے!''......یہ کولیشن سپورٹ فنڈ کے حصول

22 اگست: صوبہ زابل......ضلع نوبہار......مجاہدین اور افغان فوجیوں کے درمیان شدید لڑائی......اہم کمانڈروں سمیت 15 فوجی ہلاک......8 گاڑیاں اور 14 ٹینک تباہ

کے لیے مسلمانوں پر بے دریغ بم باریاں کرتے ہیں اور اپنی قبروں کو جہنّم کے گڑھوں میں بدلتے ہیں لیکن کولیشن سپورٹ فنڈ وصول ہوتے ہی دوبارہ سے صلیبی آقاؤں کی جیبوں میں چلا جاتا ہے......ان صلیبی ہرکاروں کے پاس نہ دنیا بچتی ہے نا ہی آخرت کی کوئی امید!

۲۸ اگست کو کولیشن سپورٹ فنڈ کی مد میں ۳۷ کروڑ ڈالر پاکستان کو موصول ہوئے۔ ۲۰ ستمبر ۲۰۱۴ء کو امریکی محکمہ خارجہ نے ۲۰ ارب ۳۲ کروڑ روپے کی بارودی سرنگوں سے بچاؤ کی ۱۶۰ بکتر بند گاڑیاں پاکستان کو فروخت کرنے کی منظوری دے دی۔ امریکی دفاعی سلامتی تعاون کے ادارے (ڈیفنس سیکورٹی کارپوریشن ایجنسی) Mine Resistant Ambush Protected(MRAP) کہلانے والی یہ بکتر بند گاڑیاں بارودی سرنگوں کے خلاف تحفظ فراہم کرنے کے لیے خصوصی طور پر تیار کی گئی ہیں جن پر بارودی سرنگیں اثر نہیں کرتیں۔ان گاڑیوں کو مائن ریزسٹنٹ، ایمبش پروٹیکٹڈ ٹرک (ایم آر اے پی) یعنی بارودی سرنگوں اور گھات لگا کر حملوں سے محفوظ رہنے والے ٹرک کہا جاتا ہے۔

یاد رہے کہ افغانستان میں مجاہدین ''پریشر ککر'' بموں کے ذریعے اِنھی بکتر بند گاڑیوں کے حصّے بخرے کر چکے ہیں! اللہ تبارک وتعالیٰ نے امریکہ سمیت تمام صلیبی دنیا کی ٹیکنالوجی کا مرگھٹ افغانستان کے پہاڑوں اور وادیوں کو بنایا ہے...... یہ بکتر بند گاڑیاں بھی ''ٹیکنالوجی کے قبرستان'' میں دفنائی جا چکی ہے......اب صلیبی آقاؤں نے غلاموں کو عطا کیے گئے ۳۷ کروڑ ڈالر میں سے سوا ۲۰ کروڑ ڈالر سے زیادہ تو ''برابر'' کر لیے ہیں! لیکن بدلے میں اِنہیں وہی ''سودا'' تھما دیا ہے جو اس سے پہلے افغانستان میں ''دکان اپنی بڑھا چکا ہے''!!!

ہفتوں کی بات مہینوں تک......آگے آگے دیکھئے!

وسط جون میں جب شمالی وزیرستان آپریشن کا اعلان کیا گیا تھا تو اس کی تکمیل کے لیے دو سے چار ہفتوں تک کا 'ٹائم فریم' دیا گیا تھا......تادم تحریر اس آپریشن کو شروع ہوئے ساڑھے تین ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے اور اب آئی ایس پی آر کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ ''آپریشن کے اختتام کا کوئی ٹائم فریم نہیں دے سکتے''......جب کہ جرنیلوں کے اپنے دعووں کے مطابق ابتدائی چار ہفتوں میں شمالی وزیرستان کا ۸۰ فی صد علاقہ ''کلیئر'' کروایا جا چکا تھا......اب اِنھی کے دعووں کے مطابق تو صرف ۲۰ فی صد علاقہ بلکہ بعض ''مصدقہ ذرائع کے مطابق ۴ سے ۵ فی صد علاقہ ''شدت پسندوں'' سے واگزار کروانا باقی ہے...... مطلب اس ساری جمع تفریق کا یہ ہوا کہ ''۸۰ فی صد تو کلیئر ہو گیا چار ہفتوں میں''......باقی رہا ۲۰ فی صد تو اس میں سے ۱۵ فی صد مزید ''کلیئر'' ہو گیا......اب دو اڑھائی ماہ سے ''۵ فی صدی'' علاقہ ہے کہ ''کلیئر'' ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا! ایسی ''کارگزاری'' قطعی طور پر باعث حیرت نہیں رہے گی اگر ذہنوں میں اس فوج کی ۶۷ سالہ ''جنگی کامیابیاں'' اور ''عظیم فتوحات'' تازہ رہیں! ان شاء اللہ ''۵ فی صدی'' علاقہ ہی اس فوجی جنتا کے لیے گلے کی ہڈی بنا رہے گا......

صلیبی غلام' آقائوں کے قدموں میں!

۱۸ اگست کو افغانستان میں ایساف افواج کے سربراہ جنرل ڈنفورڈ نے راول پنڈی میں آرمی چیف راحیل سے ملاقات کی۔اصل میں یہ ڈنفورڈ کی 'الوداعی' ملاقات تھی کہ وہ افغانستان میں ایساف فورسز کی کمان نئے آنے والے جنرل کے سپرد کرنے والا تھا۔گویا صلیبی جنگ میں صلیبی افواج کا رخصت ہونے والا کمانڈر اپنے صف اول کے اتحادی کو آخری احکامات دیتا ہوا گیا کہ نئے کمانڈر کی کسی قسم کی حکم عدولی نہ کی جائے اور آقا کی جانب سے نئے سردار کی غلامی میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی جائے! اس ملاقات کو ایک ماہ بھی نہیں گزرا تھا کہ 'نیا سردار' بھی اپنے غلاموں کی کارکردگی جانچنے آ پہنچا۔ ۱۵ ستمبر کو نئے ایساف کمانڈر جنرل جون کیمبل نے راول پنڈی میں راحیل سے ملاقات کی اور ''ضرب کذب'' کی ''کامیابی'' پر پاکستان فوج کی صلیبی خدمات کو سراہا......نئے سردار کی آمد سے پہلے غلاموں کو ''تیاری حالت'' میں رکھنے کے لیے امریکی سفیر رچرڈ اولسن نے ۱۲ ستمبر کو جی ایچ کیو میں راحیل سے ملاقات کی اور ''امریکہ پاکستان دفاعی امور'' پر ''تبادلہ خیال'' کیا!

صلیبی افواج اور حکومتی اہل کار صرف 'میل ملاپ' ہی تک محدود نہیں رہتے بلکہ عملی طور پر ''ضرب کذب'' میں پوری طرح شریک ہیں......اس شراکت عملی کی ایک مثال ڈرون حملے ہیں! ۱۴ ستمبر کو شمالی وزیرستان کی سرحد سے متصل افغان علاقے گومل میں امریکی ڈرون حملے میں ۷ مجاہدین شہید ہوئے۔امریکی جاسوس طیاروں نے ایک مکان پر ۲ میزائل داغے۔شہید ہونے والے مجاہدین کا تعلّق جماعۃ القاعدۃ الجہاد برصغیر سے تھا۔اسی طرح ۲۴ ستمبر کو شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں لواڑہ منڈی کے علاقے میں ایک مکان اور گاڑی پر امریکی جاسوس طیاروں سے ۴ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۱۱ افراد شہید ہوئے۔ ۲۸ ستمبر کو جنوبی وزیرستان میں وانا کے علاقہ کڑی کوٹ میں ایک گاڑی پر امریکی جاسوس طیاروں سے میزائل داغے گئے جس کے نتیجے میں ۴ افراد شہید اور ۲ زخمی ہوئے۔

مجاہدین کی صلاحیت کا یہ کیسا "اختتام" ہے؟

۱۶ ستمبر ۲۰۱۴ء کے اخبارات میں ڈی جی آئی ایس پی آر کی تفصیلی پریس کانفرنس جلی سرخیوں کے طور پر شائع کی گئی......اس پریس کانفرنس میں عاصم باجوہ نے فوجی 'عادتِ بد' اور فطرت خبیثہ کے عین مطابق وہی گھسی پٹی باتیں اور دعوے کیے جو اِن متکبرین کو صرف اور صرف ٹھنڈے کمروں میں کیمروں کی چکا چوند کے سامنے بیٹھ کر ہی یاد آتے ہیں، وگرنہ جس وقت یہ جرنیل ان دعووں کی تکرار میں مصروف ہوتے ہیں عین اسی وقت میدان جنگ میں ان کے سپاہیوں اور افسروں کی حالت ایسی ہوتی ہے کہ اوسان

22 اگست: صوبہ ہلمند......ضلع گریشک......مجاہدین کے رابطہ کار نے پولیس چوکی پر اندھا دھند فائرنگ کر دی......7 پولیس اہل کار ہلاک

سمیت ''بہت کچھ'' خطا کروائے ہوتے ہیں! عاصم باجوہ نے اس پریس کانفرنس میں کہا ''طالبان کے حملوں کی صلاحیت ختم کردی، دوبارہ سراٹھانے کا تاثر غلط ہے۔ شمالی وزیرستان میں آپریشن سے شدت پسندوں کو بڑا دھچکا پہنچا''۔ اس کے جواب میں تفصیل بیان کی جاسکتی ہے لیکن طوالتِ تحریر سے بچنے کے لیے صرف اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ ۱۶ ستمبر سے چند دن پہلے اور اس کے مابعد ہر دن کا اخبار اٹھا کر دیکھ لیجیے کہ طالبان کے حملوں کی صلاحیت کراچی، سرگودھا، پشاور، صوابی، مردان میں کس حد تک ختم ہوئی ہے اور اُنہیں ''دھچکے'' پہنچانے والوں کو خود کیسے 'جھٹکے' ملک بھر میں لگ رہے ہیں!

مجاہدین نے تو شروع دن سے ہی اعلان کیا تھا کہ جنگ کی ابتدا کرنے کا فیصلہ پاکستانی فوج نے کرنا ہے اور اسے اختتامی مراحل تک پہنچانے کا تمام تر ''بندوبست'' مجاہدین کے ہاتھوں قرار پائے گا، ان شاء اللہ! ابھی تو ساڑھے تین ماہ کا عرصہ ہی بیتا ہے، ایک نظر ۲۰۰۱ء کے اواخر میں امریکی ''فتوحات''، صلیبی جشن اور بعد ازاں میدان جنگ کے موجودہ نقشہ پر ڈال لی جائے تو پاکستانی فوج کا ''مستقبل'' پوری طرح سے اس 'آئینہ' میں دیکھا جاسکتا ہے!

ایسا کیوں نہ ہو کہ اس فوج کی پشت پر تمام کفریہ طاقتیں ہیں اور مجاہدین کی نگہداری و پاسبانی کرنے والی صرف ایک ذات ہے! وہ ذات کہ جس کا نہ کوئی شریک ہے نہ کوئی بڑے سے بڑا (اپنے تئیں) ''طرم خان'' بننے والا اُس کے ہم پلہ ہے...... اسی لیے وہ کفار اور اُن کے حواریوں اور کاسہ لیسوں کی ہر سازش اور مکر کو کافور کرنے کے لیے خود ہی کافی ہو جاتا ہے...... نوائے افغان جہاد کی سطور میں مسلسل اس بات پر زور دیا جاتا رہا ہے اور اسے پوری طرح اجاگر کیا گیا ہے کہ کفر کی چاکری کرنے والوں کی ہر طرح کی کوششوں کا منبع و محور کفریہ طاقتوں کی رضا جوئی ہی ہے! اس مقصد کے لیے مقدس ناموں کا چناؤ کرنا اپنے ہی ہاتھوں بدبختی اور شقاوت کی انتہاؤں کو پہنچنے کے مترادف ہے! اس فوجی کارروائی کو روزِ اول سے کفریہ طاقتوں اور اللہ کے باغیوں کی جس طرح عملی مدد حاصل رہی ہے اُس کا جابجا تذکرہ ان سطور میں تسلسل سے ہوتا رہے ہے...... ''عالمی برادری''، یعنی حقیقی الفاظ میں 'طواغیت عالم' کی امیدوں کا مرکز و محور یہ فوجی کارروائی قرار پائی، اور یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں بلکہ ایسی حقیقت ہے جس پر ملمع کاری کے ہزار پردے بھی ڈال دیے جائیں تو بھی یہ کسی طور نظروں سے اوجھل نہیں ہو سکتی!...... سو! اللہ تعالیٰ کا تو یہ فیصلہ ہے کہ طاغوت کی بڑائی کا انکار کرنے والوں نے ہی غالب آنا ہے کیونکہ اُن کا مددگار و مولیٰ رب العالمین ہے...... اور طواغیت کی چوکھٹ کی دربانی کرنے والوں نے خائب و خاسر ہو کر دنیا و آخرت میں ذلتوں کے گھونٹ پینے ہیں کیونکہ اُن کے آقا و مولیٰ شیطان کے حواریوں کا انجام کار یہی ہے!

☆☆☆☆☆

بقیہ: خصائص مومن

بڑی محنت سے مال کماتے ہیں، مشقت سے پھر سال بھر تک حفاظت کرتے ہیں، پھر اس کی زکوٰۃ قاعدہ سے نکالتے ہیں۔

وَيُطِيعُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ

اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مانتے ہیں۔

کہنا ماننے کا مطلب کیا ہے؟ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم معلوم ہو جائے تو خوش دلی سے عمل کرتے ہیں، خوشی خوشی عمل کرتے ہیں، جیسے بچوں کو چھٹی ہوتی ہے تو گھر خوشی خوشی جاتے ہیں ایسے ہی انہیں کوئی حکم معلوم ہو جائے تو خوشی خوشی عمل کرتے ہیں، پھر فرمایا کہ جن لوگوں کی یہ شان اور صفات ہیں ان کے ساتھ معاملہ کیا ہو گا اور انعام کیا ملے گا؟ فرمایا گیا:

أُولَـٰئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ

یہ وہی لوگ ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ جلد رحمت خاصہ فرمائیں گے۔

کیوں؟

إِنَّ اللّٰهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

بلاشبہ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اور حکمت والا ہے۔

جب چاہیں رحمت سے نواز سکتے ہیں، لیکن حکیم بھی ہیں جب مناسب سمجھتے ہیں دیتے ہیں

گڑگڑا کر جو مانگتا ہے جام
اس کو دیتا ہے ساقی گلفام

خلاصۂ کلام:

تو خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت میں مومن کی کچھ صفات اور خصوصیات بیان کی گئی ہیں کہ جن کے ذریعہ سے مسلمانوں کو پہچانا جاسکتا ہے جس طرح پولیس والے کو اس کی وردی سے پہچان لیتے ہو، پوسٹ مین کو اس کی وردی سے پہچان لیتے ہو، ایسے ہی مسلمان کو بھی ایسا ہونا چاہیے کہ اس کو دیکھ کر پہچان لیا جائے کہ یہ مسلمان ہے۔ اس کے تعارف کی ضرورت نہ پڑے اس کی صورت یہی ہے کہ اپنے اندر ان صفات کو پیدا کیا جائے اور ان خصوصیات کو اختیار کیا جائے تو اس کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی عزت و راحت ملے گی اور آخرت میں بھی رحمتِ خاصہ سے نوازا جائے گا...... اب دعا کرلی جائے کہ اللہ تعالیٰ ان سب باتوں کو قبول فرمائے اور ہم سب کو ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور سب کو حسن خاتمہ کی دولت سے مشرف فرمائے، آمین۔

آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

22 اگست: صوبہ لوگر ...... ضلع برکی براک ...... بارودی سرنگ دھماکہ ...... ایک امریکی ٹینک تباہ ...... 3 امریکی فوجی ہلاک

ہمارے اہلِ غزہ کے لیے پیغامِ نصرت

شیخ ابو دجانہ الپاشا حفظہ اللہ

الحمدلله قاهر المتجبرين و ناصر المستضعفين ،والصلاة والسلام على الضحوك القتال ،نبى المرحمة ونبى الملحمة،و علىٰ آله و صحبه ومن تبعهم باحسان الىٰ يوم الدين

اپنی امتِ اسلام کے نام، جوامتِ جہاد واستشہاد ہے، وہ امت جس کو متکبرین کے سامنے جھکانے اور ان کا غلام بنانے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں، جس کو خون کے دریا میں نہلانے اور اس کے بیٹوں کو راحت پسندی کے مفلوج مجسمے بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

ہماری معزز امت!

ہم آپ کو یہ پیغام ایسی حالت میں بھیج رہے ہیں کہ ہمارے دل شام، مصر، عراق، افغانستان و پاکستان، برما و بنگلہ دیش، شیشان و ترکستان اور افریقہ سمیت زمین کے شرق وغرب میں اسلامی ممالک میں ہونے والے مسلمانوں کے قتلِ عام پر شدید آزردہ ہیں۔

ان سب کے ساتھ ایک اور گہرا گھاؤ جو ہمارے اہلِ غزہ پر بربریت ڈھا کر ہمارے دلوں کو لگایا گیا ہے۔ جہاں پہلے یہود اور ان کے مرتد حامیوں نے ہمارے اہلِ غزہ کو جان لیوا محاصرے میں گھیرا اور پھر عورتوں، بچوں، بوڑھوں یا مریضوں کی تمیز کے بغیر ان کا بہیمانہ قتلِ عام کیا۔

غم اور کرب بھرے دل کے ساتھ ہم اپنے اہلِ غزہ پر ڈھائے جانے والے ان جرائم اور قتل وغارت کو دیکھتے رہے جن کو بیان کرنا مشکل ہے اور جن کو دیکھ کر ہر باضمیر انسان کی پیشانی پر پسینہ آجائے۔ جہاں بچوں اور عورتوں، بوڑھوں اور نوجوانوں کو بے دریغ قتل کیا گیا، گھروں کو مکینوں سمیت تباہ کر دیا گیا، مساجد کو مسمار کر دیا گیا کہ جن میں کثرت سے اللہ کا ذکر کیا جاتا تھا۔ اس منظرنامے نے اس امت کی حالتِ زار کا پردہ چاک کر دیا اور ضعف کی اس حد کی بھی نشاندہی کر دی جہاں آج یہ امت پہنچ چکی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اللہ کے دشمن یہود، صلیبیوں اور مرتدین کے جرائم کا حجم بھی سامنے آ گیا اور اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ان کی اصلیت کو ظاہر فرما کر ان کے جھوٹے شعائر کو بھی بے نقاب کر دیا۔

غزہ میں جو کچھ ہوا اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ نجات کا واحد راستہ جس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں وہ صرف دین پر تمسک، مستضعفین کی نصرت اور غاصب دشمن کے مقابلے کے لیے جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ ان جرائم کو جہاد فی سبیل اللہ کے علاوہ کوئی چیز نہیں روک سکتی، مسلمانوں کے مقدسات اور سرزمینیں خالص باشرع جہاد کے بغیر آزاد نہیں کرائی جا سکتیں اور جہاد کو ترک کر کے ہم ذلت ورسوائی کی مزید گہری گھاٹیوں میں گرتے جائیں گے۔ جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

اِذَاتَبَایَعتُم بِالعِینَۃِ وَاَخَذتُم اَذنَابَ البَقَرِ وَرَضِیتُم بِالزَّرعِ وَتَرَکتُم الجِھَادَ سَلَّطَ اللّٰہُ عَلَیکُم ذُلاًّ لاَ یَنزِعُہُ حَتّٰی تَرجَعُو اَلَی دَینَکُم

''جب تم بیع عینہ (سود کی ایک قسم) کو اختیار کرو گے اور گائے بیل کی دُمیں تھام لو گے اور کھیتی سے خوش رہو گے اور جہاد کو چھوڑ دو گے تو اس وقت اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کر دے گا اور تم سے ذلت دور نہ کرے گا یہاں تک کے تم اپنے دین کی طرف پلٹ آؤ''۔

چنانچہ جہاد وقتال فی سبیل اللہ کے علاوہ ہر دعوت فقط دجل اور دین سے انحراف ہے۔ ایسی دعوت شریعت، حالات اور تاریخ سے متصادم اور اس امت اور امت کے ان بیٹوں کے خون کے ساتھ صریح خیانت ہے جو ہر روز بلاحساب بہایا جا رہا ہے۔

بلاشبہ آج ہمیں کفر واسلام اور حق وباطل کے مابین ایسا معرکہ درپیش ہے جس میں احکامِ شریعت میں تحریف یا ان سے چشم پوشی کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

بے شک ہمارے اہلِ غزہ نے جس طرح صہیونی جرائم کے سامنے استقامت دکھائی اور غاصب دشمن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اس کا سامنا کیا یہ مایوسی کے سمندر میں امید کی ایک کرن ہے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ اس مجاہد قوم کا حامی و ناصر ہو جس نے اپنی ثابت قدمی اور استقامت سے سارے مسلمانوں کے لیے لازوال مثالیں قائم کیں اور ان میں سے اکثر کو شدید آزمائش میں سے گزرنا پڑا۔ لیکن وہ سب جو اس تباہی قتل وغارت اور معصوم بچوں، عورتوں اور نوجوانوں کے خون کو دیکھ رہے تھے ان کی نصرت، قربانی اور جہاد کہاں ہے؟؟

اے اہلِ غزہ! اے اہلِ عزت وکرامت!

ہم آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ آپ کے مجاہد بھائی اور مجاہد بیٹے کسی لمحے بھی آپ کو نہیں بھولے۔ ان کا جہاد آپ کی نصرت کے لیے ہے اور ان کی قربانیاں آپ کے دفاع کے لیے ہیں۔ انہوں نے دین کی سربلندی اور کمزور مسلمانوں بالخصوص

22 اگست: صوبہ لغمان............ضلع قرغئی............مجاہدین کا نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ............5 کنٹینرز تباہ اور 3 سیکورٹی اہلکار ہلاک

اپنے محبوب فلسطین کے مسلمانوں کی نصرت کے لیے جہاد شروع کیا تھا۔مجاہدین اوران کی ساری قیادت اسی راستے پر گامزن ہے۔وہ افغانستان و پاکستان،مغرب اسلامی،شام و عراق،یمن ومصر،صومال وشیشان اوراسلامی دنیا کے دیگر محاذوں پر جہاد کررہے ہیں لیکن ان کی نظریں اوران کے دل فلسطین میں ہیں۔ان کی سب سے بڑی تمنا یہی ہے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ انہیں فلسطین میں یہود کے خلاف جہاد کی سعادت سے نوازے۔اس زمانے کے امام الجہاد،شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے سب مجاہدین کی طرف سے ہمارے اہلِ فلسطین کے امن اورعزت کے لیے جہاد کی مشہور قسم کھائی تھی۔

اے امتِ اسلام!

امریکہ اوراس کے صلیبی اتحادیوں اوران کے مرتدین حامیوں کے خلاف جہاد اہلِ غزہ کی نصرت کے لیے اولین واجب ہے۔یہ کفر کے سرپنچ،باطل کے سرغنے اور امت کے دشمن ہیں۔یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ امریکہ ہمارے اہلِ فلسطین کے خلاف صہیونی جرائم کا سب سے بڑا پشتی بان ہے!یہ اتنی واضح بات ہے کہ اس کو ثابت کرنے کے لیے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہے۔مسلمانوں پر مسلط مرتد حکومتیں اوران کے خائن حکمران جو امت کی آزمائش کا سبب ہیں'اس قضیے میں ان کا قبیح کردار ہر کسی نے کھلی آنکھوں دیکھ لیا ہے۔السیسی اوراس کے حلیف آلِ سعود،آلِ نہیان اوراس کے علاوہ دیگر سربراہ اور ان کی حکومتوں کے ارکان اس کی واضح مثالیں ہیں۔یہ سب صرف یہود و نصاریٰ کی حمایت پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ اس سے ایک قدم آگے بڑھ کر اپنی ہی اقوام کے دشمن ہیں اوراپنے معاشرے میں ابھرنے والی ہر خیر کو کچل دیتے ہیں اور ہر غیرت مند'جو ان کی آنکھ میں کھٹکتا ہے'کو قتل کردیتے ہیں۔ان کے جرائم اوران میں سے بالخصوص ارضِ کنانہ پر قابض غاصب اوراس کی فوج کے جرائم،ان حکام اوران کی فوجوں کی اس امت کے ساتھ عداوت اوربغض کو عیاں کرتے ہیں۔انہی کی آشیر باد سے یہودی زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اوراہلِ فلسطین پر دست درازی کرکے جسے چاہتے ہیں اورجیسے چاہتے ہیں قتل کردیتے ہیں۔

اسی طرح یہ حکمران مسلمانوں کا جو مال لوٹ مار،سود،فحاشی اور فساد کے ذریعے غصب کرتے ہیں اسی کو غزہ،مصر،لیبیا،مالی اوردیگر مسلم ملکوں میں اہلِ اسلام کے خلاف جنگ میں استعمال کرتے ہیں۔یہ امت کے لیے ایک واضح معاملہ ہے۔ایسا جرم جس کے تمام شواہد مکمل ہیں۔تمام عالمی کفر اس میں شریک ہے،اکابر مجرمین اس کے سربراہ ہیں اورنام نہاد مسلمان ان کے آلہ کار!!!

اے ساری دنیا کے مسلمان بھائیو!

یقیناً یہ نصرت و جہاد کا وقت ہے۔ہمارے اہلِ غزہ اور باقی ممالک کے مسلمانوں کی نصرت آپ پر واجب ہے۔ان کی رسوائی کے بارے میں آپ کے پاس کوئی عذر نہیں ہے اورانہیں آپ کی نصرت کی شدید حاجت ہے۔

مال،افراد،اسلحے اوردعاوں سے ان کی نصرت کیجیے!اپنی قیمتی جانیں اورخون اللہ کے راستے میں بہا کر ان کی مدد کیجیے!ساری دنیا میں یہود اورامریکہ کے مفادات کو ہدف بنا کر مظلوم مسلمانوں کا ساتھ دیجیے!مرتد حکمرانوں کے خلاف جہاد کرکے مسلمانوں کی نصرت کریں جو ہمارے اہلِ غزہ پر صہیونی مظالم کے حمایتی ہیں،جنہوں نے اہلِ غزہ کا جان لیوا محاصرہ کررکھا ہے کہ جو کوئی یہودی بم باریوں سے بچ جائے وہ بھوک کے ہاتھوں اپنی جان دے دے۔ان سے جہاد کریں جو فساد کی جڑ اور بیماری کی اصل ہیں۔یہ سب سے بڑا شر ہے جس میں امت آج مبتلا ہے۔یہی وہ لوگ ہیں جو شریعت کے نفاذ کو روکتے ہیں اور کفر،فساد اور گمراہی کو تمکین دیتے ہیں۔جو امت سے لڑتے اوراس کے دشمنوں کی مدد کرتے ہیں۔جو مظلوم مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں اورمجاہدین سے برسرِ جنگ ہیں،پاک دامن مسلمان خواتین کی عصمت دری کرتے ہیں اورتوحید کے داعین کو قید کرکے اذیتیں دیتے ہیں۔جو یہود کی حفاظت کرتے ہیں اورمجاہدین کے ان تک پہنچنے کی راہ میں حائل ہیں۔جو کفر کے حمایتی اور دین کے دشمن ہیں۔ہم عالمی کفر کے سرپرست اوراس دور میں شر اورظلم وفساد کے سرچشمے امریکہ کو کمزور کیے بغیر اور یہود کے پہرے دار مرتد حکمرانوں اور ان کی فوجوں سے چھٹکارا حاصل کیے بغیر اہلِ غزہ کی نصرت کا حقیقی راستہ ہرگز نہیں بنا سکتے

اس کے بعد ہم دعوت دیتے ہیں:

کدھر ہیں علمائے ربانی اور داعینِ صادقین؟ کہاں ہے ان کا کردار؟ بلکہ کہاں ہے زبان و بیان کے جہاد میں ان کی شرکت؟ ہم ان کو دعوت دیتے ہیں کہ امت کو جہاد کی تحریض دلانے کا اپنا فریضہ ادا کریں بلکہ قولِ باری تعالیٰ

انفِرُواْ خِفَافاً وَثِقَالاً وَجَاهِدُواْ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ(التوبۃ: ۴۱)

''نکلو ہلکے ہو یا بوجھل اورلڑو اپنے مال سے اور جان سے اللہ کے راستے میں،یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم کو سمجھ ہے''۔

کا جواب دیتے ہوئے اپنی جانوں اور مالوں سے جہاد میں شرکت کریں اورحق سبحانہ تعالیٰ کے اس فرمان پر بھی لبیک کہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَى تِجَارَةٍ تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ○تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ (الصف: ۱۰،۱۱)

''اے ایمان والوکیا میں تمہیں ایسی تجارت نہ بتاوں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچائے۔ایمان لاو اللہ پر اوراس کے رسول پر اورلڑو اللہ کی راہ

22 اگست:صوبہ جوزجان.........ضلع منگاجک.........مجاہدین کا ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر حملہ.........9 فوجی ہلاک اورکئی زخمی

میں اپنے مال سے اور جان سے یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم سمجھ رکھتے ہو"۔

اے اہلِ علم!

آج اللہ کا دین پامال ہے اور اس کی شریعت مفقود اور اہلِ اسلام دنیا بھر میں حملہ آوروں کی یلغار اور مظالم کا شکار ہیں! اس حالت میں آپ کے پاس، اس قتل و غارت کو روکنے، اہلِ اسلام کی عزتِ رفتہ کو بحال کرنے اور اسلامی سرزمینوں کا امن قائم کرنے کے لیے یہود، امریکہ و مغرب اور مرتد حکمرانوں کے خلاف قتال سے پیچھے رہنے کا کیا جواز باقی رہ جاتا ہے؟

اے علمائے امت!

بے شک اسلامی سرزمینیں ظلم کی چکی میں پس رہی ہیں اور اپنے رب کے سامنے باہر کی بجائے اندر کے ظلم اور دشمنوں کی بجائے اپنوں کی زیادتیوں کا شکوہ کر رہی ہیں۔ وہ اپنے رب سے مسلمانوں کی اکثریت اور بالخصوص اس امت کے اہلِ علم کی لاتعلقی اور لاپرواہی کی شکایت کر رہی ہیں۔ لہٰذا آپ اللہ کے دین اور پوری دنیا کے مظلوم مسلمانوں کے بارے میں اللہ سے ڈریے۔

شیر دل مجاہدین و مرابطین!

جو بیت المقدس اور اس کے اطراف میں موجود ہیں۔ اس دور میں طائفہ منصورہ کے سپاہیو! اپنے تمام وسائل اور افرادی قوت کے ساتھ اپنے غزہ کے بھائیوں کی نصرت کرو۔ یہود اور ان کے پہرے دار مرتد حکمرانوں اور ان کی فوجوں کی خبر لو۔ ان طواغیت اور مجرمین کے خلاف قتال پر آپ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ آپ کو آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول مبارک ہو:

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَعَدُوِّهِمْ قَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ إِلَّا مَا أَصَابَهُمْ مِنْ لَأْوَاءَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ كَذَلِكَ ۔قَالُوا :يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَيْنَ هُمْ؟ قَالَ: بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ وَأَكْنَافِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ

"میری امت کا ایک گروہ اللہ تعالیٰ کے حق پر ہمیشہ قائم رہے گا اپنے دشمن پر غالب رہے گا جو کوئی ان کی مخالفت کرے گا تو وہ ان کو کچھ ضرر نہ پہنچا سکے گا اور قیامت تک وہ اسی حالت پر ثابت قدم رہیں گے...... پوچھا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کہاں ہوں گے؟ فرمایا: بیت المقدس اور اکناف بیت المقدس میں"

تمہیں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس دن کی بشارت پر مبارک باد ہو جسے لامحالہ آنا ہے۔ جس دن اللہ سبحانہ تعالیٰ اہلِ ایمان کے سینوں کو ٹھنڈا کرے گا، جس دن شجر و حجر پکاریں گے:

"اے مسلم، اے اللہ کے بندے، یہ میرے پیچھے یہودی ہے، آؤ اسے قتل کرو!"

آخر میں ہم اپنے اہلِ غزہ سے کہتے ہیں! اے اہلِ غزہ! اللہ سبحانہ تعالیٰ آپ کے لیے کافی ہے، جو ہمارا، آپ کا اور تمام مستضعفین کا رب ہے۔ اپنے رب سے ہی مدد طلب کریں اور اسی پر توکل کریں اس کے سوا کسی پر بھروسہ نہ کریں۔ وہ مستضعفین کا مددگار، متکبرین کو ذلیل کرنے والا اور ظالموں پر غلبہ رکھنے والا ہے۔ جس کا فرمان ہے

وَكَانَ حَقّاً عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ

"اور مومنین کی مدد ہم پر لازم ہے"

اپنے جہاد کو اپنی زمین آزاد کرانے اور اپنے رب کی شریعت کے قیام کی خاطر اللہ کے لیے خالص اور فی سبیل اللہ بنائیں۔ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھیں بے شک یہ ہی دین و دنیا میں عافیت کا دروازہ ہے۔ یہی فتح اور غلبے کی راہ ہے۔ دین کا غلبہ اس حق کے سوا کسی چیز سے ممکن نہیں ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا ہے، نہ ہی ظالم روافض، مرتدین و منافقین کی طرف جھکنے سے، نہ ہی امن مذاکرات کے ذریعے، نہ شرعی احکام کی خلاف ورزی سے، نہ شریعت کی حاکمیت میں افراط و تفریط کرنے سے، نہ شرکیہ پارلیمنٹس کے ذریعے، نہ وطنی مفادات کے تحفظ سے اور نہ ہی اس طرح کے دیگر جاہلانہ دعووں سے۔ دین کا غلبہ اور مستضعفین کا تحفظ صرف اور صرف تمام متقاضی آزمائشوں کے ساتھ، شریعت کے احکام کے مطابق شریعت کی حاکمیت کی جدوجہد اور کلمہ توحید پر متحد ہونے سے ہی ممکن ہے۔

اے اہلِ غزہ! آگاہ رہیے! آپ کے مجاہد بھائی آپ کے ساتھ ہیں، جو آپ پر اپنی جانیں فدا کر رہے ہیں اور آپ کی نصرت کے لیے اپنا خون بہا کر اور سر کٹا کر اللہ سبحانہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر رہے ہیں۔

اے دعائیں قبول کرنے والے اور مصیبتیں دور کرنے والے اللہ، ہمارے اہلِ غزہ اور ساری دنیا کے مسلمانوں کی تکلیفیں اور پریشانیاں دور فرما۔

اے اللہ ان کی تکلیف دور فرما، ان کے کمزوروں پر رحم فرما، زخمیوں کو شفاء عطا فرما، شہدا کی شہادت قبول فرما، قیدیوں کو رہائی نصیب کر، ان کے دلوں کو جوڑ دے، اے ارحم الراحمین ان پر صبر و سکینت نازل فرما۔

اے اللہ ان کے دشمن کے مقابلے میں ان کی نصرت فرما، یا اکرم الاکرمین ان سب کو کلمہ حق پر متحد فرما۔

و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

☆☆☆☆☆

23 اگست: کابل.................. باگرام ایئر بیس.................. مجاہدین کا میزائیلوں سے حملہ.................. 3 امریکی فوجی ہلاک اور 4 زخمی

(آخری قسط)

غزہ کی ۵۲ روزہ جنگ اور حاصل ہونے والے اسباق

رب نواز فاروقی

۴۔خطے میں فلسطینی مسلمانوں کی موجودہ حالت میں معاہدات اور مذاکرات ذلت ہی کے دروازے کھولتے ہیں:

اسرائیل کی تاسیس کسی جنگ اور فتح کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ اسرائیل کا قیام سازشوں کے نتیجے میں مذاکرات اور معاہدوں کے بعد وجود میں آیا......مغربی ممالک کی طرف سے فلسطینیوں کو فلسطین سے باہر آباد کرنے کے اب تک ۲۴۰ منصوبے سامنے آئے ہیں۔فلسطینیوں کو ان کے وطن واپس لانے کے لیے اب تک اقوام ملحدہ ۱۱۰ قرار دادیں پاس کر چکی ہے۔دوسری طرف صہیونی ریاست کسی صورت میں ملک بدر کیے گئے فلسطینیوں کو واپسی کی اجازت نہیں دیتی۔

جہاں تک اقوام عالم کا تعلّق ہے تو ان میں سے کوئی ملک بھی فلسطینیوں کی وطن واپسی کو یقینی بنانے میں سنجیدہ نہیں ہے۔۱۹۶۷ء کی جنگ کے بعد اسرائیل نے مزید عرب علاقوں پر قبضہ کر لیا اور کم وبیش ۱۰ لاکھ عرب مسلمان اس علاقے میں اسرائیل کے زیر تسلط آ گئے۔مختلف معاہدوں کے نتیجے میں اب تک یہ صورت حال ہے کہ ۲۰۰۵ء کے اعداد وشمار کے مطابق ۵۴ لاکھ فلسطینی اپنے وطن سے باہر مہاجرت کی زندگی گزار رہے ہیں۔اس کے علاوہ مغربی کنارے سے بے دخل کیے گئے ۱۰ لاکھ فلسطینی الگ ہیں۔کل ملا کر یہ تعداد ۶۴ لاکھ سے زیادہ بنتی ہے۔مہاجرت کی زندگی گزارنے والی آبادی فلسطین کی آبادی کا ۶۷ فی صد ہے۔فلسطینی مہاجرت کا یہ تناسب دنیا بھر میں مہاجر بستیوں میں رہنے والی کسی بھی دوسری قوم سے زیادہ ہے۔فلسطینی مہاجرت بیسوی صدی کا سب سے الم ناک اور تاریخی واقعہ ہے۔

پہلی انتفاضہ کے چند ہی سالوں میں امریکہ کی بھاگ دوڑ کے نتیجے میں سپین کے شہر میڈرڈ میں معاہدہ امن (۱۹۹۱ء) کا ڈول ڈال دیا گیا، پھر ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں مذاکرات ہوئے، یہاں تک کہ ۱۳ ستمبر ۱۹۹۳ء کو اوسلو معاہدہ ہو گیا اور یاسر عرفات نے وائٹ ہاؤس میں کلنٹن کو بیچ میں کھڑا کر کے اسحاق رابن کے ساتھ ''تاریخی'' مصافحہ کیا، اور غزہ اور غرب اردن کی ایک بلدیہ نما 'فلسطینی اتھارٹی' کا پرمٹ لے کر فلسطینی قوم کو 'حقوق' مل جانے کا مژدہ سنایا۔

معاہدات کے بعد کس قدر ذلت ملتی ہے اس کا اندازہ اس خبر سے کیجیے جو وہاں کی تحریک بہت خوشی سے سنا رہی ہے''غزہ میں حالیہ باون روزہ جنگ کے معاہدے کے بعد ماہی گیروں نے سمندر کے پہلے سفر میں ۲۰ ٹن مچھلیاں شکار کر لیں یہ شکار انہوں نے معاہدے کے مطابق سمندری حدود میں ۶ میل تک کیا واضح رہے کہ اس سے پہلے انہیں اسرائیلی کوسٹ گارڈز کی جانب سے مچھلی کے شکار کی سخت ممانعت تھی اور عنقریب انہیں مزید ۶ میل آگے تک سمندر میں شکار کرنے کی اجازت ہوگی''۔

۵۔مستقل اور پائیدار حل جہاد کو شرعی بنیادوں پر کھڑا کرنے میں ہی ہے:

اس سے قطعاً یہ مراد نہیں کہ ہم مجاہدین حماس کے حالیہ جہاد کو جہاد نہیں خیال کرتے ،عالمی جہاد کی قیادت' شیخ اسامہؒ اور شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتہم' بارہا اپنے حماس کے بھائیوں کی استقامت کی تحسین وتعریف فرما چکے ہیں۔لیکن ہم برادرانہ طور پر حماس کے بھائیوں کو یہ کہتے ہیں کہ اللہ کی مدد اور نصرت کے بغیر جہاد کامیاب نہیں ہوسکتا اور نصرت کے لیے ضروری ہے کہ جہاد کو خالص شرعی بنیادوں پر کھڑا کیا جائے......وطنی ،وقتی اور قومی شعار کی بجائے اسلام کے شعار کو اپنا کر 'الکفر ملة واحدة' کے اصول کو اپناتے ہوئے تمام عالم کفر سے نبرد آزما ہونے کی تیاری کی جائے۔ہاں! یہ ضرور طے کیا جائے کہ پہلے کس سے اور کیسے لڑنا ہے......ہم چاہتے ہیں کہ حماس کے منشور میں لکھی ان عبارات کو امت کے تصور اور قالب میں ڈھالا جائے جن میں لکھا ہے:

> '' حماس کی فوجی کارروائی فلسطین تک محدود ہے، ان علاقوں تک جن پر اسرائیل نے ۱۹۴۸ء اور ۱۹۶۷ء میں قبضہ کر رکھا ہے۔حماس، مذہب، عقیدے اور نسل کی بنیاد پر کسی کے خلاف نہیں ہے اور کسی ملک یا تنظیم کے خلاف بھی نہیں ہے جب تک کہ وہ ہمارے عوام کے خلاف ناانصافی کا مظاہرہ نہ کریں یا صہیونی قبضے اور اس کی جارحیت کی حمایت نہ کریں۔صہیونی قبضے کے خلاف مزاحمت کو حماس فلسطین تک محدود رکھنا چاہتی ہے اور میدان جنگ کو کسی اور ملک تک وسیع نہیں کرنا چاہتی''۔

حماس کی مخلص قیادت سے یہ بھی عرض کرتے ہیں کہ جیسے ستر کی دہائی سے نوے کی دہائی تک آپ ہی کی بدولت جہاد فلسطین نے تدریجی مراحل سے گزرتے ہوئے ایک وطنی اور قومی جدوجہد سے اسلامی جہاد کا تشخص حاصل کیا، اب ضروری ہے کہ آپ ہی اس عظیم محنت کو خالص شرعی بنیادوں پر ڈھالیں۔

۶۔فلسطین کے مجاہدین کے لیے 'فلسطین اتھارٹی' کے اسرائیلی لالی پاپ اور 'الفتح' سے مفاہمت کی بجائے

مجاهدین شام، عراق، یمن کے مجاهدین اور عالمی جهادسے مربوط هونا ضروری هے:

عالمِ کفر نے مسلمانوں سے کس قدر سنگین مذاق کیا ہوا ہے کہ اس وقت دنیا میں فلسطین نام کا کوئی خطہ موجود نہیں اور دور بسنے والے مسلمان جس کو فلسطین سمجھتے ہیں وہ اصل فلسطین کا دو اڑھائی فی صد حصّہ ہے جو 'فلسطینی اتھارٹی' کے نام سے اسرائیل اور امریکہ کے تحت کام کرتا ہے...... مغربی کنارہ، جس پر فلسطینی اتھارٹی کی حکومت ہے، اسرائیلی آبادکاریوں اور چیک پوسٹوں سے بھرا پڑا ہے۔ فلسطینی اتھارٹی کو اقوامِ متحدہ تسلیم کرتی ہے لیکن اس کے اسرائیل پر اقتصادی وعلاقائی انحصار کو دیکھا جائے تو فلسطینی اتھارٹی کی اہمیّت بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ ستم ظریفی دیکھیے کہ اسے اسرائیل مغربی کنارے میں فلسطینی عوام کو دبانے کے لیے ہتھیار کے طور پر استعمال کرتا ہے۔ اس کی اقتصادی حالت قابلِ رحم ہے اور سیکورٹی فورسز کا خرچہ بھی ناقابلِ برداشت ہے۔ اکانومسٹ کے تازہ ترین شمارے میں لکھا ہے

> '' تاہم اس غیر یقینی صورتحال سے اسرائیلی کمانڈرز بہت پریشان تھے جس میں فلسطینی اتھارٹی کے ۵۰ ہزار فوجیوں کے لیے خوراک مہیا کرنا بھی شائد مشکل ہو جاتا۔ درحقیقت فلسطینی اتھارٹی کے بجٹ بحران سے اسرائیلی اتنے پریشان تھے کہ انہوں نے فلسطینی اتھارٹی کو ۲۰ کروڑ ڈالر ایڈوانس اور کئی ہزار فلسطینیوں کو اسرائیل میں کام کے لائسنس جاری کر دیے۔ 'فلسطینی اتھارٹی کو بچانا اسرائیل کے مفاد میں ہے'، ایک اسرائیلی افسر نے کہا''۔

فلسطینی محنت کشوں اور نوجوانوں پر فلسطینی اتھارٹی کا جبر یہودی ریاست سے کم نہیں ہے۔

اس وقت مغربی کنارے کی کل ۲۶۷۶۶۴ آبادی کا ۸۰ فی صد فلسطینیوں پر مشتمل ہے۔ مغربی کنارہ انتظامی طور پر مزید تین حصوں میں تقسیم ہے۔ ایک حصّے براہ راست فلسطینی اتھارٹی جس کا سربراہ محمود عباس اور وزیراعظم اسماعیل ہانیہ ہیں' کے قبضے میں ہے، دوسرا حصّہ فلسطینی اتھارٹی اور اسرائیلی ریاست کے مشترکہ کنٹرول میں ہے جب کہ تیسرا سب سے بڑا حصّہ، جو مغربی کنارے کے کل رقبے کا ۶۲ فی صد ہے، اسرائیلی ریاست کی مکمل دسترس میں ہے۔ وہاں سے بھی فلسطینیوں کو صہیونی فوج گرفتار کر کے قید کر لیتی ہے۔ اس میں نسل پرست یہودیوں کی بستیاں بھی تا حال قائم ہیں وہاں سرحد کے ساتھ ساتھ ایک بلند کنکریٹ کی دیوار تعمیر کی گئی ہے جس سے فلسطینیوں میں قیدی ہونے کا احساس پیدا ہو رہا ہے۔ دوسری طرف غزہ کی پٹی کو دنیا کا سب سے بڑا جیل خانہ بنا دیا گیا ہے۔ مغربی کنارے میں الفتح کی جب کہ غزہ کی پٹی میں حماس کی حکومت ہے۔ حماس کے لیے ازحد ضروری ہے کہ وہ ان سیکولر اور لبرل عناصر سے اپنی جان چھڑا کر اپنے ہمسائے شام، عراق، یمن میں موجود مجاہدین فی سبیل اللّٰہ سے مربوط ہو کر جہاد کی موثر ترتیب بنائیں۔

۷۔ ستر کے عشرے کے بعد دوبارہ عوامی مزاحمت کا آغاز:

۱۹۷۰ء تک جب اردن پوری فلسطینی مزاحمت کا 'بیس کیمپ' تھا، اس کے آخری دو سالوں میں وطن پرستوں نے مزاحمت کو خوب گرم کیے رکھا اور اس دوران میں فدائی حملے بھی کیے لیکن اسرائیل کے حکم پر اسے راضی کرنے کے لیے اردن پر پاکستانی فوج کے اشتراک کے ساتھ مہاجر بستیوں پر جو قیامت توڑی گئی اس کے بعد مزاحمت ایک حد تک رک گئی اور پھر دوبارہ نومبر ۱۹۸۷ء میں تحریک اسلامی مزاحمت (حماس) کا آغاز ہو۔ حماس نے دسمبر ۱۹۸۷ء میں انتفاضہ کا اعلان کیا، انتفاضہ کے معنی ہیں 'عوام کا اٹھنا' عوام نے پرامن مظاہروں اور احتجاج سے آغاز کیا اور 'پتھر' ان کا علامتی ہتھیار بن گیا۔ تحریک نے انتفاضہ کو ایک عام ہیئت سے مزاحمت کی عمدہ ترین شکلوں تک پہنچایا جو فوجیوں کے اغوا سے لے کر چاقوؤں کی جنگ تک اور بالآخر شہادتی آپریشنوں تک پہنچ گئی تھیں۔ اس کا نقطہ عروج ۱۹۹۳ء میں آیا جب تحریک کے عسکری شعبے '' شہید عزالدین القسام بریگیڈز'' نے ۲۰ ملٹری آپریشن مکمل کر لیے جن میں ۱۳۲ اسرائیلی فوجی یا یہودی نو آبادکار ہلاک ہوئے۔ فدائی حملے بھی پہلی مرتبہ اسی تحریک کے مجاہدین نے شروع کیے۔ ۱۹۹۵ء میں قائد یحییٰ عیاش رحمہ اللہ کی اسرائیل کے ہاتھوں شہادت کے بعد فروری اور مارچ ۱۹۹۶ء کے دوران میں بسوں کو فدائی حملوں کا نشانہ بنایا...... ان فدائی حملوں کے بعد اسرائیل نے امن کے منصوبے پر عمل درآمد روک دیا۔

پہلے انتفاضہ (۱۹۸۷ء سے ۱۹۹۳ء) کے دوران میں غاصب اسرائیل نے ۱۵۰۰ کے قریب فلسطینیوں کو قتل کر دیا جب کہ جواب میں فلسطینیوں نے ۲۰۰ سے زائد اسرائیلی فوجیوں پر حملے کیے اور ان کو جہنّم واصل کیا۔ غاصب صیہونی اسرائیل نے انتفاضہ کے ۶ سال کے دوران ایک لاکھ پچاس ہزار سے زائد فلسطینیوں کو گرفتار بھی کر لیا تھا۔

دوسرا انتفاضہ ۲۹ ستمبر ۲۰۰۰ء کو اس وقت شروع ہوا جب کیمپ ڈیوڈ مذاکرات میں فلسطینی اتھارٹی کے چیئرمین یاسر عرفات نے امریکی شرائط کو قبول کرنے سے انکار کر دیا اور یہ انتفاضہ ۲۰۰۵ء میں اختتام پذیر ہوا۔ آغاز کے دن جمعہ ہی کو اسرائیلی وزیراعظم ایریل شیرون نے بیت المقدس کا دورہ کرنے کا اعلان کیا۔ فلسطینیوں نے مسجدِ اقصیٰ میں پہنچ کر زبردست احتجاج کیا اور حتی المقدور کوشش کی کہ صیہونی وزیراعظم کو مسجدِ اقصیٰ میں داخلے سے روکا جائے۔ اس روز فائرنگ سے ۷ فلسطینی شہید اور ۳۰۰ سے زائد زخمی ہو چکے تھے جب کہ ۷۰ سے زائد اسرائیلی فوجی بھی زخمی ہوئے۔ دوسرے

ہی روز غزہ اور مغربی کنارے میں مظاہرے شروع ہو گئے جن کے پانچویں دن تک ۵۰ سے زائد فلسطینی شہید ہوئے جب کہ دو ہزار سے زائد زخمی ہوئے۔

اسی دوران میں محمد الدرہ کی وہ مشہور زمانہ فوٹیج سامنے آئی جس میں وہ اپنے والد کے ساتھ تھا اور اس کو اسرائیلی فوجیوں نے براہ راست فائرنگ کر کے شہید کر دیا تھا۔
دوسرا انتفاضہ اس وقت اختتام پذیر ہوا جب یاسر عرفات کی وفات کے بعد فلسطینی اتھارٹی کے نئے صدر محمود عباس نے ۲۰۰۵ء میں شرم الشیخ کانفرنس میں شرکت کی۔

وسرے انتفاضہ کا اختتام تقریباً پانچ ہزار فلسطینیوں کے شہادت کے بعد ہوا جب کہ اس انتفاضہ میں اسرائیل کو بھی بھاری نقصان اٹھانا پڑا اور ۱۲۰۰ سے زائد اسرائیلی فوجی اس انتفاضہ میں واصل جہنم ہوئے۔

دوسرے انتفاضہ کے اختتام کے بعد ۲۰۰۶ء میں فلسطین اتھارٹی قانون ساز اسمبلی کے انتخابات میں اسلامی مزاحمتی تحریک حماس نے الفتح کے ساتھ مقابلے میں ۴۵ کے مقابلے میں ۷۴ نشستیں حاصل کر کے واضح برتری حاصل کی جب کہ ۱۳ نشستیں دیگر آزاد امیدواروں کو حاصل ہوئیں۔ ان نتائج کے بعد امریکہ اور اس کی حواری یورپی یونین نے فلسطین کو دی جانے والی امداد یہ کہہ کر بند کر دی کہ ''حماس کو امداد نہیں دی جا سکتی''۔

۸۔اسرائیل کی اپنے وجود نامسعود کو قائم رکھنے کے لیے جنگیں اور حملے:

اگر اسرائیل کی اپنے تحفظ کے لیے مہم جوئی کی مختصر روداد بیان کرنا ہو تو وہ یوں ہو گی۔ عرب اسرائیل تین جنگیں ۱۹۴۸ء، ۶ روزہ جنگ ۱۹۶۷ء، ۱۹۷۴ء، جنوبی لبنان تنازعہ ۱۹۷۸ء، جنگ لبنان ۱۹۸۲ء، جنوبی لبنان تنازعہ ۱۹۸۲ء-۲۰۰۰ء، ۲۰۰۶ء اسرائیل لبنان جنگ، غزہ پر تین بڑے حملے ۲۰۰۸ء، ۲۰۱۲ء، ۲۰۱۴ء......

اسرائیل نے مسلمانوں کی مقدس سرزمین پر اپنا منحوس قبضہ قائم رکھنے کے لیے جو جنگ وجدال کیا اور مسلسل کر رہا ہے اس میں سے کچھ اہم جنگوں کا تذکرہ اس طرح ہے:

چھ روزہ جنگ عرب اسرائیل جنگ جون ۱۹۶۷ء میں ہوئی جسے تیسری عرب اسرائیل جنگ کہا جاتا ہے مصر، عراق، اردن اور شام کے اتحاد اور اسرائیل کے درمیان لڑی گئی۔ اس جنگ میں عرب افواج کے ۲۱ ہزار فوجی ہلاک، ۴۵ ہزار زخمی اور ۶ ہزار قیدی بنا لیے گئے جب کہ اندازاً ۴۰۰ سے زائد طیارے تباہ ہوئے۔ اس کے مقابلے میں سرکاری اعداد و شمار کے مطابق اسرائیل کے ۷۷۹ فوجی مارے گئے جب کہ ۲۵۶۳ زخمی اور ۱۵ قیدی بنا لیے گئے۔

جون ۱۹۶۷ء کی جنگ میں شکست کے نتیجے میں غزہ (فلسطین) اور جزیرہ نمائے سینا کا ۲۴ ہزار مربع میل (ایک لاکھ ۸ ہزار مربع کلومیٹر) کا علاقہ اسرائیل کے قبضے میں آ گیا، مغربی کنارے کا مشرقی علاقہ جہاں القدس واقع ہے یہودیوں کے قبضے میں چلا گیا۔ غزہ کا ایک حصّہ، شام میں واقع گولان کا پہاڑی سلسلہ اور مصر کا صحرائے سیناء بھی اسرائیل کے قبضے میں چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی اسرائیل نے مزید تین لاکھ تیس ہزار فلسطینی ملک بدر کر دیے، نہر سوئز بند ہو گئی اور مصر جزیرہ نمائے سیناء کے تیل کے چشموں سے محروم ہو گیا۔

اس شکست کی وجہ سے مصری فوج کی عزت خاک میں مل گئی۔ لوگ فوجیوں کو دیکھ کر فقرے چست کرنے لگے جس کی وجہ سے فوجیوں کو عام اوقات میں وردی پہن کر سڑکوں پر نکلنے سے روک دیا گیا۔ مصر کی آمدنی کا ایک بہت بڑا ذریعہ نہر سوئز تھی جس کی وجہ سے مصر کو ہر سال ساڑھے ۹ کروڑ ڈالر کی آمدنی ہوتی ہے۔ نہر کے مشرقی کنارے پر اسرائیل کا قبضہ ہو جانے کے بعد نہر سوئز میں جہاز رانی بند ہو گئی۔ ایک ایسے موقع پر جب کہ مصر کو اسرائیل کی جارحانہ کارروائیوں کا مقابلہ کرنے کے لیے اور اپنی معیشت کو مضبوط بنانے کے لیے سرمائے کی ضرورت تھی نہر سوئز کی آمدنی کا بند ہونا بڑا تباہ کن ثابت ہوتا لیکن سعودی عرب، کویت اور لیبیا آڑے آئے اور تینوں نے مل کر ساڑھے ۹ کروڑ ڈالر سالانہ کی امداد فراہم کر کے نہر سوئز کی بندش سے ہونے والے نقصان کی تلافی کر دی۔

اسرائیل کے حملوں اور ظلم وبربریت میں یہ حملہ بہت اہم ہے ۱۶ ستمبر ۱۹۸۲ء کو اسرائیلی کمانڈوز، جن کی سربراہی ایریل شیرون کر رہا تھا، نے لبنان کے مارونی عیسائی ملیشیا کے ساتھ مل کر بیروت میں واقع صابرہ اور شتیلا کے فلسطینی کیمپوں پر حملہ کر کے بیس ہزار کے قریب فلسطینیوں کو شہید کر دیا۔ جس دوران یہ قتلِ عام جاری تھا، اسرائیلی فوج نے صابرہ اور شتیلا کو گھیرے میں رکھا تا کہ کوئی بچہ یا عورت بھی بچ نہ سکے۔ کسی ملک میں آزادانہ گھس کر اس کے شہریوں یا مہمانوں کو نشانہ بنانے پر دنیا کی مغربی انسانی تنظیموں نے کوئی واویلا نہیں مچایا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ مسلمانوں کا پاکیزہ خون تھا جس کی قدر صلیب کے پجاریوں کو نہیں ہو سکتی۔ اسی جنگ میں ظلم کرنے پر شیرون کا لقب 'قصاب' معروف ہوا تھا۔

بعد ازاں ۱۲ جولائی ۲۰۰۶ء میں اسرائیل نے اس بہانے لبنان پر حملہ کر دیا کہ حزب اللہ نے اس کے دو فوجی قید کر لیے ہیں یہ جنگ ۳۳ دن جاری رہی اور سات سو پچاس لبنانی ہلاک ہوئے، ۱۲ جولائی سے ۱۴ اگست کے عرصے میں اسرائیلی فوج نے ۸۷۰۰ فضائی حملے کیے۔ یہ ۷۰۰۰ سے زائد اہداف پر تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسرائیلی بحریہ نے ۲۵۰۰ مرتبہ بم باری کی۔ جب کہ توپ خانے اور ٹینکوں کی گولہ باری کی تعداد متعین نہیں ہو سکی ہے۔ ان حملوں میں تقریباً ۱۵۰۰ لوگ جاں بحق ہوئے۔ جن میں ایک تہائی سے زیادہ معصوم بچے تھے، ۴ ہزار سے زائد افراد زخمی ہوئے اور جنوب کی ایک چوتھائی آبادی یعنی تقریباً ۹ لاکھ ۷۰ ہزار افراد اپنے گھروں کو چھوڑ کر شمال کی جانب

24اگست :صوبہ ننگرہار..............صدر مقام جلال آباد..............ایک فدائی مجاہد نے اپنی بارود سے بھری گاڑی امریکی قافلے سے جا ٹکرائی..........مترجم سمیت 7امریکی ہلاک

ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے لیکن اس جنگ کے ذریعے کفر نے عالمی ذرائع ابلاغ میں حسن نصرالات کو امت کا ہیرو بنا دیا کہ کفر کی یہی پالیسی ہے کہ امت سے اس کے اصل ہیرو چھین کر بناوٹی اور کٹھ پتلی ہیرو دے دیے جائیں۔

اسرائیلی ظلم و جبر کے سلسلے میں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ۲۵ صہیونی شدت پسند تنظیمیں ایسی ہیں جو علانیہ مسجد اقصیٰ کو ڈھا کر وہاں 'ہیکل سلیمانی' تعمیر کرنے کی دھمکیاں دیتی رہتی ہیں ان تنظیموں کی طرف سے مسجد اقصیٰ پر ۱۹۶۷ء سے لے کر ۱۹۹۸ء تک ۱۱۲ سے زائد حملے ہو چکے ہیں۔ ان میں سے ۲۷ حملے اوسلو معاہدہ کے بعد ہوئے ہیں۔ مسجد اقصیٰ پر یہودیوں کے حملوں میں سب سے خطرناک ۲۱ اگست ۱۹۶۹ء کی آتش زدگی کا واقعہ ہے۔

۹۔جنگ کو 'حرب العصابات' کے اصولوں پر لڑنے کی ضرورت ہے:

جنگی تربیت اور علوم عسکریہ کا حصول، حکمت عملی اور منصوبہ بندی...... یہ سبھی کام 'اعداد' ہی کے حکم ربی کے تحت آتے ہیں اس لیے جنگی علوم کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ جب دو متحاربین میں عسکری اور افرادی قوت کے لحاظ سے ایک متحارب کو بہت برتری ہو تو اس حالت میں گوریلا جنگ ہی لڑی جائے گی اور آج عالمی تحریک جہاد کی قیادت اس بات پر مُصر ہے کہ چونکہ ہر جگہ کفار کو فضائی برتری حاصل ہے اس لیے اس وقت تک چھوٹے چھوٹے زمین کے ٹکڑے نہ پکڑے جائیں جب تک کہ ایک وسیع علاقہ ایسا نہ ہو جس میں دشمن کے فضائی حملوں کا بہترین طور مقابلہ کیا جا سکتا ہو۔

انتفاضہ کے آغاز سے اب تک تینوں بڑے حملوں اور روزمرہ کی سیکڑوں جھڑپوں کا بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ ہمارا بہت زیادہ مادی نقصان صرف اس وجہ سے ہو رہا ہے کہ ہم دشمن کے مکمل گھیرے میں بیٹھ کر اس سے ایک کھلی جنگ لڑ رہے ہیں اور وہ جب چاہتا ہے ہم پر چڑھ دوڑتا ہے، غزہ میں اس وقت مجاہدین کی ساری قوت اور افراد دشمن کے سامنے بالکل کھلے ہیں اور وہ جب اور جہاں چاہے انہیں نشانہ بنا سکتا ہے......جیسا کہ اس واقعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایک معروف قائد کو فون کر کے انہوں نے کہا کہ" اکیلے مرنا چاہتے ہو یا بھائی اور بچوں کے ساتھ؟"...... اس سلسلے میں پوری سوچ بچار کے بعد دنیا کے دوسرے خطوں کی جنگی حکمت عملی کو دیکھ، سمجھ کر اور عالمی جہاد کی قیادت کے مشورے سے ایک بھرپور، ہمہ جہت، ہمہ پہلو اور مستقل لڑے جانے والی حرب العصابہ (گوریلا جنگ) کی تیاری اور اقدام سے ان شاء اللہ دشمن زیادہ دیر ٹھہر نہیں پائے گا......

۱۰۔عرب حکمرانوں سے بڑھ کر فلسطین سے غدار کون ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ برطانیہ اور یہودیوں نے عرب حکمرانوں سے ہی ساز باز کر کے ہی فلسطین پر غاصبانہ تسلط جمایا، ۱۹۳۷ء سے ۱۹۳۹ء کے دوران عربوں نے صہیونیت کے خلاف جو بغاوت کی تو اس بغاوت کو ختم کرانے کے لیے سعودی بادشاہ عبدالعزیز نے شیخ امین الحسینی پر اتنا دباؤ ڈالا کہ وہ اس بغاوت کا راستہ کھوٹا کرنے پر مجبور ہوئے اور برطانیہ کو اپنا منصوبہ عمل میں لانے کا موقع ملا۔

آل سعود کی یہود نوازی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں رہی ہے۔ جب صلیبی برطانیہ فلسطین کو صہیونیوں کے حوالے کرنے کا پروگرام بنا رہا تھا تو آل سعود کے بادشاہ عبدالعزیز نے ایک فرمان برطانیہ حکومت کے نام لکھا جس میں کہا گیا تھا کہ انہیں برطانیہ کی جانب سے فلسطین کو صہیونیوں کو دینے پر کوئی اعتراض نہیں ہے پھر اردن نے ۱۹۷۰ء میں اسرائیل مخالف فلسطینی مزاحمت کاروں پر جبر کے جو پہاڑ توڑے کہ تاریخ ان کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے......

اس مقصد کے لیے پاکستان کی فوج کی خدمات حاصل کی گئیں، فوج نے ضیاء الحق 'جو اس وقت بریگیڈیئر تھا' کی قیادت میں فوج بھیجی وہاں ضیاء نے فلسطینیوں کے خلاف ہونے والے آپریشن میں اردن کے سپاہیوں کی قیادت کی......اس آپریشن کو 'بلیک ستمبر' کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اور اس میں ۲۵ ہزار کے قریب معصوم فلسطینی مسلمان اردن کی افواج اور ضیاء الحق کے ہاتھوں شہید ہوئے تھے۔ ۱۵ ستمبر کو اردن کے بادشاہ نے مارشل لاء لگا دیا، اگلے دن پاکستانی اور اردن کی آرمی نے ضیاء الحق کی قیادت میں عمان میں موجود فلسطینیوں کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کیا......آرمی نے فلسطینیوں کے کیمپس اربد، السلط، صورلح، البقعۃ، الوحدات والزرقاء پر حملہ کیا......اس وقت کے اسرائیل کے وزیر اعظم نے کہا تھا کہ" اتنے فلسطینی ہم نے بیس سال میں نہیں مارے جتنے ضیاء الحق نے گیارہ دن میں مار ڈالے"......یاد رہے کہ ۱۹۷۰ء تک اردن ہی مزاحمت کاروں کا بیس کیمپ تھا، اس کے بعد اگرچہ تحریک مزاحمت ختم نہیں ہوئی بلکہ لبنان کی سرزمین اس مزاحمت کے لیے استعمال ہونے لگی۔

فلسطین سے غداری میں مصر کی فوج اور حکومت بھی کسی سے پیچھے نہیں اکتوبر ۱۹۷۳ء کی عرب اسرائیل جنگ میں معنوی طور پر مصر اور شام کامیاب ہوئے اور نادان مسلمان ابھی تک یہ امید لگائے بیٹھے تھے کہ فلسطین کی نمائندگی کرنے والے حقیقی کردار سامنے آ گئے ہیں لیکن ۱۹۷۴ء ہی میں یہ تاثر زائل ہونا شروع ہو گیا اور مصر عالمی کفریہ طاقتوں کے سامنے سجدہ ریز ہونے لگا۔ ستمبر ۱۹۷۸ء میں مصر نے کیمپ ڈیوڈ معاہدہ کر کے فلسطین کے قضیئے سے غیر جانب داری اختیار کر لی اور اب دو ہزار میں یہ معاہدہ سامنے آیا کہ مصر اپنی گیس مڈل ایسٹ اکنامک کمپنی کے ذریعے فروخت کرے گا۔

اس معاہدے کی رو سے سالانہ سات بلین مکعب میٹر قدرتی گیس اگلے بیس برس کے لیے اسرائیل کو فروخت کی جائے گی۔

(بقیہ صفحہ ۴۲ پر)

25 اگست: صوبہ فاریاب......ضلع چلگزئی......مجاہدین کا ایک فوجی گاڑی پر راکٹ حملہ......6 فوجی ہلاک

۱۹ ستمبر ۲۰۱۴ء سے امریکہ نے اپنے صلیبی اتحادیوں اور عرب طواغیت کی مدد سے اہل شام پر نئی جنگ مسلط کر دی ہے۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، اردن، بحرین، قطر کی افواج اس صلیبی جنگ میں با قاعدہ حصّہ لے رہی ہیں، بلکہ اب تک ہونے والی فضائی حملوں میں سے ۸۰ فی صد حملے ان عرب افواج کے بم بار طیاروں نے ہی کیے ہیں...... جب ترکی بھی پر تولے بیٹھا ہے!

شام میں ''اسلامی شدت پسندوں'' پر بم باری کرنے والے عرب فضائیہ کے جوان

یہ شہادت گہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلماں ہونا

۲ ستمبر ۲۰۱۴ء۔غزنی میں افغان پولیس کانوائے پر ہونے والے فدائی حملے کے بعد کا منظر

۱۶ ستمبر ۲۰۱۴ء۔کابل میں نیٹو کانوائے پر فدائی حملے میں ۳ صلیبی ہلاک ہوئے۔

۲۹ ستمبر ۲۰۱۴ء۔پکتیا میں افغان فوجی مرکز پر فدائی حملے کے بعد کا منظر

یکم اکتوبر ۲۰۱۴ء۔کابل میں فدائی حملے کا نشانہ بننے والی افغان فوجی افسران کی بس

16 اگست 2014ء تا 15 ستمبر 2014ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	4 عملیات میں 9 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	89
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	101	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	210
ٹینک، بکتر بند تباہ:	67	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	54
کمین:	42	جاسوس طیارے تباہ:	0
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	39	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	1
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1098	صلیبی فوجی مردار:	57
سپلائی لائن پر حملے:	12		

هذه رسالتنا[یہ ہے ہمارا پیغام]

شیخ ابودجانہ پاشا حفظہ اللہ

الحمدللہ رب العالمین ،والصلاۃ والسلام علیٰ اشرف الانبیاء والمرسلین و علیٰ آلہ و صاحبہ ومن اتبعھم باحسان الیٰ یوم الدین......

اما بعد!

مسلمان سرزمینوں کی صورت حال کسی سے مخفی نہیں ہے ۔کفر و ارتداد کے لشکروں نے ان پر یلغار کر رکھی ہے ۔اُنھوں نے اہلِ اسلام کو ذلت وپستی اور بدترین عذاب سے دوچار کر رکھا ہے،وہ ملکوں میں فساد پھیلا رہے ہیں اور اللہ کے بندوں کے دین کو برباد کر رہے ہیں۔عزتوں کو پامال کر رہے ہیں اور مردوں ،عورتوں اور بچوں کے قتلِ عام میں مصروف ہیں۔جو کچھ یہ لوگ مسلمانوں اور ان کے ممالک کے ساتھ کر رہے ہیں اس کا احاطہ و بیان ممکن نہیں ہے،اللہ سبحانہ تعالیٰ ہی مسلمانوں کا مددگار رہے۔

بلاشبہ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اس امت کی نصرت کے لیے اپنے مجاہد بندوں کو اٹھایا،جو اللہ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے......وہ دعا اور دوا سے بخوبی واقف ہیں اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اس امت پر مسلط اس اذیت ناک صورتحال سے خلاصی صرف اور صرف اپنے رب اور دین کی طرف رجوع کرنے میں ہے۔اس کا واحد راستہ دعوت و جہاد کا راستہ ہے تاکہ اس امت کے دشمنوں کا راستہ روکا جائے اور ان سے اس امت کا دفاع کیا جائے اور امت کی نصرت اور اسے اس پستی سے نکالنے کی کوشش کی جائے۔اس دعوت کے مددگار کم اور مخالفین،راستہ روکنے اور حوصلہ پست کرنے والے بہت زیادہ ہیں ......نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے مصداق جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

لاتزال طائفۃ من امتی ظاھرین علی الحق لا یضرھم من خذلھم حتیٰ یاتی امر اللہ و ھم کذالک"

اس امت کو اس وقت تک قوت وعزت اور تمکنت نہیں مل سکتی جب تک یہ اپنے دین اور اس کی چوٹی و کوہان جہاد فی سبیل اللہ کو مضبوطی سے نہ تھام لے۔جب کبھی امت نے اپنے دین اور اس کی نصرت و اقامت کے لیے جہاد فی سبیل اللہ سے اعراض برتا اسے اسی طرح کے ضعف،ذلت اور پستی کا سامنا کرنا پڑا۔

اے ہماری معزز و محبوب امت! 'دعوت و جہاد فی سبیل اللہ ہی' ہمارا پیغام ہے،جس کی طرف ہم لوگوں کو دعوت دیتے ہیں،اسی کے لیے ہر طرح کی قربانی پیش کرتے ہیں اور اس دعوت کے مخالفین کی عداوت،آزمائشوں اور شدائد پر صبر کرتے ہیں۔

ہم اللہ سبحانہ تعالیٰ کی توحید کی دعوت دیتے ہیں اور یہ کہ اس کی تنہا اُسی کی ذاتِ عالی عبادت،حکم اور تشریع (قانون سازی) کے لائق ہے۔اسی طرح ہم طاغوت کے کفر اور ہر طرح کے شرک اور اہلِ شرک سے براُت کی دعوت دیتے ہیں۔ہم شریعتِ مطہرہ کی حاکمیت اور اس دین کی تمکین کی دعوت دیتے ہیں جو اپنی ابتدا کی طرح آج پھر اجنبی ہو چکا ہے۔ہم خلافتِ راشدہ کے اعادہ کی دعوت دیتے ہیں جو منہجِ نبوت پر قائم ہو نہ کہ ایسی خلافت جو کذب و انحراف اور عہد و بیعت کو پامال کرنے کے منہج پر قائم کی جائے۔ہم ایسی خلافت کے خواہاں ہیں جو عدل و شوریٰ اور باہمی الفت و اجتماعیت پر قائم ہو نہ کہ وہ خلافت جو ظلم،مسلمانوں کی تکفیر،موحدین کے قتل اور مجاہدین کی صفوں میں تفریق ڈال کر قائم کی جائے!......ہم ساری دنیا کے اہلِ اسلام کو کلمہ توحید کے ایسے جھنڈے تلے جمع ہونے کی دعوت دیتے ہیں جو انحراف اور افراط و تفریط کے شبہ سے پاک ہو۔ہم ساری دنیا کے مسلمانوں کو مسلم سرزمینوں پر قابض اللہ کے دشمن صلیبی،یہودی اور مشرک حملہ آوروں، ان کے مددگاروں،اللہ کی شریعت میں تبدیلی کرنے والے مرتد حکمرانوں کے خلاف جہاد فی سبیل اللہ کے اپنے شرعی فریضے کی ادائیگی کی دعوت دیتے ہیں۔ہم ان کو اپنے اہلِ شام و عراق کی نصرت اور ان کے دین و حرمت پر حملہ آور غاصب نصیری،رافضی اور دین و ملت کے دیگر دشمنوں سے دفاع کے لیے بلاتے ہیں۔ہم سمجھتے ہیں کہ اس دور میں جہاد ہر مسلمان پر فرضِ عین ہے،کسی ایک گروپ یا جماعت تک محدود نہیں ہے۔بلکہ یہ امت کے ایک چھوٹے سے گروہ کی بجائے پوری امت کا جہاد ہونا چاہیے۔ہم امت کو جمہوریت اور دیگر اس جیسے دین سے منحرف راستوں سے اجتناب کی دعوت دیتے ہیں،جن کی گمراہی شرعی دلائل سے ثابت ہے اور جن کا کذب حالات سے واضح ہو چکا ہے۔

ہم اس بات کی دعوت دیتے ہیں کہ الولاء والبراء کا عقیدہ ابنائے امت کے اذہان میں راسخ کیا جائے۔کہ مومن چاہے جس رنگ،نسل یا زبان سے تعلّق رکھتا ہو اس کی موالات کی جائے اور اسی طرح کافر چاہے جیسا بھی ہو اس سے عداوت رکھی جائے۔ہمارے دین میں لوگوں میں تقویٰ اور عملِ صالح کے علاوہ کسی بنیاد پر فرق نہیں ہے۔ہم مسلمانوں کے ساتھ نرم مزاجی اور تدریج کے ساتھ انہیں اپنے دین کی اصلاح کی دعوت دیتے ہیں اور یہ کہ ان کے لیے بہت محبت و الفت،نرمی اور حکمت کے ساتھ حق کو واضح کیا جائے۔ہم سمجھتے ہیں شدید ترین مکر و فریب اور پروپیگنڈے کی یلغار کے ذریعے انہیں ان

کے دین، عقائد اور اخلاق سے دور کیا گیا ہے۔ ہم ساری دنیا کے مظلومین اور مستضعفین کی نصرت کی طرف بلاتے ہیں، ہم یہ ساری دعوت کسی کمی بیشی اور افراط وتفریط کے بغیر اللہ سبحانہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق طے کردہ سیاستہ الشریعۃ کے ضوابط کی روشنی میں دیتے ہیں۔

اے ہماری امتِ مسلمہ! خبردار، خبردار ان گروہوں سے بچیں جو افراط وتفریط کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ وہ جنہوں نے اس امت کو جمہوریت کے مشرکانہ راستے پر ڈالا، جو کہ دینی مسلمات اور شرعی اصولوں سے انحراف کا راستہ ہے...... یہ لوگ ناکام اور اذیت ناک تجربات کے باوجود مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے میں مصروف ہیں۔ اگر یہ لوگ، اللہ کے بندوں کے معاملے میں اس سے ڈرتے تو انہیں ربِ رحمٰن کی شریعت کی طرف بلاتے اور ذاتِ باری عزوجل کی توحید کی دعوت دیتے۔ عبادت کی طرح حاکمیت میں بھی کسی کو اس کا شریک نہ بناتے۔ بعض ممالک میں یہ تحریک بری طرح ناکام ہوئی اور شریعت کی حاکمیت کے لیے کوشش کرنے والے اس امت کے مخلص بیٹوں کے لیے بھی آزمائش کا باعث بنی جیسا کہ غزہ و تیونس وغیرہ اور اس طرح کے دیگر ممالک میں یہ سلسلہ جاری ہے۔

اسی طرح امت پر اہلِ جہل وغلو اور افراط کی صورت میں آزمائش ڈالی گئی،، یہ وہ گروہ ہیں جنہوں نے لوگوں کی تکفیر کی، موحدین کو قتل کیا، جہاد میں فساد پھیلایا، مجاہدین کے پیغام کو بدنام کیا اور ان کے منہج سے انحراف کیا (واللہ المستعان)

اے اللہ آپ ان دونوں منہجوں سے ہماری برأت اور ان دونوں راستوں سے برأت پر گواہ رہیے اور ان دونوں فریقین کو ہدایت عطا فرمائیے، آمین۔

اے ہماری امتِ مسلمہ! یہ پیغام آپ کے ان مجاہد بیٹوں کی طرف سے ہے جن کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلائی جارہی ہیں اور لوگوں کو ان سے متنفر کیا جارہا ہے۔ ہم آپ کو صاف اور واضح طور پر بتانا چاہتے ہیں کہ اس ارجا اور غلو کے فساد سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا اے بنی نوع انسان کے لیے برپا کی گئی خیرِ امہ! دنیا بھر میں اپنے مجاہد بیٹوں کے پشتی بان بنیۓ۔

اس کے بعد میں اسلام کے محاذوں پر برسرِ پیکار اپنے مجاہد بھائیوں کو پیغام دینا چاہتا ہوں......وہ بخوبی مشاہدہ کر رہے ہیں کہ ہم کیسے نازل مراحل سے گزر رہے ہیں۔ اللہ کے دشمنوں کے جس مکر کا ہمیں سامنا ہے وہ اس سے واقف ہیں۔ نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ یہ ان لوگوں کی غفلت اور تقصیر کی وجہ سے ہوا جنہوں نے فتنے کو ہوا دی اور مجاہدین کے مابین قتال اور تفریق کا سبب بنے۔ یہ سب کچھ کسی سے مخفی نہیں ہے اور بالکل واضح ہو چکا ہے (واللہ المستعان)۔ میرے مجاہد بھائیو! اس صورت حال میں آپ پر سب سے بڑھ کر ذمہ داری عائد ہوتی ہے چونکہ آپ اس خیرِ امۃ کے دفاع کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔ کیا آپ نے نہیں دیکھا شام کے محاذ پر مجاہدین جس باہمی اختلاف وقتال اور ایک دوسرے کی تکفیر میں مبتلا ہو گئے، اس کے نتیجے میں ناکامی اور اُن کی ہوا کا اکھڑنا لازمی تھا جو کہ ایسے حالات میں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی طے شدہ سنت ہے۔

یہ حالات وواقعات آپ کی ذمہ داری کو اور بڑھا دیتے ہیں کہ آپ جہاد پر آنے والی اس مشکل کے تدارک کے لیے بھرپور کوشش کریں جو امت کے مستقبل کے لیے ایک بڑا خطرہ بن سکتی ہے۔ میں آپ سب کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ اس بگاڑ کی اصلاح اور مجاہدین کو وحدت واجتماعیت کی طرف واپس لانے کے لیے بھرپور کوشش کریں اور ٹیڑھ اور انحراف کا سبب بننے والے ہر اشکال اور اختلاف وتفرقہ کی ہر دعوت کا راستہ روکیں۔ میں تمام محاذوں کے بھائیوں بالخصوص ان کے اہلِ علم اور تجربہ کار لوگوں کو دعوت دیتا ہوں جنہوں نے دیکھا کہ کس طرح تحریک جہاد کا رخ موڑنے اور اس کے ثمرات ضائع کرنے کی کوشش کی گئی اور کیسے وہ لوگ مجاہدین کی صفوں میں گھس گئے جن کا جہاد میں کوئی کردار نہیں تھا تاکہ اُنہیں ناکامی اور زوال کی طرف دھکیل سکیں...... میں ان سب تجربہ کار لوگوں اور ان کے علاوہ جو اہل ہوں، دعوت دیتا ہوں کہ جہاد کے بارے میں اللہ سے ڈریں، اس امر کے تدارک کے لیے کوشش کریں اور مجاہدین اور امت کے لیے تمام باعثِ نزاع امور میں حق کو واضح کریں...... یہ ایک امانت ہے جس کے بارے میں سب سے سوال کیا جائے گا۔

میرے بھائیو! جان رکھو، آپ کے خراسان کے مجاہد بھائی اللہ کے اذن سے عنقریب کافروں اور دین کے دشمنوں کے دلوں میں دین کی شوکت وعظمت کا رعب بٹھا دیں گے۔ وہ اللہ کی مدد سے اپنے دین پر ثابت قدم ہیں۔ نہ متغیر ہوئے ہیں اور نہ ہی بدلے ہیں۔ وہ الحمدللہ صابر ہیں اور کثرتِ قتل، حالات کی تنگی، شدائد وآزمائشوں اور طعن وتشنیع اور جھوٹے الزامات و پروپیگنڈے کے ظلم سے ان کی عزیمت کو ذرا فرق نہیں پڑا۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ سب اس راستے کی آزمائشیں ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ آزمائشوں کی کثرت اللہ کے اذن سے نصرت وتمکین اور فتح کی قربت کی نوید ہے۔

میں شام کے محاذ پر موجود اپنے بھائیوں کو نصیحت کرنا چاہوں گا جو نعروں اور اصطلاحات سے دھوکہ کھا گئے ہیں۔ اپنی عقل وبصیرت کو استعمال کریں اور معاملات کا انصاف اور غیر جانب داری سے جائزہ لیں۔ ہر قسم کے تعصب اور نفس کی اتباع سے بچیں کہ یہ انسان کے دین اور آخرت کی تباہی کا سبب ہے۔ بے شک ہر نفس اکیلا ہے اور کوئی دوسرا اس کا مالک نہیں ہے۔ سفینۂ جہاد کو پہچانیں اور اس میں سوار ہو جائیں، اس سے پہلے کہ آپ سے اس کا راستہ کھو جائے اور آپ اہلِ ہواء (خواہشات کے بندوں) کے راستے پر چل پڑیں۔ فتنوں کے تدارک اور مجاہدین کی وحدت کے لیے کوشش کریں۔ میں آپ کو خبردار کرتا ہوں کہ شیطان کو ہرگز یہ موقع نہ دیں کہ وہ آپ کے اور آپ کے بھائیوں کے

مابین پھوٹ ڈلوانے میں کامیاب ہوسکے...... میں پھر خبردار کرتا ہوں! مسلمانوں کے خون اور مجاہدین کے قتال سے بچیں، یہ دنیا میں زوال و ناکامی اور کمزوری اور آخرت میں عذاب وخسارے کا باعث ہے۔ جہلا کی اتباع سے متنبہ رہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا مصداق ہیں کہ:

خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں''۔

اہلِ ذکر سے رہ نمائی حاصل کریں، اہلِ سبقت وتجربہ کے اقوال سے روشنی لیں۔ بے جا نعرے اور القابات واسما آپ کو دھوکے میں نہ ڈالیں۔ یہ وہ اوہام ہیں جو آپ کو غلط فہمی میں مبتلا کریں گے اور ایسے سراب ہیں جو آپ کی ہلاکت کا باعث بنیں گے۔ ان امور میں مبتلا ہونے سے جس امت کی حمایت کے لیے آپ اٹھے ہیں اس میں تفرقہ پڑے گا اور جن مجاہدین کے ساتھ آپ ملے ہیں ان کی صفوں میں انتشار پیدا ہوگا۔ میرے بھائیو! میں آپ کو شریعت کی اتباع اور خواہشاتِ نفس کی مخالفت کی دعوت دیتا ہوں۔ آپ پر لازم ہے کہ سچے اہلِ علم سے رجوع کریں، ان کی قدر پہچانیں اور جس چیز کا علم آپ کو نہیں اس متعلق اُن سے پوچھیں۔ یاد رکھیں! جو راسخ اہلِ علم کی مخالفت کرے اور جہلا و ناپختہ اذہان کی اتباع کرے وہ بلاشبہ ایک بہت بڑے خطرے اور کھلی گمراہی کے دھانے پر کھڑا ہے۔ میرے بھائیو! یاد رکھو! حق کبھی اپنے پیروکاروں میں تفریق نہیں کرتا، صرف خواہشات اور اختلافات ہی اہلِ حق کے درمیان تفریق پیدا کرتی ہیں۔ یہ اللہ سبحانہ تعالیٰ کی سنت ہے جس میں کبھی تبدیلی نہیں ہوتی۔

اس کے بعد میں علمائے صادقین کو دعوت دیتا ہوں کہ اس دفعہ عامۃ الناس کے مابین نہیں بلکہ ہمارے مجاہد بھائیوں کے مابین مفاہیم کی تصحیح کے بارے میں اپنی ذمہ داری ادا کریں۔ اس سے پہلے کہ خواہشاتِ نفس'' دین ومنہج'' بن جائیں، انحراف وغلو ''استقامت وثبات'' قرار پائیں اور ثوابتِ شریعت میں تفریط کو'' حکمت وتدبر'' کا نام دے دیا جائے اور تحریکِ جہاد اہلِ علم کی غیر موجودگی اور جہلا کی کثرت کی وجہ سے انحراف کا شکار ہو جائے...... یہ ایسی صورت ہوگی جس کا انجام کار وہی ہوگا جو ہم نے بلا علم فتویٰ دینے اور توجیہات پیش کرنے والے جہلا، کم عقل اور مجہولین کی کثرت کی صورت میں ملاحظہ کیا جو ایسے اطلاقات کی کثرت پر منتج ہوئی جن کا علم سے کوئی لینا دینا نہیں ۔ بالخصوص اس باب میں جو دین کے سب سے بڑے ابواب میں سے ایک ہے اور وہ اسماء واحکام کا باب ہے۔ انہوں نے مسلمانوں، بلکہ بہترین مجاہدین کی تکفیر کر ڈالی اور ان کے خون کو مباح قرار دیا۔ یہ وہ امور ہیں جن کو اگر یوں ہی چھوڑ دیا جائے تو یہ پھیلتے جاتے ہیں، جہاد کو نقصان پہنچاتے ہیں اور اہلِ جہاد کو بدنام کرتے ہیں...... یہ چیز امت کے حال اور مستقبل کے لیے عظیم خطرہ ہے۔ ہمیں اس بات میں کوئی شک نہیں ہے کہ غلو وافراط کے جس معاملات سے ہمیں سابقہ پیش ہے ان کا مقصد صرف جہاد کو بدنام کرنا اور لوگوں کو مجاہدین سے متنفر کرنا نہیں ہے...... یہ معاملہ صرف جاہل اور خود پسند لوگوں کے فتوے دینے اور توجیہیں پیش کرنے کا نہیں ہے بلکہ اس سے بڑھ کر یہ علمائے حق سے عوام کو متنفر کرنے اور اس علم کے بارے میں ان سے عدم رجوع کی فضا پیدا کرنے کی کوشش ہے جو اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ان کو عطا کر رکھا ہے۔ یہ علمائے کرام کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی تعلیم وتربیت پر بھرپور توجہ دیں تاکہ احکامِ شریعت مجاہدین کے درمیان اجنبی نہ بن جائیں۔

چند الفاظ اُن کے لیے جنہوں نے ہم پر انحراف اور منہج کی تبدیلی کی تہمت لگائی۔ ہم اپنے آپ کو خطا وتقصیر سے بری قرار نہیں دیتے، بلکہ اگر غلطی ہو جائے تو اس کا اعتراف اور اصلاح کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ کے لیے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔

آخر میں، میں چاہتا ہوں کہ ایک اہم معاملے کی وضاحت کر دوں۔ ہمارے بعض محبین کو ہم سے گلہ ہے کہ ہم نے اپنے امیر اور شیخ، حکیم امت اور مجاہدینِ امت کے قائد الشیخ الجلیل ایمن الظواہری حفظہ اللہ (اللہ ان کو ظالموں کے گلے کا کانٹا بنا دے) کو تنہا چھوڑ دیا اور ان کی عزت وحرمت کا دفاع نہیں کیا۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ اللہ ہمیں پناہ دے کہ ہم اتنے بڑے جرم کا ارتکاب کریں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو کوئی اپنے بھائی کی حرمت کا دفاع کرے گا اللہ قیامت کے دن جہنّم کی آگ کو اس کے چہرے سے ہٹا دے گا''۔

لیکن یہ معاملہ ہمارے اختیار سے باہر تھا چونکہ شیخ دامت برکاتہم العالیہ نے اپنے بھائیوں کو اس حوالے سے مکمل سکوت اختیار کرنے اور ان کی عزت پر اٹھائی گئی آوازوں کا جواب نہ دینے کا امر کیا تھا۔ انہوں نے فقط امت کی مصلحت کے لیے ایسا کیا اور اللہ سے امید کے ساتھ کہ شاید صورت حال بہتر ہو جائے اور فتنہ دب جائے۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے ان کی حسنِ نیت کی وجہ سے ان کی نصرت اور ان کی حرمت کا دفاع فرمایا۔ شیخ دامت برکاتہم العالیہ کا حال بھی ویسے تھا جیسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ سبحانہ تعالیٰ عفو ودرگزر کرنے والے کے لیے عزت کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں فرماتا''۔

اللھم ابرم لھذا امت امر رشد،و اعز فیه اھل طاعتک،و یضل فیه اھل معصیتک،اللھم فک اسر المسلمین و ثبتھم علی الحق یا اکرم اکرمین،اللھم انصر عبادک المجاھدین فی کل مکان،اللھم انصر ھم فی الشام ،والصومال والیمن و مصر مغرب الاسلام،و فی العراق و افغانستان والشیشان،و برما و کشمیرو ترکستان و فی غیرھا من ثغور الاسلام۔

و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

☆☆☆☆☆

25 اگست: صوبہ قندوز............ ضلع دشت آرچی............ مجاہدین اور افغان جنگجوؤں کے درمیان شدید لڑائی............ 8 افغان اہل کار ہلاک

اللہ کی شریعت کے علاوہ کسی اور قانون سے فیصلے کرنا

مولانا عاصم عمر دامت برکاتہم العالیہ

حکم بغیر ما أنزل الله کو ایک بار کرنے اور اس کو عادت بنا لینے میں فرق،اس کو بطور آئین(شریعت) نافذ کردینا!

یہاں ذیل میں بیان کیے گئے اس فرق کو بھی سمجھنے کی ضرورت ہے کہ:

أ۔ ملک میں نفاذ شریعت کے ہوتے ہوئے صرف ایک معاملے میں قرآن سے ہٹ کر فیصلہ کرنا۔

ب۔ ملک میں نفاذ شریعت کے ہوتے ہوئے قرآن سے ہٹ کر فیصلہ کرنے کی عادت بنالینا۔

ج۔ ملک میں نفاذ شریعت کی بجائے کوئی اور نظام رائج کرنا اور عدالتوں کا اس نظام کے تحت حلف اٹھانا اور فیصلے کرنا۔

کفرِ اکبر اور کفرِ اصغر کی بحث وتفریق ایسی ریاست، حاکم اور جج کے بارے میں ہے جو ملک میں نفاذ شریعت کے ہوتے ہوئے صرف ایک معاملے میں قرآن سے ہٹ کر فیصلہ کرے، یعنی یہ تفریق اس جرم کی پہلی صورت سے تعلّق رکھتی ہے۔ لہٰذا یہ بات سمجھنے کی ہے کہ دوسری صورت کے کفر ہونے میں تو کسی درباری مولوی کو بھی شک نہیں رہا ہے۔

جب کہ تیسری صورت کفرِ اکبر کی گندی ترین شکل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس سے بڑا کفر تو بنی اسرائیل کے یہود نے بھی نہیں کیا تھا۔ ان کے فیصلوں کے مرجع و مأخذ (Authority) بھی وحی (یعنی ان کی تورات) تھی، جب کہ جدید ابلیسی جمہوریت کا تو مرجع ومأخذ ہی اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مقابلے میں غیر اللہ (پارلیمنٹ) کی شریعت ہے۔ سو ایسے کفر کو اسلام ثابت کرنا اپنے ایمان کو غارت کرنے والی بات ہے، اور ایسے کفر کو عوام کے سامنے بیان نہ کرنا بدترین کتمانِ حق ہے۔

تنبیہ: الغرض اس آیت کی تفسیر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول **کفر دون کفر** (کفرِ اصغر) کا سہارا لے کر آج کی عدالتوں کو اس کا مصداق ثابت کرنا صریح خیانت اور عبداللہ بن عباسؓ کی ذات کی بہتان ہے۔ کیونکہ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے **کفر دون کفر** کو مطلقاً نہیں استعمال کیا ہے بلکہ خوارج کے رد میں بیان کیا ہے۔

قرآن کے علاوہ سے فیصلہ کرتی عدالتوں کی اسلامی ثابت کرنا:

سو اس بحث کو سمجھ لینے کے بعد ہم تمام مسلمان بھائیوں سے درخواست کریں گے کہ وہ موجودہ عدالتی نظام جو شریعت کے علاوہ سے فیصلہ کرتی چلی آرہی ہیں کے بارے میں یہ نہ کہا کریں کہ یہ عدالتیں تو ۷۳ کے آئین کے مطابق فیصلہ کرتی ہیں، اور ۷۳ کا آئین اسلامی ہے، لہٰذا یہ عدالتیں اسلامی آئین سے فیصلہ کرتی ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی ذاتِ اقدس پر اتنا بڑا بہتان ہے کہ جس سے آسمان ٹوٹ کر گر جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔

امام ابوبکر جصاص حنفیؒ نے ''احکام القرآن'' میں اس نکتے کو بیان فرمایا ہے جو آپ ان لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہے جو غیر اسلامی آئین کو اسلامی ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں، اور غیر اسلامی آئین سے فیصلہ کرتی عدالتوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ اسلامی آئین کی رو سے فیصلے کرتی ہیں۔ فرماتے ہیں:

> **''......فان كان المراد جحود حكم الله او الحكم بغيره م الاخبار بانه حكم الله فهذا كفر يخرج عن الملة وفاعله مرتد'(احكام القرآن للجصاص؛الجزء ٦،باب الحكم بين اهل الكتاب،في تفسير المائدة: ٤٤)'**

> ''اور اگر (اس آیت میں کفر سے) مراد اللہ تعالیٰ کے قانون سے فیصلہ کرنے کا انکار یا قرآن کے علاوہ فیصلہ کرکے یہ کہنا کہ یہ اللہ کے قانون سے فیصلہ کیا گیا ہے، تو یہ (دونوں صورتیں) ایسا کفر ہے جو ملتِ اسلام سے خارج کردیتا ہے، اور ایسا کرنے والا مرتد ہے''۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

> ''اور (یاد رکھو) جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے (بلکہ غیر حکمِ شرعی کو قصداً حکمِ شرعی بتلا کر اس کے موافق کرلے) سو ایسے لوگ بالکل کافر ہیں''۔ (تفسیر بیان القرآن؛ تفسیر سورۃ المائدہ: ۴۴)

مفتی شفیع صاحبؒ نے بھی اس آیت کی تفسیر میں یہ بات بیان فرمائی ہے:

> ''اور یاد رکھو کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے نازل کیے ہوئے کے موافق حکم نہ کرے، بلکہ غیر حکمِ شرعی کو قصداً حکمِ شرعی بتلا کر اس کے موافق حکم کرے، سو ایسے لوگ بالکل کافر ہیں''۔ (معارف القرآن؛ جلد ۳ تفسیر المائدہ: ۴۴)

چنانچہ ان لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو ان عدالتوں کو اسلامی ثابت کرتے ہیں۔

ومن لم يحكم بما انزل الله اور فقہائے امت:

قرآن مجید کے علاوہ سے فیصلہ کرنے کی بحث کو فقہائے امت نے بہت آسان انداز میں سمجھایا ہے۔ قارئین کی آسانی کے لیے اس کو بھی ہم یہاں بیان کررہے ہیں:

26 اگست: صوبہ ننگرہار...............ضلع غنی خیل...............مجاہدین کے ساتھ جھڑپ...............8 افغان فوجی ہلاک

کفرِ اکبر:

أ۔ اس کی ایک تعریف تو پیچھے گزر چکی ہے، جو امام صدر الدین ابن ابی العزحنفیؒ نے بیان فرمائی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی شخص یہ نظریہ یا عقیدہ رکھے کہ اس دور میں شریعت کے مطابق چور کا ہاتھ کاٹنا، زانی کو سنگسار کرنا یا کوڑے مارنا، بین الاقوامی تعلقات کی بنیاد قرآن وسنت پر استوار کرنا، قتال فی سبیل اللہ کرنا...... مناسب نہیں، یا قابلِ عمل نہیں، یا ان پر عمل کرنے اور کرانے سے بے عزتی، شرمندگی اور (عالمی برادری میں) توہین سمجھے، یا حدود اللہ میں ترمیم کو جائز سمجھے، یا عملاً ترمیم کر لے، یا یہ نظریہ رکھے کہ انسانوں کے بنائے جدید نظام زیادہ مناسب ہیں...... تو یہ نظریہ کفرِ اکبر ہے جو ملت سے خارج کر دیتا ہے کیونکہ اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کو برا جانا اور غیر اللہ کی شریعت کو اچھا جانا۔

ب۔ کفرِ اکبر کی ایک صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے قوانین کو بھی اچھا سمجھے لیکن جمہوری آئین کو اس سے زیادہ قابلِ عمل سمجھے۔

ج۔ یا جمہوری نظام کو نفاذِ شریعت کے برابر سمجھے۔ 'ب' اور 'ج' کا حکم ایک جیسا ہے۔ یعنی یہ دونوں قسم کے افراد کفرِ اکبر، یعنی ایسے کفر میں مبتلا ہیں جو ملت سے خارج کر دینے والا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مقابلے میں کسی اور کو اچھا سمجھنا، یا اس کے برابر سمجھنا درحقیقت اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کی تردید ہی ہے۔

د۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو نافذ کرنے سے طویل عرصے تک بہانے بازی کرتا رہا، مخالفت کی یا انکار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ثُمَّ أَعْرَضَ عَنْهَا إِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِينَ مُنْتَقِمُونَ (السجدة: ۲۲)

''پھر اس دین سے اعراض کیا، بے شک ہم مجرمین سے انتقام لینے والے ہیں''۔

یہ قسم بھی کفرِ اکبر کی ہے۔ نفاذِ شریعت کا انکار، مخالفت یا دیر تک ٹال مٹول، فقہا نے ان سب کا ایک ہی حکم بیان فرمایا ہے۔ یہ کتبِ فقہ کے مشہور مسائل ہیں جو کسی بھی مسلک کی کتابوں اور فتاویٰ میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ خصوصاً حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے امداد الفتاویٰ کی ساتویں جلد میں اور مولانا تقی عثمانی صاحب کی شرحِ مسلم شریف (تکملۂ فتح الملہم) کی کتاب الامارۃ میں بھی دیکھے جا سکتے ہیں۔

نیز مشہور حنفی فقیہ، علامہ ابن نجیم رحمہ اللہ ''بحر الرائق'' میں فرماتے ہیں

فیکفر وإذا......سخر بأمر من أوامره......أو جعل له شريكا (بحر الرائق شرح كنز الدقائق؛ الجزء ۵، باب أحكام المرتدين، زين الدين ابن نجيم الحنفي)

''اور اگر اس نے اللہ تعالیٰ کے کسی ایک حکم کا مذاق اڑایا یا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو کافر ہو جائے گا''۔

یاد رہے کہ قانون سازی میں کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنانا کفرِ اکبر ہے، جو ملت سے خارج کر دیتا ہے۔ جب کہ یہاں صرف شریک ہی نہیں بنایا گیا بلکہ نعوذ باللہ یہ حق مکمل غیر اللہ (پارلیمنٹ) کو دے دیا گیا ہے۔

وكذا يكفر الجميع لاستخفافهم بالشرع (ايضاً)

''اسی طرح ان تمام لوگوں کو بھی کافر قرار دیا جائے گا جو شریعت کو حقیر سمجھتے ہیں''

ولو صغر الفقيه أو العلوى قاصدا الاستخفاف بالدين كفر (ايضاً)

''اور اگر شریعت کو بے وقعت سمجھنے کی وجہ سے فقیہ کو کم تر جانا، تو یہ کفر ہے''۔

غور کرتے جائیے! اس نظام میں ایک عالم کی کیا عزت ہے اور جج کا کیا مقام ہے؟ نفاذِ شریعت اور اس کا مطالبہ کرنے والوں کے ساتھ کیا کچھ ہوتا ہے؟ کبھی وقت ملے تو عدالت کی ان کارروائیوں کی روداد پڑھیے گا، جو اسلامی دفعات سے متعلّق ہوتی ہیں۔ عدالت و پارلیمنٹ کے درمیان ان اسلامی دفعات کو کس طرح جھولا جھلایا جاتا ہے، عدالت، پارلیمنٹ کی طرف اچھال دیتی ہے، پارلیمنٹ اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف...... یہ سب اسلام کا مذاق نہیں، تو پھر مذاق کی تعریف کیا ہے؟

کفرِ اکبر کی عام لیکن سب سے ناپاک صورت:

کفرِ اکبر کی سب سے عام، لیکن خطرناک صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے شریعت کے مقابلے میں ایک شریعت بنائی گئی، جو فرانسیسی، انگریزی، امریکی اور کچھ شریعت سے منسوب (اگرچہ ہے نہیں) نظاموں کا ملغوبہ ہے۔ اس ملغوبے کو نظامِ زندگی کے طور پر نافذ کر دیا گیا اور فیصلوں کا مرجع (Authority) وماٴ خذ قرار دیا گیا۔ اس کے مطابق فیصلہ کرنے کا حلف لیا جاتا ہے، اس کی پاس داری و وفاداری کی قسمیں اٹھائی جاتی ہیں، اور اسی پر عمل کرنا لازم قرار دے دیا گیا۔ اس پر جان کی بلی چڑھانا، اور کسی باغی کی جان لے لینا حلال (قانونی) کر لیا گیا۔ جب کہ کوئی اگر یہ چاہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی شریعت کو نظامِ زندگی کے طور پر نافذ کرے، یا خود اس کے مطابق اپنی زندگی گزارے، تو اس کو ریاستی قوت کے ذریعے کچل دیا جاتا ہے۔ مذکورہ صورت کفرِ اکبر کی سب سے ناپاک صورت ہو سکتی تھی، لیکن ابلیس نے مزید محنت کی اور اپنے کارندوں کو امیدیں دلائیں، ان کی اس بدعملی کو ان کے سامنے خوب صورت بنا کر پیش کیا، لہٰذا اس کفر نے اور ترقی کی اور ایک ایسی صورت وجود میں آئی جس کا تصور بھی کلمہ پڑھنے والا نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ پر بہتان اور جھوٹ کی جرأت:

وہ ناپاک، مذموم اور کریہہ صورت یہ ہے کہ اس ابلیسی شریعت کو اسلامی قرار دے دیا گیا جو سراسر اللہ وحدہ لاشریک کی ذاتِ اقدس پر جھوٹ اور بہتان ہے، کہ ایک ایسی

26 اگست: صوبہ ہلمند .... ضلع نادعلی .... مجاہدین نے افغان فوجیوں پر متعدد حملے کیے .... 12 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

چیز کو اللہ تعالیٰ کی جانب منسوب کر دیا گیا جو اللہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہی نہیں فرمائی، اور نہ اس پر ان کے پاس کوئی دلیل ہے۔ لیکن خواہش پرست اور دنیا کی عبادت کرنے والے، زندگی کے غلام اور اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرنے والے، اپنے معبُودوں کے کہنے پر اس کفر کو اسلامی کہنے پر بضد ہیں۔ جو اس آئین کو نہ مانے وہ ان کے نزدیک باغی ہے، اس کا مال و جان ان کے لیے حلال ہے، ان کی پردہ دار خواتین کو اٹھا کر اپنے کیمپوں میں لے جانا ''ان کی شریعت'' نے جائز ٹھہرایا ہے۔ **مالکم کیف تحکمون؟**

افسوس صد افسوس! کس گمان پر اللہ تعالیٰ کے سامنے تم تن کر کھڑے ہو جاتے ہو؟ کس زعم میں مبتلا ہو کر اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دینا چاہتے ہو؟ کس بنیاد پر اتنی جرأت کر بیٹھے کہ عرش و کرسی کے مالک پر جھوٹ گھڑتے ہو؟ صرف اس لیے کہ دنیا کے عہدوں کے مزے لوٹو، اس مردار دنیا کی بدبودار لاش کو نوچنے میں تم بھی انہی کے شریک ہو جاؤ جنہوں نے اسی مردار کے بدلے اپنی آخرت کا سودا کر دیا......؟ **یا للعجب یا للعجب......و من اظلم ممن افتریٰ علی اللّٰہ کذبا** ''اس شخص سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ گھڑتا ہو''۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: غزہ کی ۵۲ روزہ جنگ اور حاصل ہونے والے اسباق

اور مصر کے شہر عریش سے زیرِ سمندر ایک پائپ لائن سے یہ گیس پہنچائی جائے گی۔ رقم کے علاوہ اسرائیل مصر میں سورج کی روشنی سے بجلی پیدا کرنے والا ایک کارخانہ بھی بنائے گا۔ یہ معاہدہ ۱۳ اپریل ۲۰۰۰ء میں اسرائیل کے وزیر برائے تعمیرات اور مصر کے وزارت پٹرولیم کے سربراہ انجینئر سامع فہمی اور وزارت برق رسانی کے وزیر ڈاکٹر علی صعیدی کے درمیان ہوا تھا اس کے مطابق جولائی ۲۰۰۶ء سے اسرائیل کو گیس کی فراہمی کی جائے گی۔

پہلے سال سالانہ ۲ سوملین مکعب میٹر اور اگلے سال ۲۰۰۷ء سے یہ مقدار بڑھا کر سالانہ ۷ سوملین مکعب میٹر کر دی جائے گی۔ یہ تو دیگ میں محض چند چاول ہیں وگرنہ پوری دیگ دیکھنے سے ان غداروں کی ضخیم تاریخ تیار ہو سکتی ہے۔ اس لیے مجاہدین فلسطین کے لیے ضروری ہے کہ ہمسایہ عرب حکمرانوں کی بجائے وہاں کے علمائے کرام اور اکابرین امت کو اپنی حمایت پر کھڑا کریں تا کہ جہادی تحریک کو کامیاب بنانے کی منزل قریب سے قریب تر ہو۔

۱۱۔ افغانستان سے شام، الجزئر، لیبیا، یمن اور عراق تک۔ 'القدس' ہی کی تیاری ہے !!!

جیسا کہ کئی دہائیوں بعد جہاد افغانستان اول سے جلا اور حوصلہ پا کر آنے والے مجاہدین نے نومبر ۱۹۸۷ء کی بنیاد رکھی اور باقاعدہ سے مزاحمت کا آغاز ہوا......

بعینہٖ دنیا بھر کے مسلم خطوں سے جہاد کے لیے افغانستان آنے والے مجاہدین نے اپنے اپنے خطوں میں جا کر جہادی محنت کا آغاز کیا اور آہستہ آہستہ تدریجی مراحل سے نکلتے ہوئے وہ سب آج ایک منہج، قیادت اور دعوت پر جمع ہیں، اسی طرح جہاد افغانستان ثانی اصل میں 'القدس' ہی کے لیے شروع ہوا کہ اس کا محرک نائن الیون کا مبارک معرکہ بنا اور اس مبارک معرکے کا سبب بقول مجدد جہاد شیخ اسامہؒ:

> ''انیس سو بیاسی میں لبنان میں قائم مہاجرینِ فلسطین کے کیمپوں صابرہ اور شتیلہ پر اسرائیلی بم باری سے سترہ سے بیس ہزار تک مسلمانوں کی شہادتوں اور ان میں سے بھی معصوم بچوں کی ذرائع ابلاغ پر گونجنے والی چیخوں نے میرے دل کو چیر دیا تھا اور میں نے اسی وقت یہ تہیہ کر لیا تھا کہ اللہ پاک کی مدد سے میں ضرور بالضرور امریکہ سے اس کا بدلہ لوں گا''۔

ان شاء اللہ امارت اسلامی افغانستان کے لشکر امیر المومنین حضرت ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ اور عالمی جہاد کے لشکر امیر الجہاد شیخ ایمن الظواہری دامت برکاتھم کی قیادت میں فلسطین کو پنجہ یہود سے چھڑانے کے لیے جلد جائیں گے اور باذن اللہ کامران ہوں گے!!!

☆☆☆☆☆

علمائے سوء سے تعامل کے آداب

''جہاد سے روکنے اور اہلِ جہاد کے خلاف بے جا زبان درازی کرنے والے علمائے سوء کے حوالے سے ہم اپنے نوجوانوں کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ: ایسے علما کو ان کے حال پر چھوڑ دیں اور ان سے مت الجھیں۔ آپ اپنا کام کرتے رہیں اور مضبوطی سے اپنے رستے پر قائم رہیں، ان شاء اللہ یہ آپ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ نیز یہ بھی یاد رکھیے کہ ظلم و زیادتی کسی پر بھی جائز نہیں، خواہ وہ کوئی عالمِ سوء ہی کیوں نہ ہو۔ اور یہ بھی مت بھولیے کہ ایک انسان میں شر کے ساتھ ساتھ خیر بھی پائی جا سکتی ہے اور ایک ہی شخص میں فسق اور ایمان دونوں جمع ہو سکتے ہیں؛ اور جو شخص بھی مسلمان ہو بہر حال اس میں کچھ نہ کچھ خیر تو ضرور ہوگی۔ اسی لیے کسی مسلمان پر شرعی حکم لگانے میں جائز حدود سے تجاوز نہ کریں، نہ ہی ایسے مسائل میں زبان کھولیں جن کا علم آپ کے پاس نہیں اور جن پر گفتگو کے لیے درکار صلاحیت آپ میں موجود نہیں۔ یہ میدان آپ ان جہادی علما کے لیے چھوڑ دیں جن پر آپ کو اعتماد ہے اور خود یہی کہیں کہ 'لاأدري' (مجھے نہیں معلوم!) اگر آپ نے یہ رویہ اپنا لیا تو میرے عزیز بھائیو! مجھے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائیں گے اور آپ کو ہدایت پر قائم رہنے کی توفیق بخشیں گے''

شیخ عطیۃ اللہ رحمہ اللہ

26 اگست: صوبہ ہلمند.................ضلع نوزاد.................مجاہدین کا حملہ.................8 افغان فوجی ہلاک.................3 گاڑیاں بھی تباہ

کفار کی اصطلاحات......اپنا ایمان بچائیے

ممتاز مجاہد عالم شیخ ابو مصعب السوری فک اللہ اسرہ کے مضمون سے ماخوذ و اضافہ شدہ

آج عسکری، اقتصادی، سیاسی، ثقافتی غرض ہر میدان میں کفار اور ان کے اتحادیوں کی بالا دستی اور ظلم و جبر موجود ہے، جس کا سرخیل امریکہ ہے۔ اس حقیقت سے فرار ممکن نہیں اور اس سے پہلوتہی کرنا جاہلیت ہے۔ حالیہ صلیبی وصیہونی مہم کے کامیاب شعبوں میں سے اہم ترین میڈیا کا شعبہ ہے۔ وہ ذرائع ابلاغ میں موجود اپنے زرخرید ایجنٹوں، دھونس اور دوسرے نفساتی حربے استعمال کرتے ہوئے، لوگوں پر اپنی من پسند اصطلاحات مسلط کرنے اور ان اصطلاحات کے ایسے معانی استعمال کرنے پر مجبور کر چکے ہیں جو ان کے نقطۂ نظر کے مطابق ہوں۔ اس کے بعد وہ ان مسخ شدہ اصطلاحات کو بدترین سرگرمیوں اور صفات کے لیے استعمال کر رہے ہیں۔

انہی میں سے کچھ اصطلاحات ''دہشت گردی، دہشت گرد، شدت پسند اور دہشت گردی کے خلاف جنگ'' ہیں......جن کو اسلام کے ساتھ جوڑ دیا گیا ہے۔ یعنی اگر کوئی قرآنی احکامات کے مطابق اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر کفر سے ٹکرائے گا تو ''دہشت گرد'' ہو گا۔ جو ایسے لوگوں کی اخلاقی تائید کریں گے...... ''دہشت گردوں کے ساتھی'' کہلائیں گے۔ حتیٰ کہ تمام عرب اور مسلم دنیا کے ذرائع ابلاغ میں بھی یہ بات عام ہو گئی ہے اور وہ میڈیا چینل جو کہ اسلام کی ترجمانی کرتے ہیں، وہ بھی ان اصطلاحات کی نفی کرنے سے کتراتے ہیں، گویا یہ کوئی عیب یا برائی ہے کہ جس کے سر تھوپی جائے گی وہ تمام رزائل کا حامل ہو گا اور دنیا اور آخرت کی ہر بھلائی سے محروم ہو گا۔

ہم اس اصطلاح کو امریکی تعریف کے مطابق سمجھنے اور ماننے سے قطعاً انکار کرتے ہیں۔ ''دہشت گردی'' ایک ایسا لفظ ہے جو بہت سے دوسرے مجرد الفاظ کی طرح اپنا سیاق وسباق رکھتا ہے۔ جن کے ساتھ اسے جوڑا اور اس میں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ ایک کلمہ ہے جس کے اچھے اور برُے دونوں معانی ہو سکتے ہیں۔

جب اس فعل کو اسلام کے ساتھ جوڑ کر اس طرح مطعون کیا جا رہا کہ ہمارے بیشتر علما بھی دفاعی پوزیشن اختیار کرتے ہوئے اس کی مذمت پر مجبُور ہو گئے ہیں تو جس طرح ہم اپنے دوسرے عقائد کی تشریح کافروں کے مطابق قبول نہیں کرتے، اسی طرح یہ بھی ہمارے دینی عقائد کا ایک حصّہ ہے اور اس کی تشریح بھی ہم اسلامی حوالوں سے ہی قبول کریں گے۔

''اِرھبَ''، یعنی ارھاب، اس کا مصدر الرَھَبَ ہے یعنی بہت زیادہ خوف۔ اس کا فاعل ارھابی ہے اور مفعول مُرھب یا مرھوب ہے۔

دہشت گردی دو طرح کی ہو سکتی ہے:

ا۔ قابلِ مذمت دہشت گردی، ۲۔ قابلِ تعریف دہشت گردی

قابلِ مذمت دہشت گردی:

یہ باطل کی دہشت گردی ہے، اس کی تعریف اس طرح کی جا سکتی ہے کہ ہر قول و فعل جو کسی ٹھوس وجہ کے بغیر معصوم لوگوں کو تکلیف پہنچائے یا ان میں خوف پیدا کرے۔

اس میں چوروں، ڈاکوؤں، غاصبوں اور حملہ آوروں، طاغوت اور ان کے معاونین (چاہے مسلمان ہی ہوں) اور ظالم اور ناحق مسلط ہونے والے حکمرانوں کی دہشت گردی شامل ہے۔ اسی طرح اس میں کسی طاغوتی ایجنسی کا آلہ کار بن کر مسلمانوں کی مسجدوں اور بازاروں میں دھماکے کرنے والے بھی شامل ہیں۔ یہ قابلِ مذمت دہشت گردی ہے اور اس کا کرنے والا مجرم دہشت گرد ٹھرتا ہے جو اپنی دہشت گردی اور جرم کا، اس کی تباہی اور اثرات کے بقدر سزا کا مستحق ہے۔

قابلِ تعریف دہشت گردی:

یہ مذموم دہشت گردی کی ضد ہے۔ یہ حق دار مظلوموں کی دہشت گردی ہے کہ جو مظلوموں پر ظلم کا خاتمہ کرتی ہے۔ یہ ظالموں کو دہشت زدہ کرنے اور ان کو ہٹانے کے لیے کی جاتی ہے۔ اس ضمن میں ان لوگوں کی دہشت گردی آتی ہے جو چوروں اور ڈاکوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ جارحیت کے خلاف مقابلہ کرنے، طاغوت کے معاونین سے اپنا دفاع کرنے والوں کی دہشت گردی اور اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر خروج کرنے والے بھی اسی قسم میں شامل ہیں۔ یہ دہشت گردی محمود و مطلوب ہے۔ جس طرح ڈاکٹر ایک مریض کا سینہ چاک کر کے دل کا آپریشن کرتا ہے یا جسم کے فاسد حصّے کو کاٹ کر الگ کر دیتا ہے اور قابلِ تعریف ٹھرتا ہے اسی طرح تلوار کے ذریعے مفسدوں کا علاج اور عالمِ انسانیت کو ان سے نجات دلانا بھی عین رحمت اور عبادت ہے۔ دشمن کو دہشت زدہ کرنا ایک دینی فریضہ ہے اور آئمۃ الکفر اور ان کے معاونین کے قتل کی تعلیم سنتِ نبوی ہے۔

اس کی تشریح سے پہلے ایک بات ذہن نشین کر لیں کہ تمام امت کا اس پر اجماع ہے کہ قرآن کی کسی ایک آیت یا صحیح حدیث کا انکار کرنے والا دین سے خارج ہے اور بالاتفاق کافر ہے۔ اور آج عمومی طور پر نام و نہاد مسلمانوں کے طرزِ عمل کو دیکھیں، دین کے بنیادی عقائد کا بھی علم نہیں رکھتے اور قرآن کے صریح احکامات پر زبان درازی کر رہے

ہوتے ہیں اوران پرعمل کرنے والے صالحین پرطعنہ زنی کررہے ہوتے ہیں، یہ سوچے سمجھے بغیر کہ قرآن وسنت پرعمل کرنے والے کی مذمت بلواسطہ اللہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مذمت ہے۔ایسے شخص کے دین سے خارج ہونے میں کیا شک رہ جاتا ہے؟ اسی لیے آج مسلمان عمومی طور پر اللہ کی مدد سے محروم ہیں،جس کا کہ اللہ نے خاص مومنوں سے وعدہ کیا ہے۔ بلکہ الٹا قدرتی آفات میں گھرے ہیں اور فاجر و فاسق حکمران بھی مسلط ہیں۔

جی ہاں!وہن سے پاک اور فقط اللہ سے ڈرنے والے علما اس موضوع پر ہماری رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں، دہشت گردی ایک دینی فریضہ ہے اور کفر کے سرداروں اور ان کے معاونین کا قتل سنتِ نبوی ہے۔صحیح مسلم اور صحیح بخاری کی ابورافع یہودی اور کعب بن اشرف کے قتل والی دونوں روایات اس بات کی واضح اور قطعی دلیل ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوتِ دین کے راستے میں حائل رکاوٹوں کو ہٹانے کے لیے قوت استعمال کی اور کفر کی نمائندہ دو چوٹی کی شخصیات کو اِغتِیَال (یعنی منصوبہ بندی کے ساتھ قتل) کے ذریعے مروایا۔قائدینِ کفر اور آئمہ فتن کو رستے سے ہٹانا ایک شرعی حکم،ایک منطقی ضرورت اور ایک فطری حق ہے اور دعوتِ دین کے پھیلاؤ میں حائل ہر بڑی رکاوٹ کو بزور دفع کرنا عین تقاضائے شریعت ہے۔نبی اکرم صلی اللہ علی وسلم کے اس فرمانِ مبارک سے آخر اور کیا مقصود ہے کہ

بُعثت بين يد الساعة بالسيف حتٰی يُعبد الله وحده لا شريك له(مسند احمد، والحديث ف صحيح الجامع، برقم: ۲۸۳۱)

’’مجھے قیامت سے قبل تلوار دے کر مبعوث کیا گیا ہے تا کہ تنہا اس اللہ کی عبادت بجالائی جائے جس کا کوئی شریک نہیں‘‘۔

’’مجھے(اللہ تعالیٰ کی طرف سے)حکم دیا گیا کہ میں اس وقت تک لوگوں سے قتال کرتا رہوں جب تک کہ وہ لاالہٰ الا اللہ کا اقرار نہ کرلیں، پھر جب وہ لاالہٰ الا اللہ کا اقرار کرلیں گے تو ان کے جان و مال سوائے شرعی حق کے ہم سے محفوظ ہو جائیں گے اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا‘‘۔ (بخاری)

چنانچہ اس سنتِ نبوی کے بارے میں بہت سنبھل کر بات کرنی چاہیے کہیں اپنا ایمان ہی نہ جاتا رہے۔

آئمۂ کفر کا قتل ایک مبارک سنت ہے، جسے ترک کرنے کی بھاری قیمت آج اس امت کو چکانی پڑ رہی ہے۔اسلام کے دشمنوں سنو!یہ دہشت گردی ہم نے اپنی مرضی سے نہیں اپنائی، بلکہ قرآن پاک میں خود اللہ ربُ العزت فرماتے ہیں:

اذلة على المومنين اعزة على الكافرين(آل عمران)

’’مومنوں کے لیے نرمی ہے،کافروں پر سختی ہے‘‘۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

أَشِدَّاء عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاء بَيْنَهُمْ (الفتح: ۲۹)

’’کفار پہ سخت ہیں اور آپس میں رحم دل‘‘

یہاں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا یہ فرمانِ مبارک بھی نگاہوں میں رہے کہ:

وَاقْعُدُواْ لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ(التوبة:۵)

’’ان کی تاک میں بیٹھو۔اوران(مشرکین کو مارنے)کے لیے ہر گھات میں بیٹھو‘‘۔

وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُم مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ(البقرة:۱۹۱)

’’اور قتل کرو ان کو جہاں پاؤ اور ان کو نکال باہر کرو جہاں سے انہوں نے تم کو نکلنے پر مجبور کیا ہے اور(کفار کا)کا فتنہ قتل سے سخت تر ہے‘‘۔

اللہ جل شانہٗ نے اپنی کتاب میں اپنے دشمنوں کو دہشت زدہ کرنے کی بالکل واضح ہدایات دی ہیں اور یہی بات اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے بھی معلوم ہوتی ہے۔اللہ کی کتاب اور سنت نے اس قابلِ تعریف دہشت گردی کے احکام واضح طور پر بیان کیے ہیں۔قرآن میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَأَعِدُّواْ لَهُم مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُونَ بِهِ عَدْوَّ اللّهِ وَعَدُوَّكُمْ وَآخَرِينَ مِن دُونِهِمْ لاَ تَعْلَمُونَهُمُ اللّهُ يَعْلَمُهُمْ وَمَا تُنفِقُواْ مِن شَيْءٍ فِي سَبِيلِ اللّهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَأَنتُمْ لاَ تُظْلَمُونَ (الانفال:۶۰)

’’اور جہاں تک ہو سکے ان کے لیے زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے مہیا کر رکھو، تا کہ اس کے ذریعے سے اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ان دوسرے اعدا کو خوف زدہ کرو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے۔‘‘

اس آیت کے الفاظ بالکل واضح اور قطعی دلیل ہیں۔(وَأَعِدُّواْ)یعنی قتال کے لیے تیاری کرو(لَهُم)اپنے دشمن کے خلاف(مَّا اسْتَطَعْتُم مِّن قُوَّةٍ وَمِن رِّبَاطِ الْخَيْلِ)جو نشانہ بازی، گھڑسواری اور اسلحہ ہے۔رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الا ان القوة الرمي۔

’’بے شک قوت پھینکنے میں ہے‘‘اور اسے تین دفعہ دہرایا۔

(بقیہ صفحہ ۵۳ پر)

27 اگست:صوبہ ہلمند...ضلع خانشین...امریکی طیاروں کی افغان پولیس پر شدید بمباری کی...7 پولیس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی

اسلام میں ''نصرت'' کا مفہوم

مولانا مسعود مصطفیٰ

اللّٰہ تعالیٰ بندہ مومن کی نصرت کیسے کرتا ہے؟

ہمارے ہاں اکثر لوگوں کا گمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے مومنین کی نصرت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ تو ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں اور اللہ پاک ان کے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کردے، اللہ کی مخلوق ظلم کی چکی میں پستی رہے، مگر ان کی دعائیں قبول ہوں اور ہر مراد پوری ہوجایا کرے۔ اور بندوں کا ایک دوسرے کی نصرت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ باہم کچھ کھلا پلا دیا جائے یا اپنے من پسند اعمال پر حوصلہ افزائی کی جاتی رہے۔

جو لوگ نصرت کا یہ معنی کرتے ہیں وہ اس کے حقیقی مطلب سے غافل ہیں، کیا انہیں معلوم نہیں کہ ہمارے سردار آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کیسے فرمائی گئی تھی؟ ظاہر ہے جب وہ حرکت میں آئے اور دفع ظلم کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے نصرت کا نزول ہوا تھا، اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ نَصْرًا عَزِيزًا (سورۃ الفتح: ۳)

''اور اللہ آپ کو ایسا غلبہ دے جس میں عزت ہی عزت ہے''۔

هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ (سورۃ الانفال: ۶۲)

''اللہ وہی تو ہے جس نے اپنی مدد اور مومنوں کے ذریعے سے تم کو قوت عطا کی''۔

اور یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی گئی جب کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے تک منافقین اور کفار موجود تھے، اور اسلام کو مٹانے کے لیے دین کے دشمنوں کی ہمہ وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے ڈبھیڑ ہوتی رہتی تھی، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری وقت میں بھی اللہ کی نصرت کے حصول کے وسیلے اور مومنین کی نصرت کے ذریعے سے غافل نہ ہوئے اور مرض الموت میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے لشکر کی تشکیل فرمائی۔

بعض اوقات اللہ تعالیٰ دشمن پر غلبہ سے نصرت عطا فرماتا ہے اور بعض دفعہ مومن بندہ کا اپنے عقیدے اور ایمان پر قائم رہنا اور منہج نبوی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا، اللہ کی طرف سے نصرت ہے۔ اگرچہ اس کی پاداش میں اس کو بے گھر، جلا وطن اور ملک بدر کیا جائے اور دین کے مخالفین دنیا میں اس کو ذلیل و رسوا کردیں، لیکن وہ اپنے عقیدہ سے نہ پھرے، نہ ہی کسی بھی قیمت میں اپنے ایمان کو بیچے اور اسلاف کے طریقے پر چلتے ہوئے اپنے ہدف جو کہ اللہ پاک کی رضا اور اعلائے کلمۃ اللہ ہے کے حصول تک ہر قسم کی مشکلات پر صبر کرے تو یہ شخص حقیقت میں منصور ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کی نصرت اس کے ساتھ ہے کیونکہ اصل رسوائی اور ذلالت تو آخرت کی ہے۔

اس کی واضح مثال حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی ذاتِ مبارکہ ہے کہ ان کو مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا گیا، تپتی ریت پر لٹایا گیا اور ہر قسم کی سزا دی گئی، لیکن حضرت بلال رضی اللہ عنہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منہج سے ذرہ برابر بھی نہ ہٹے اور اَحداَحد کا نعرہ لگاتے رہے، کیونکہ اللہ کی نصرت ان کے ساتھ تھی جس کی وجہ سے کفار ان کے ایمان میں فرق نہ لاسکے بلکہ ان کا ایمان مزید بڑھتا گیا تھا۔ اور اسی نصرت کی وجہ سے ہی حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک دن مکہ مکرمہ میں فاتح بن کر داخل ہوئے اور بیت اللہ میں موذن کی حیثیت سے اللہ اکبر کی صدائیں بلند کرنے کی توفیق انہیں نصیب ہوئی، مومنین کامیاب و کامران ہوگئے اور کفار خائب و خاسر ہوئے۔

مسلمانوں کا باهم نصرت کرنا شرعی فریضه هے:

قرآن پاک اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتِ مبارکہ میں مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی کی نصرت و مدد کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور بسا اوقات یہ نصرت کرنا فرض عین ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک مذکور ہے:

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هَذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَل لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَاجْعَل لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيرًا (سورۃ النساء: ۷۵)

''اور تمہارے پاس کیا عذر ہے کہ تم جہاد نہ کرو اللہ کی راہ میں اور کمزوروں کی خاطر سے جن میں کچھ مرد ہیں اور کچھ عورتیں ہیں اور کچھ بچے ہیں جو دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار ہم کو اس بستی سے باہر نکال جس کے رہنے والے سخت ظالم ہیں اور ہمارے لیے اپنے پاس سے (غیب سے) کسی دوست کو کھڑا کیجیے اور ہمارے لیے اپنے پاس سے (غیب سے) کسی حامی کو بھیجیے''۔

مذکورہ آیت میں مظلوم مسلمانوں کی مدد و نصرت کے لیے قتال کا حکم بیان فرمایا گیا ہے، ایک دوسرے جگہ ارشاد ہے:

27 اگست: صوبہ ننگرہار.................. ضلع چپرہار.................. مجاہدین کا افغان اور امریکی فوجیوں پر حملہ.................. 10 افغان اہل کار ہلاک اور 2 امریکی فوجی زخمی

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَى (سورة المائدة: ۲)

''اورتم نیک کاموں اور پرہیزگاری پرایک دوسرے کی معاونت کرو''۔

يأمر تعالى عباده المؤمنين بالمعاونة على فعل الخيرات، وهو البر،وترک المنكرات وهو التقوى، وينهاهم عن التناصر على الباطل(تفسير ابن كثير/المائده)

''اللہ تعالیٰ نیکی کاموں (پر) پر مومن بندوں کی نصرت ومعاونت کا حکم دے رہے ہیں اور برائیوں کو چھوڑنے (کا نام) تقویٰ ہے۔اور باطل (یعنی برائیوں پر) ایک دوسرے کی نصرت کرنے سے منع فرمارہے ہیں''۔

ایک حدیثِ مبارکہ میں آیا ہے:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا قَالَ تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ (صحيح البخاري/ باب أَعِنْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے مظلوم یا ظالم بھائی کی نصرت کرو! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ہم مظلوم کی نصرت کرتے ہیں (لیکن) ہم ظالم کی نصرت کیسے کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کے ہاتھوں کو پکڑلو (یعنی ظالم کو اس کے ظلم سے روک دو)''۔

مومنین کی نصرت علامتِ ایمان ھے:

قرآن پاک اور احادیثِ مبارکہ میں مسلمانوں کی نصرت کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَيُطِيعُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ حَكِيمٌ(صحيح مسلم/باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم)

''اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے (دینی) رفیق ہیں نیک باتوں کی تعلیم دیتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور نماز کی پابندی رکھتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا مانتے ہیں ان لوگوں پر ضرور اللہ رحمت کرے گا بلاشبہ اللہ تعالیٰ قادر (مطلق) ہے حکمت والا ہے''۔

ایک روایت میں ہے:

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ:قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ":الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ ، إِنْ اشْتَكَى رَأْسُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ ، وَإِنْ اشْتَكَى عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ"(مسند أحمد بن حنبل مُسْنَدُ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرِينَ بِالْجَنَّةِ)

''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام مومنین ایک آدمی کی طرح ہیں کہ اگر اس کی آنکھ کو کوئی تکلیف ہو تو اس کے تمام اعضا کو تکلیف ہوتی ہے اور اگر اس کے سر میں درد ہوتا ہے تو بھی اس کے سارے بدن کو تکلیف ہوتی ہے''۔

مسلمانوں کی نصرت رنج وملال دور کرنے کا اور اللہ کی نصرت کے حصول کا سبب ھے:

حدیث شریف میں آتا ہے:

الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لاَ يَظْلِمُهُ وَلاَ يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ(صحيح البخاري/باب لاَ يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلاَ يُسْلِمُهُ)

''مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے کہ نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اس کو ہلاکت میں ڈالتا ہے اور وہ شخص جو اپنے بھائی کی ضرورت کو پورا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت کو پورا کرتے ہیں اور جو کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کرے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیفوں کو دور کریں گے اور جو کسی مسلمان کا عیب چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیب کو چھپائے گا''۔

وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ۔)صحيح مسلم /بَاب فَضْلِ الِاجْتِمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَعَلَى الذِّكْرِ)

''اور اللہ تعالیٰ (اس وقت تک) بندہ کی مدد کرتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا ہے''۔

مومن کی نصرت سے ھاتھ کھینچ لینا فتنه کا باعث اور ایمان کے منافی ھے:

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ (سورة الانفال:۷۳)

28اگست: صوبہ غور.................5اضلاع میں مجاہدین کی عملیات.....30افغان اہل کار ہلاک اور 19 زخمی

''اور وہ جو کافر ہیں باہم ایک دوسرے کے دوست ہیں (مقصد یہ ہے کہ کافروں سے دوستی کرنی اور (مسلمانوں کے خلاف)ان کی مدد کرنی مومنوں کے لیے جائز نہیں ہے۔ اگر تم ایسا نہ کروگے تو زمین میں فتنہ اور بگاڑ ہوجائے گا۔(یعنی تم کو جو باہمی امداد وحمایت کرنے اور کافروں سے تعلقات منقطع کرنے یہاں تک کہ موروثی سلسلہ توڑ دینے کا حکم دیا گیا ہے اگر تم اس کی تعمیل نہ کروگے اور باہم امداد نہ کروگے یا کافروں کی حمایت کروگے تو ملک میں ایک فتنہ یعنی کفر کا غلبہ پیدا ہو جائے گا اور بڑا بگاڑ ہوجائے گا۔یعنی جہاد ترک کرنے اور کافر ومومن کے اختلاط رکھنے کی وجہ سے اسلام کمزور ہوجائے گا۔(تفسیر مظہری/سورۃ الانفال)''

الْـمُسْلِم أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمهُ وَلَا يَخْذُلهُ وَلَا يَحْقِرهُ(صحيح البخاری/بَاب مَا يُنْهَى عَنْ التَّحَاسُد وَالتَّدَابُر)

''مسلمان ،مسلمان کا بھائی ہے وہ نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ بے یار و مددگار چھوڑتا ہے اور نہ ہی اس کی حقارت کرتا ہے''۔

ناجائز کاموں پر ایک دوسرے کی نصرت واعانت حرام ہے:

اللہ تعالی کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَلَا تَـعَـاوَنُـوا عَـلَـى الْـإِثْـمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ (المائدة: ٢)

''اور گناہ وظلم پر معاونت نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ بڑا سخت عذاب دینے والا ہے''۔

اس آیت کے ذیل میں مختلف مفسرین فرماتے ہیں:

يأمر تعالى عباده المؤمنين بالمعاونة على فعل الخيرات، وهو البر، وتـرک الـمـنكرات وهو التقوى، وينهاهم عن التناصر على الباطل۔(تفسير ابن كثير /سورةالمائده)

''اللہ تعالیٰ نیکی کاموں (پر) پر مومن بندوں کی نصرت ومعاونت کا حکم دے رہے ہیں اور برائیوں کو چھوڑ نے (کا نام)تقویٰ ہے۔اور باطل (یعنی برائیوں پر)ایک دوسرے کی نصرت کرنے سے منع فرما رہے ہیں''۔

ولـا يـعـن بـعـضكم بعضاً على الأثم وهو الكفر والعدوان هو الـظلم .وقيل :الإثـم الـمـعـاصـي،والـعدوان البدعة۔ (تفسير الخازن/سورة المائده)

''اور تم میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کی گناہ یعنی کفر اور ظلم پر معاونت نہ کرے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ'اثـــم' کا مطلب معاصی ہیں اور العدوان کا مطلب بدعت ہے''۔

والـحاصل أن البال والإثم لا يصلح لأن يقتدى به ويعان عليه وإنـمـا الـلائـق بـالـاقـتـداء بـه والتعاون عليه هو الخير والبر۔ (تفسيرالنيسابوری/سورة المائده)

''آیت کا حاصل یہ ہے کہ اقتداء اور تعاون کے لائق تو خیر اور نیکی کے کام ہیں اور گناہ اور معاصی اس لائق نہیں کہ ان کی اقتداء اور معاونت کی جائے''۔

نصرت کے اہل کون لوگ ہیں:

نصرت کا اہل ہر مظلوم اور کمزور مسلمان ہے، چاہے دین کے معاملے میں ہو یا دنیا کے معاملے میں ہو۔ایسے مظلوم اور کمزور مسلمانوں کی نصرت ومدد کرنا دیگر مومنین پر واجب ہے، اگر چہ یہ فاسق وفاجر ہی ہوں۔البتہ گناہ اور معاصی کے کاموں پر کسی بھی قسم کی معاونت کرنا جائز نہیں ہے اور ظالم کی بھی نصرت کی جائے گی اور اس کی صورت یہ ہے کہ اس کے ہاتھوں کو ظلم سے روکا جائے گا جیسا کہ پیچھے تفصیل سے گزر چکا ہے۔اور ذمی ومعاہد جو دارالاسلام میں ہوں ان کی بھی دیگر مسلمانوں کی طرح نصرت کی جائے گی ، کیونکہ ان کے مال وجان کی حفاظت مسلمانوں کے امیر پر واجب ہے جب کہ وہ واقعتاً ذمی یا معاہد ہو۔

إِنَّ الَّـذِيـنَ آمَـنُـوا وَهَـاجَـرُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فِي سَبِيـلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوْا وَنَصَرُوا أُولَئِکَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ (سورةالانفال: ٧٢)

''بے شک جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنی جان ومال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور وہ لوگ جنہوں نے (مہاجرین کو) رہنے کی جگہ دی اور (ان کی اللہ کے دشمنوں کے خلاف رسول صلی اللہ علیہ وسلم)مدد کی یہ لوگ باہم ایک دوسرے کے دوست ہوں گے(کافروں کے دوست نہیں خواہ وہ ان کے قرابت دار ہی ہوں لہٰذا مومنوں کے لیے کافروں سے دوستی کرنی جائز نہیں نہ ان کی مدد کرنا جائز ہے''۔(تفسیر مظہری/سورۃ الانفال)

☆☆☆☆☆

28 اگست: غزنی شہر.............افغان فوجی قافلے پر بارودی سرنگ حملہ.................2 افغان فوجی گاڑیاں تباہ...............8 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

فکر و منہج

تاریخ فتوحات گنتی ہے......دسترخوان پر پڑے انڈے، جیم اور مکھن نہیں!

طاہر سلطان

یہ ۱۹۷۳ء کی بات ہے......عربوں اور اسرائیل کے درمیان جنگ چھڑنے کو تھی......ایسے میں ایک امریکی سینیٹر ایک اہم کام کے سلسلے میں اسرائیل آیا......وہ اسلحہ کمیٹی کا سربراہ تھا......اُسے فوراً اسرائیل کی وزیراعظم ''گولڈہ مائیر'' کے پاس لے جایا گیا......

گولڈہ مائیر نے ایک گھریلو عورت کی مانند سینیٹر کا استقبال کیا اور اُسے اپنے کچن میں لے گئی......یہاں اُس نے امریکی سینیٹر کو ایک چھوٹی سی ڈائینگ ٹیبل کے پاس کرسی پر بٹھا کر چولہے پر چائے کے لیے پانی رکھ دیا اور خود بھی وہیں آ بیٹھی......اُس کے ساتھ اُس نے توپوں، طیاروں اور میزائلوں کا سودا شروع کر دیا......ابھی بھاؤ تاؤ جاری تھا کہ اُسے چائے پکنے کی خوشبو آئی......وہ خاموشی سے اُٹھی اور چائے دو پیالیوں میں اُنڈیلی ایک پیالی سینیٹر کے سامنے رکھ دی اور دوسری گیٹ پر کھڑے امریکی گارڈ کو تھما دی......پھر دوبارہ میز پر آ بیٹھی اور امریکی سینیٹر سے محوِ کلام ہوگئی......

چند لمحوں کی گفت و شنید اور بھاؤ تاؤ کے بعد شرائط طے پا گئیں......اس دوران میں گولڈہ مائیر اُٹھی، پیالیاں سمیٹیں اور اُنہیں دھو کر واپس سینیٹر کی طرف پلٹی اور بولی......''مجھے یہ سودا منظور ہے......آپ تحریری معاہدے کے لیے اپنا سیکرٹری میرے سیکرٹری کے پاس بھجوا دیجیے''۔

یاد رہے کہ اسرائیل اُس وقت اقتصادی بحران کا شکار تھا مگر گولڈہ مائیر نے کتنی ''سادگی'' سے اسرائیل کی تاریخ میں اسلحے کی خریداری کا اتنا بڑا سودا کر ڈالا۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ خود اسرائیلی کابینہ نے اس بھاری سودے کو رد کر دیا۔ اُس کا موقف تھا اِس خریداری کے بعد اسرائیلی قوم کو برسوں تک دن میں ایک وقت کھانے پر اکتفا کرنا پڑے گا

گولڈہ مائیر نے کابینہ کے ارکان کا مؤقف سنا اور کہا......''آپ کا خدشہ درست ہے لیکن اگر ہم یہ جنگ جیت گئے اور ہم نے عربوں کو پسپائی پر مجبور کر دیا تو تاریخ ہمیں فاتح قرار دے گی...... اور تاریخ جب کسی قوم کو فاتح قرار دیتی ہے تو بھول جاتی ہے کہ جنگ کے دوران فاتح قوم نے کتنے انڈے کھائے تھے اور روزانہ کتنی بار کھانا کھایا تھا......اُس کے دسترخوان پر شہد، مکھن، جیم تھا یا نہیں...... اور اُن کے جوتوں میں کتنے سوراخ تھے یا اُن کی تلواروں کی نیام پھٹے پرانے تھے...... فاتح صرف فاتح ہوتا ہے!''

گولڈہ مائیر کی دلیل میں وزن تھا لہٰذا اسرائیلی کابینہ کو اِس سودے کی منظوری دینا پڑی...... آنیوالے وقت نے ثابت کر دیا کہ گولڈہ مائیر کا اِقدام درست تھا اور پھر دنیا نے دیکھا، اُسی اسلحے اور جہازوں سے یہودی عربوں کے دروازوں پر دستک دے رہے تھے......جنگ ہوئی اور عرب ممالک ایک بوڑھی عورت سے شرم ناک شکست کھا گئے......

جنگ کے ایک عرصہ بعد واشنگٹن پوسٹ کے نمائندے نے گولڈہ مائیر کا انٹرویو لیا اور سوال کیا......''امریکی اسلحہ خریدنے کے لیے آپ کے ذہن میں جو دلیل آئی تھی وہ فوراً آپ کے ذہن میں آئی تھی یا پہلے سے حکمت عملی تیار کر رکھی تھی......؟''

گولڈہ مائیر نے جو جواب دیا چونکا دینے والا ہے......وہ بولی......

''میں نے یہ استدلال اپنے دشمنوں (مسلمانوں) کے نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) سے لیا تھا......میں جب طالبہ تھی تو مذاہب کا موازنہ میرا پسندیدہ موضوع تھا......اُنہی دنوں میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سوانح حیات پڑھی......اُس کتاب میں مصنف نے ایک جگہ لکھا تھا کہ جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا وصال ہوا تو اُن کے گھر میں اتنی رقم نہیں تھی کہ چراغ جلانے کے لیے تیل خریدا جا سکے......لہٰذا اُن کی اہلیہ عائشہ (صدیقہ رضی اللہ عنہا) نے اُن کی زرہ بکتر رھن رکھ کر تیل خریدا لیکن اُس وقت بھی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حجرے کی دیواروں پر نو تلواریں لٹک رہی تھیں......میں نے جب واقعہ پڑھا تو میں نے سوچا کہ دنیا میں کتنے لوگ ہوں گے جو مسلمانوں کی پہلی ریاست کی کمزور اقتصادی حالت کے بارے میں جانتے ہوں گے......لیکن مسلمان آدھی دنیا کے فاتح ہیں، یہ بات پوری دنیا جانتی ہے لہٰذا میں نے فیصلہ کیا کہ اگر مجھے اور میری قوم کو برسوں بھوکا رہنا پڑے، پختہ مکانوں کی بجائے خیموں میں زندگی بسر کرنا پڑے، تو بھی اسلحہ خریدیں گے، خود کو مضبوط ثابت کریں گے اور فاتح کا اعزاز پائیں گے......''

گولڈہ مائیر نے اِس حقیقت سے تو پردہ اُٹھایا مگر ساتھ ہی انٹرویو نگار سے درخواست کی کہ اِسے ''آف دی ریکارڈ'' رکھا جائے اور شائع نہ کیا جائے۔ وجہ یہ تھی کہ مسلمانوں کے نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کا نام لینے سے جہاں اس کی قوم اس کے خلاف ہوسکتی ہے وہاں دنیا کے مسلمانوں کے موقف کو تقویت ملے گی۔ چنانچہ واشنگٹن پوسٹ کے نمائندے نے یہ واقعہ حذف کر دیا، پھر وقت دھیرے دھیرے گزرتا رہا...... یہاں تک کہ گولڈہ مائیر مر کر واصلِ جہنّم ہوئی اور وہ انٹرویو نگار بھی عملی صحافت سے الگ ہو گیا......

(بقیہ صفحہ ۵۳ پر)

28 اگست: صوبہ ننگرہار............ضلع سپین غر............مجاہدین کی جنگجوؤں کے خلاف وسیع عملیات............7 جنگجو ہلاک اور 9 گرفتار

سرزمینِ شام...... بشار قصائی کے بعد صلیبیوں کی غارت گری!

عبید الرحمٰن زبیر

ازمنۂ قدیم میں جابر و سنگ دل حکمرانوں کی طرف سے مخلوق خدا پر توڑے جانے والے ظلم اور بہیمیت کی بہت سی داستانیں اب ضرب المثل بن چکی ہیں......لیکن مارچ ۲۰۱۱ء سے لے کر اب تک (ساڑھے تین سال میں) مسلمانانِ شام نے بشار قصائی کے ہاتھوں ظلم و عدوان کے جو وار سہے ہیں اور تشدد، وحشت اور درندگی کی جس انتہا کو جھیلا ہے اُس کی نظیر بہر حال قدیم و جدید تاریخ میں ڈھونڈنا امرِ محال ہے! نُصیری کافروں کے خلاف چالیس سالہ جہادی تحریک کا زمانۂ عروج بھی مارچ ۲۰۱۱ء ہی سے شروع ہوا...... اس وقت سے اب تک سرزمینِ شام کے مجاہدین سے لے کر عامۃ المسلمین تک نے صبر، قربانی، عزیمت، استقلال، حوصلہ اور پامردی کا عدیم المثال کردار پیش کیا ہے......

بشار قصائی کی کیمیائی بم باری میں سسک سسک کر شہید ہوتے ضعیف اور بزرگ، ماہی بے آب کی طرح گھٹ گھٹ کر داعی اجل کو لبیک کہتے طفلانِ معصوم، شدید ترین موسموں میں سایۂ آسمان تلے زندگیاں گزارتے مہاجرین، کئی کئی ہفتوں تک روٹی کے ایک نوالے اور صاف پانی کی چند بوندوں کو ترستے فاقہ زدگان، بشار قصائی کے جنگی طیاروں کی بم باریوں سے اجڑتے گھر، تباہ ہوتی بستیاں، گرتی مساجد، ویران و برباد ہوتے بازار، دو لاکھ سے زائد شہدا...... یہ مسلمانانِ شام کی عزیمت و عظمت کی داستان ہے جو یہاں تو چند الفاظ میں بیان کر دی گئی ہے لیکن اللہ کے جو بندے ان مراحل سے عملی طور پر گزر رہے ہیں اُن کی حالتِ زار کو سمجھنا اور اُن کے درد، کرب اور تکلیف کا اندازہ وہی نفوس کر سکتے ہیں جن کے سینوں میں دھڑکتے دل 'خون اور گوشت کے محض لوتھڑے' نہ ہوں بلکہ خوفِ خدا سے پگھلتے، امت کے جسم پر لگے زخموں کو اپنے اوپر محسوس کرتے 'ایمانی قلوب' ہوں......

ان 'قلوبِ ایمانی' ہی کا آج کے دور میں حقیقی کال ہے......اسی لیے ساڑھے تین سال تک شام کے اہل ایمان کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا گیا، بشار قصائی اور اُس کے درندے جس طرح چاہتے اُنہیں جھنجھوڑتے رہے لیکن نہ 'مسلم دنیا' اور نہ ہی ''عالمی برادری'' نے اُن کی ہلکی سی دادرسی کرنے کو ضروری گردانا...... یوں بشار کی حیوانیت نے شامی مسلمانوں کے لہو سے کھل کر کھیلا......اس کے جواب میں اگر کسی نے عملی اقدام اٹھایا اور بشار قصائی کو، اُس کے نظام کو گردن سے جا دبوچا تو وہ قلت تعداد والے 'قلوبِ ایمانی' کے حاملین ہی ہیں! انہوں نے اپنی استطاعت و قوت کے مطابق جہادی صفوں کو ترتیب دیا، اللہ تعالیٰ کی توفیق سے نُصیری کافروں کے خلاف کارروائیوں کی ابتدا کی اور اللہ تعالیٰ نے اُنہیں کمال ہمت، جرات اور اولوالعزمی سے نوازا......اُن کے نشانوں میں درستی پیدا فرمائی، اپنے فضل و احسان سے اُن کے اہداف کو آسان بنا دیا......اہلِ ایمان نے قربانیاں دیں تو اُن کے رب نے اُن کے ہاتھوں نُصیری کافروں کو بھی ذلت و رسوائی کا مزہ چکھایا......اب جب کہ بشار قصائی کا نظام' مجاہدین اسلام کی پیہم ضربوں سے مسلسل انہدام کا شکار ہے تو ''عالمی برادری'' اُس کی مدد کو آن پہنچی ہے......

۱۹ ستمبر ۲۰۱۴ء سے امریکہ نے اپنے صلیبی اتحادیوں اور عرب طواغیت کی مدد سے اہل شام پر نئی جنگ مسلط کر دی ہے! 'داعش' کے ''خطرے'' کا ہوّا کھڑا کر کے اُس نے عرب خطے میں مضبوط ہوتی تحریک جہاد کے خلاف عملاً اعلان جنگ کیا ہے......تادم تحریر شام میں امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کی فضائی بم باریاں اپنے عروج پر پہنچ چکی ہیں......اُن کا ہدف کوئی ایک تنظیم یا جماعت نہیں ہے بلکہ وہ خطۂ عرب میں عالمی تحریک جہاد کو نشانہ بنانے کی مہم شروع کر چکے ہیں!

امریکی وزیر خارجہ جان کیری کے بقول اس فوجی مہم میں ۵۰ سے زائد ممالک امریکہ کے ساتھ ہیں......مارچ ۲۰۰۳ء میں امریکہ نے عراق پر چڑھائی کی، جس کے نتیجے میں لاکھوں مسلمان شہید ہوئے......عراق جنگ کے لیے امریکہ نے Weapons of Mass Destruction کو بہانہ بنایا، اس جھوٹ کا پول چند ہی سالوں میں کھل گیا اور امریکی حکومت بھی یہ ماننے پر مجبور ہوئی کہ جس 'خطرے' کو بنیاد بنا کر عراق پر حملہ کیا گیا تھا اُس کا وجود سرے سے تھا ہی نہیں! اب بھی داعش کے 'خطرے' کو دنیا کے سامنے دہشت و خوف کی علامت بنا کر پیش کیا گیا لیکن اس کی آڑ میں اصل مقصود مجاہدین کی مجموعی قوت کا عرب خطے سے خاتمہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ شام پر حملے کی ابتدا میں ہی اُن جہادی جماعتوں کو بھی ہدف بنایا گیا جن کا داعش سے کوئی تعلّق نہیں تھا۔ جہاں داعش کے مرکز الرقۃ میں بم باریاں کر کے کثیر تعداد میں مجاہدین کو شہید کیا گیا، وہیں جبہۃ النصرۃ، احرار الشام اور جبہۃ الاسلامیہ کے زیرِ قبضہ علاقوں اور مراکز کو بھی تواتر سے نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ امریکی محکمہ دفاع نے بھی اعتراف کیا ہے کہ ''شام میں ''خراسان گروپ'' کو بھی نشانہ بنایا ہے''...... خراسان گروپ دراصل شام میں جماعۃ القاعدۃ الجہاد کا مرکزی دماغ ہے جس کے امیر ایک کویتی مجاہد ہیں۔ جبہۃ النصرہ اور ''خراسان گروپ'' کے مراکز پر حلب میں حملے ہوئے......ان حملوں میں جبہۃ کا ہیڈ کوارٹر بھی نشانہ بنا جس کے نتیجے میں بہت سے مجاہدین شہید ہوئے، جن میں شیخ ابو یوسف الترکی رحمہ اللہ اور شیخ محسن الفضلی رحمہ اللہ جیسے جہادی

29 اگست: صوبہ ہلمند......ضلع گرمسیر......افغان فوج اور پولیس کی چوکیوں پر مجاہدین کے شدید حملے......19 سیکورٹی اہل کار قتل

قائدین بھی شامل ہیں۔ شیخ ابو یوسف شہید رحمہ اللہ اسنائپر رائفل کے ماہر استاد تھے، آپ کا شمار دنیا کے ٦ بہترین نشانہ بازوں میں ہوتا تھا اور آپ سے تربیت پانے والے مجاہدین کی تعداد (صرف شام میں) چار سو ہے......اسی طرح شیخ محسن الفضلی رحمہ اللہ جماعۃ القاعدۃ الجہاد کی مرکزی قیادت میں شمار ہوتے تھے اور شیخ اسامہ رحمہ اللہ کے قریبی ترین ساتھیوں میں سے تھے۔ جن علاقوں میں اب تک فضائی بم باری کی گئی ہے اُن میں حلب، ادلب، بوکمال، الرقہ، دیرالزور، درعا، حماۃ، الحسکہ، جولان کے علاقے شامل ہیں!

افغانستان میں مجاہدین کے خلاف صلیبی جنگ میں 'ہراول دستہ' کے تمغے کن سینوں پر سجے اور اب تک کون کفر کی صف اول کا اتحادی ہونے کے 'پندار' میں مبتلا ہے' یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں! اسی طرح مجاہدین شام کے خلاف اس صلیبی جنگ میں 'ہراول دستے' پر نظر دوڑائیں تو ''کلمہ گو' دکھائی دیں گے اور 'خائن الحرمین' پر نظریں جا مرکوز ہوں گی! سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، اردن، بحرین، قطر کی افواج اس صلیبی جنگ میں باقاعدہ حصّہ لے رہی ہیں، بلکہ اب تک ہونے والی فضائی حملوں میں سے ۸۰ فی صد حملے ان عرب افواج کے بم بار طیاروں نے ہی کیے ہیں......جب ترکی بھی پر تولے بیٹھا ہے!

ایسا نہیں ہے کہ عرب و غرب کے طواغیت کا واحد نشانہ اور ہدف مجاہدین ہی ہیں بلکہ ان حملوں میں ہمیشہ کی طرح عامۃ المسلمین کا نقصان مجاہدین سے کہیں بڑھ کر ہو رہا ہے......انسانی حقوق کی تنظیم سیرین آبزرویٹری فار ہیومین رائٹس نے ان فضائی حملوں میں بیسیوں عام مسلمانوں کے شہید ہونے کی تصدیق کی ہے......سوشل میڈیا پر بہت سی تصویریں گردش میں ہیں، جن میں ''عرب سپوت'' سینہ تان کر کھڑے ہیں اور تصاویر کی کیپشن بتا رہی ہیں کہ ''شدت پسندوں پر بم باری کرنے والے عرب فضائیہ کے جوان'' ثابت ہوا کہ پی اے ایف واہ سے پروازیں بھرنے والے جیٹ طیارے ہوں یا اردن و جزیرۃ العرب کے فضائی اڈوں سے اڑنے والے بم بار جہاز ہوں، اُن کا برسایا گیا آتش و بارود میران شاہ و میر علی سے حلب و الرقہ تک کے معصوم مسلمانوں کے گھروں میں قیامتیں ڈھاتا ہے......نونہال اور چہکتے پھرتے توتلی بولیوں سے دلوں میں گھر کرتے بچے ماؤں کی گود میں محفوظ رہتے ہیں نا باپ کے شفقت بھرے بازوؤں میں سلامت بچتے ہیں! اکثر تو پورے کا پورا خاندان ہی جنتوں کا مسافر ٹھہرتا ہے، کہیں اگر ماں باپ میں سے کوئی بچ جائے تو گود اور بازوؤں میں موجود پھولوں کو ٹٹولتا ہی رہتا ہے اور ڈھلکی گردن کو بار بار اٹھا کر معصوم کلی کے بوسے ہی لیتا رہتا ہے کہ مٹی میں دفنانے سے پہلے لاڈ پیار کے کچھ ارمان تو پورے ہو سکیں!

سید قطب شہید علیہ الرحمہ نے کیا ہی سچّے الفاظ فرمائے کہ ''یہ عرب فوجیں جن کو آپ دیکھتے ہیں یہ اسلام اور مسلمانوں کے دفاع کے لیے نہیں ہیں بلکہ یہ تمہیں قتل کرنے کے لیے بنی ہیں اور یہ ایک بھی گولی یہودیوں پر نہیں چلائیں گے''۔ آج دیکھ لیجیے!

یہودِ بے بہبود کم و بیش دو ماہ تک غزہ کو کھنڈر بنانے میں مصروف رہے اور ہزار ہا فلسطینی بچوں اور اہل ایمان کو شہید کر ڈالا لیکن کسی خائن الحرمین کے دل پر کچوکے لگے نہ ہی کوئی امیر کویت و امارات ہی بے چین ہو کر اُن کی مدد کو پہنچا......بشار قصائی نے ساڑھے تین سال میں مسلمانوں کی ہزاروں بستیوں کو تہہ تیغ کر ڈالا لیکن ان 'شیخوں' کے پاس سوائے زبانی جمع خرچ کے کچھ بھی نہ تھا......اب آقائے امریکہ نے ایک حکم دیا تو تمام وسائل، فوجی طاقت، فضائی قوت اور جنگی آلات سمیت عرب سرزمینوں کے خزانے آقا کے قدموں میں لا ڈالے کہ جہاں چاہے خرچ کرو اور جس طرح چاہے مسلمانوں کو خون میں نہلانے کے لیے استعمال میں لاؤ!

طواغیتِ عرب' اسلام اور جہاد سے دشمنی کا اہتمام کر رہے ہیں تو عامۃ المسلمین کی دین اور مجاہدین سے محبت و وارفتگی بھی اپنے عروج پر ہے......۱۹ ستمبر کے فوری بعد شام بھر میں اہل ایمان نے مجاہدین کے ساتھ اپنی والہانہ محبت اور اُن کی نصرت کا اظہار کیا۔ جب کہ یکم ذی الحج جمعۃ المبارک کو نماز جمعہ کے بعد متعدد مقامات پر عامۃ المسلمین مجاہدین کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے جمع ہوئے۔ یہ مسلمان جبہۃ النصرۃ، احرار الشام اور مجاہدین کی دیگر جماعتوں کی حمایت و نصرت کا اعادہ کر رہے تھے جب کہ عربی و غربی طواغیت نفرت، بے زاری اور برات کا اظہار کر رہے تھے! نوجوانوں نے جا بجا کتبے اٹھا رکھے تھے جن پر درج تحریریں اُن کے جذبات کی عکاسی بھی کر رہی تھیں اور مسلمانوں کی مجاہدین سے محبت کا حال بھی بیان کر رہی تھیں۔ ان کتبوں پہ تحریریں درج تھیں:

جبہۃ النصرہ: ہم تمہارے ساتھ ہیں!

جبہۃ النصرہ: تمہاری محبت کو ہمارے دلوں سے کوئی نہیں نکال سکتا!

عرب حکمرانو! تم کس طرح اپنی عورتوں کو بغیر محرم کے نکال کر ہمارے اوپر بم باری کی اجازت دینے پر رضامند ہو؟

ہمارے گھر مجاہدین کے مرکز بنیں گے!

جہاد کی عوامی حمایت کے یہ وہ مناظر ہیں جن کا مدتوں سے انتظار بھی تھا اور تلاش بھی! سرزمین افغانستان کے بعد عرب سرزمینوں پر بھی تحریک جہاد کی عوامی سطح پر پذیرائی اور نصرت جہاد کی عامۃ المسلمین کی جانب سے فراہمی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر ممکن ہی نہیں! اوباما نے کہا ہے کہ ''یہ جنگ نسلوں کی جنگ ہے''......مجاہدین بھی اپنے رب کے بھروسے پر کہتے ہیں کہ تم ہمارے ہاتھوں اور تمہاری نسلیں ہماری نسلوں کے ہاتھوں اس جنگ میں ذلت و شکست کا مزہ چکھیں گی، سرزمین شام کی سے متعلّق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں پوری ہو رہی ہیں......زبان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے نکلی خوش خبریوں کا ظہور ہم بھی دیکھیں گے اور ہماری نسلیں بھی! ان شاء اللہ!

☆☆☆☆☆

29 اگست: صوبہ نورستان......ضلع نورگیرام......مجاہدین کا افغان فوجی قافلے پر حملہ......4 بکتر بند گاڑیاں تباہ......21 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی

یمن......رافضی فتنہ کے نشانے پر!

سعود میمن

عرب خطے میں حالات انتہائی تیزی اور سرعت سے بدل رہے ہیں، یہاں کے مسلمان دہائیوں تک شاہوں اور جنرلوں کے پنجہ ہائے استبداد اور جبر و تسلط میں رہنے کے بعد اب آزمائش کے نئے سلسلے سے نبرد آزما ہیں......نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں ''کاٹ کھانے والی بادشاہتوں'' کے دور سے بہت سے عرب ممالک نکل چکے ہیں لیکن خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ کی منزلِ سعید پر پہنچنے سے پہلے صلیبی صیہونی فساد اور رافضی فتنہ سے نمٹنے کا مرحلہ درپیش ہے......

اس وقت پوری مسلم دنیا پر طواغیت کی یورش ہے، عرب مسلمانوں پر یہ یلغار دو طرفہ ہے، ایک جانب امریکی سرکردگی میں نیٹو اتحاد اور عرب حکمرانوں کی افواج' اہل ایمان پر ٹوٹ پڑی ہیں جب کہ دوسری طرف روافض اپنے سینوں میں سلگتی عداوتِ دین کی آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے اہل اسلام کی زمینوں کو خاکستر کرنے کے درپے ہیں! بظاہر اس معاملے میں روافض کو ایران کی پشت پناہی حاصل ہے لیکن حقیقت میں مشرق وسطیٰ میں ''عظیم تر یہودی سلطنت'' اور ''وسیع تر شیعہ مملکت'' کے قیام کے لیے امریکہ، مغربی دنیا، روس اور چین سمیت تمام کفار روافض کی پیٹھ ٹھونک رہا ہے......اس کی وجہ یہی ہے کہ سلطنت یہود ہو یا مملکت تشیع، دونوں مسلمانوں کے لیے بدترین دشمن اور خبیث ترین مقابل ہیں، سو' کفر ان دونوں شیطان صفت گروہوں کو بہرصورت امت مسلمہ پر مسلط کرنا چاہتا ہے......اس کے لیے کہیں کھلے عام اور اکثر و بیشتر خفیہ طریقوں اور ذرائع سے اِن کی پشتی بانی کی جاتی ہے!

جب شام میں صلیبی آقا اپنے عرب غلاموں کے ساتھ مجاہدین کے خلاف صلیبی محاذ کھول رہے ہیں اور بشار قصائی کی حلق میں اٹکی جان کو دوبارہ جسم و بدن میں لوٹا کر اُسے ''چست و توانا'' کرنے کی کوششوں میں ہیں، عین انہی دنوں میں سرزمین حرمین شریفین کے ہمسائے' یمن میں رافضی بغاوت کو شہہ دے کر کامیاب کروانے کی سازشیں عروج پر ہیں......حوثی شیعہ قبیلہ کے جنگ جو یمن کے دارالحکومت صنعاء پر قابض ہوئے اور یمنی وزیراعظم مستعفی ہو کر گھر جا چکا ہے......یمنی فوج کی ایک پوری ڈویژن جو[جو خفیہ طور پر پہلے سے رافضیوں کے زیر اثر تھی] نے ہتھیار ڈال کر حوثی قبائل کی بپا کردہ شورش میں ساتھ دینے اعلان کیا......

۲۱ ستمبر ۲۰۱۴ء کو شیعہ باغیوں نے وزارت دفاع کے ہیڈ کوارٹر سمیت اہم سرکاری عمارتوں پر قبضہ کرلیا جس کے بعد وزیراعظم محمد سالم باسندوہ نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا، یمنی وزیر داخلہ عبدہ حسین الترب نے شیعہ باغیوں کی حمایت کا اعلان کیا، رافضیوں نے دارالحکومت صنعاء میں سرکاری ریڈیو، وزارت دفاع، مرکزی بینک اور دیگر اہم مراکز پر قبضہ کرلیا......بی بی سی نے حوثیوں کی اس سرعت سے پیش قدمی پر حیرت کا اظہار ان الفاظ میں کیا:

> ''جس تیزی سے حوثیوں نے حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبُور کیا ہے اس سے پورا صنعا شہر حیرت میں ڈوب گیا ہے۔ آج دارالحکومت میں آپ کو جا بجا شیعہ جنگ جو نظر آتے ہیں جو بڑی بے فکری کے ساتھ نشہ آور بوٹی چباتے ہوئے سرکاری عمارتوں کے سامنے ٹہل رہے ہیں۔ یہ بندوق بردار افراد جن پک اپ ٹرکوں میں گھومتے ہیں ان کی نمبر پلیٹوں پر بھی رجسٹریشن نمبر کی بجائے ''آرمی'' لکھا نظر آتا ہے۔ صنعاء پہنچنے سے پہلے حوثی بندوق برادروں اور فوج کے درمیان ملک کے شمال مغربی حصّے میں ایک بڑی فوجی چھاونی میں گھمسان کی لڑائی ہوئی جس کے محض چار دن بعد یہ بندوق بردار صنعاء میں داخل ہوگئے جہاں انہوں نے کوئی گولی چلائے بغیر بڑی بڑی سرکاری عمارتوں پر قبضہ کر لیا۔ اس موقع پر وزیر داخلہ نے سرکاری سیکورٹی اہل کاروں کو کہہ دیا کہ وہ ایک طرف ہو جائیں اور بندوق برداروں کے خلاف کوئی مزاحمت نہ کریں۔ اس اعلان کے دو گھنٹے کے اندر اندر صنعاء کا کنٹرول جنگجوؤں نے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور شہر کے باسیوں کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے''۔

حوثیوں کی حالیہ ''کامیابیوں'' میں اصل کردار تو یمنی فوج اور حکومتی صفوں میں موجود شیعہ عناصر نے ہی ادا کیا، جس بنا پر رافضی جنگ جو صنعاء پر قابض ہوگئے اور حکومت کو اپنی مرضی اور شرائط کے مطابق معاہدہ کرنے پر مجبُور کیا......اسے بے شک روافض کی عارضی ''فتح'' سے تعبیر کرلیا جائے لیکن غیر جانب دار ذرائع بھی اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبُور ہیں کہ شیعوں کی یہ ''فتح'' اصل میں اخلاقی شکست کے مترادف ہے! دارالحکومت پر قبضے کے بعد شیعہ باغیوں کی طرف سے ہر طرف لوٹ مار کرنے اور سرکاری و عوامی املاک کو بے دریغ برباد کرنے کے عمل نے اُن کے حمایتی حلقوں کو بھی اُن کے خلاف کردیا ہے۔ حوثیوں کی حمایت میں لکھنے والے اخبارات نے بھی روافض کی غنڈہ گردی کی شدید مذمت کرتے ہوئے اسے اُن کی اخلاقی شکست سے تعبیر کیا ہے۔ عرب ٹی وی ''العربیہ'' کے

29 اگست: صوبہ ہلمند......ضلع گرمیسر......مجاہدین اور افغان فوجیوں میں شدید جھڑپ......12 افغان فوجی ہلاک اور 5 زخمی......7 گاڑیاں اور ٹینک تباہ

مطابق حکومت اور حوثی مظاہرین کے درمیان مفاہمتی معاہدے کے باوجود شیعہ حوثیوں نے نہایت ڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دارالحکومت میں شدید لوٹ مار کی۔لوٹ مار اور غنڈہ گردی کی وارداتوں کے باعث مقامی میڈیا حوثیوں پر سخت برہم ہے۔اخبارات حوثیوں کے سیاہ کرتوتوں کی وجہ سے ستمبر کو 'ماہ سیاہ' قرار دے رہے ہیں۔

صنعاء پر حوثی جنگ جوؤں کے لشکر قابض ہوئے اور امریکی سفارت خانے کے سوا پورے شہر پر قبضہ جما لیا۔اب امریکی سفارت خانے کو یہ ''استثنیٰ'' کس بنیاد پر حاصل ہوا،اس کو جاننے کے لیے ''مرگ بر امریکہ'' کے جھوٹے نعروں سے توجہ ہٹانے اور رافضی چہرے کے اصل خدوخال پہچاننے کی ضرورت ہے!یمن کے اہل سنہ کے قتل عام اور یمن کو'نیا شام' بنانے کے لیے حوثی جنگ جوؤں کی پشت پر ایران کی پوری ریاستی مدد اور حزب الشیطان کا عسکری تعاون موجود ہے!ویسے تو حوثی شیعہ یمن کی کل آبادی کا بمشکل ۳۰ فی صد ہیں جب کہ ۷۰ فی صد سے زائد آبادی اہل سنہ پر مشتمل ہے لیکن صلیبی قوتوں کی رکھیل کا کردار ادا کرنے والی اقوام متحدہ،امریکہ،مغربی دنیا اور بدخصال عرب شاہوں میں سے کسی نے اس پر''واویلا''نہیں کیا کہ قلت' اکثریت پر کیونکر مسلط و قابض ہوسکتی ہے......جب کہ شام میں نُصیری روافض کی مجموعی تعداد ۱۵ فی صد سے زائد نہیں لیکن ۸۵ فی صد اہل سنہ کو اُن کے خلاف بغاوت میں قربان ہوتے ساڑھے تین سال بیت گئے ہیں مگر مجال ہے کہ اس اکثریت کے حقوق کا''عالمی چودھراہٹ''کو خیال بھی آیا ہو!

۲۱ ستمبر کو صنعاء کا سقوط ہوا اور جمعہ ۲۶ ستمبر سے پہلے پہلے پورے صنعاء میں ہورڈنگ بورڈز جن بینروں سے 'سجے' تھے اُن پر یہ تحریر رقم تھی......''کل مساجد میں جمعہ نہیں،ہر شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے''......اس ایک جملے میں رفض کی اسلام سے عداوت اور بیر کی پوری ذہنیت آشکارا ہوتی ہے!اس دوران میں کم از کم ۹ مساجد کو حوثی شیعوں نے شہید کیا،جن میں مسجد الفاروق فی دنان،مسجد و دارالاحمر لتحفیظ القرآن فی الخمری،مرکز حمزہ لتحفیظ القرآن فی حوث،مسجد الغولۃ فی نقیل الغولۃ،مؤسسۃ التیسیر لدعم وتحفیظ الایتام فی حوث،مسجد بلال بن رباح فی ریدہ،مسجد وھاس فی حوث،مسجد الرحمۃ،مسجد الرحمٰن شامل ہیں

صنعاء پر قبضے کے دو دن بعد حوثی دہشت گردوں نے عالم اسلام کی عظیم علمی شخصیت شیخ عبدالمجید زندانی کے مدرسے جامعۃ الایمان پر حملہ کیا۔اس حملے میں جامعہ کا سیکورٹی انچارج شہید ہوگیا،جب کہ شیخ عبدالمجید کے زخمی ہونے کی اطلاعات بھی موصول ہوئیں،جن کی تادم تحریر تصدیق نہیں ہوسکی۔الجزیرہ کے نامہ نگار فیصل القاسم نے کیا خوب بات اپنے ٹویٹر پیغام میں کہی کہ''بلادِ عرب کے چار دارالحکومت رافضی قبضے میں جاچکے ہیں......بغداد،بیروت،دمشق اور اب صنعاء......اور بقیہ عرب بدو'امریکہ کے اتحادی بنے بیٹھے ہیں تاکہ باقی ماندہ دارالحکومتوں میں بھی ایرانی اپنے پنجے گاڑ دیں''......

یمن وہ ملک ہے جہاں وزیرستان اور آزاد قبائل کے بعد امریکی جاسوس طیاروں نے سب سے زیادہ حملے کیے......جماعۃ القاعدۃ الجہاد فی جزیرۃ العرب کے مجاہدین یمن میں بیک وقت حوثیوں اور حکومتی نظام کے خلاف صف آرا ہیں......امریکی ماہرین حرب،،مغربی دفاعی تجزیہ نگار اور عرب مبصر،تمام کے تمام جزیرۃ العرب میں موجود جماعت القاعدہ کے مجاہدین کو صلیبیوں کے لیے سب سے بڑا خطرہ گردانتے ہیں......مجاہدین یمن میں مضبوط بھی ہیں اور اللہ کے فضل سے مستعد بھی،اس کا سب سے بڑا ثبوت یہی ہے کہ جب عالمی کفری طاقتوں اور ایرانی پشت پناہی میں رافضی شیطان یمنی دارالحکومت کو تاراج کر رہے تھے،یمنی فوج نے عملاً اُن کے آگے ہتھیار ڈال دیے تھے اور وہ حکومت کو اپنی مرضی و منشا کے مطابق معاہدے پر مجبُور کر چکے تھے......ایسے وقت میں بھی مجاہدین نے اُن پر جان لیوا اور تابڑتوڑ حملے کیے......

۲۳ ستمبر کو مجاہدین نے صنعاء میں حوثی شیعوں کے بڑے قافلے پر فدائی حملہ کیا جس کے نتیجے میں سو سے زائد شیعہ واصل جہنم ہوئے۔اسی طرح ۲۲ ستمبر کو مجاہدین نے حوثی انٹیلی جنس کے سربراہ' کمانڈر محمد طاہر الشامی' کو اس کے ۷ باڈی گارڈز سمیت گرفتار کرلیا......۲۷ ستمبر کو صنعاء میں امریکی سفارت خانے پر مجاہدین نے راکٹ حملہ کیا،جس کے نتیجے میں یمنی سیکورٹی اداروں نے متعدد یمنی اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔اس راکٹ حملے کے بعد مجاہدین نے اپنے بیان میں کہا کہ یہ حملہ گذشتہ جمعہ کو الجوف گورنری میں امریکہ کے ایک ڈرون حملے کے جواب میں کیا گیا ہے۔اس ڈرون حملے میں کئی شدید بچے زخمی ہوئے۔

عرب حکمرانوں کی خیانتیں اور روافض کی سازشیں' بلادِ عرب میں اہل سنہ کی نسل کُشی اور یہود کے تحفظ ہی کے لیے ہیں!اسی لیے شام سے یمن تک اور فلسطین سے مصر تک اُن کی ہر طرح کی ہمدردیاں اسلام کے دشمنوں کے ساتھ ہیں......اُن کی تجوریوں کے منہ کھلتے ہیں تو صلیبی آقاؤں کی جنگی مہمات کو تقویت دینے کے لیے،اُن کے شیطانی دماغوں میں سازشیں پکتی ہیں تو مشرق وسطیٰ میں روافض کو مضبوط کرنے کے لیے کہ رافضی جس قدر مضبوط ہوں گے یہود اسی قدر مامون رہیں گے!یہی وجہ ہے کہ حزب الشیطان سے لے کر حوثی قبیلے تک اور بشار قصائی سے لے کر عراقی وزیر اعظم حیدر العابدی تک،ہر ایک ظالم و خونخوار فتنہ گر کے تحفظ کے لیے متذکرہ بالا'تمام' طاقتیں' باہم یکجا نظر آتی ہیں!

اِنہی دجالی طاقتوں کی سرکوبی کے لیے دنیا کے ہر علاقے اور خطے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اٹھایا ہے......اللہ کے ایسے ہی محبُوب بندے یمن کی سرزمین پر بھی موجود ہیں اور پوری قوت سے دفاعِ دین کے فریضہ میں مصروف ہیں......نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار دعا فرمائی:''اے اللہ ہمارے شام اور یمن پر برکتیں نازل کر!''(ترمذی)......اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ نے میرا رخ شام کی طرف کیا ہے اور میری پیٹھ یمن کی طرف اور مجھے

30 اگست:صوبہ ہلمند......ضلع گریشک......مجاہدین کے حملے میں 12 پولیس اہل کار ہلاک

کہا ہے: اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! میں نے تمہارے سامنے غنیمتوں اور رزق کو رکھا ہے اور تمہارے پیچھے مدد رکھی ہے''۔ (ترمذی)

پس آج یہ غنیمتوں اور رزق کی سرزمین اور مدد و نصرت کا گہوارہ اگرچہ صلیبی فساد اور رافضی فتنہ کی زد میں ہے لیکن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچّی زبان مبارک نے جن اخبار کو بیان فرما دیا ہے اُن کا ظہور لازماً ہو کر رہنا ہے!......اسی لیے آج کے دل شکن حالات میں بھی مجاہدین، غنیمت و نصرت کے اس سفر کو پوری استقامت سے جاری رکھے ہوئے ہیں کہ گھٹا ٹوپ اندھیری رات کے بعد سورج کے طلوع پر جس قدر یقین ہے اُس سے کہیں زیادہ ایمان و تیقن اُنہیں اپنے پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے عطا کردہ خوش خبریوں اور نصرت و مدد کے وعدوں پر ہے!

☆☆☆☆☆

بقیہ: کفار کی اصطلاحات......اپنا ایمان بچائیے

یہ جنگ کی تیاری اور تربیت، اسلحہ کا جمع کرنا اور جنگ کے لیے گھوڑے تیار کرنا یا سدھانا کس لیے ہے؟ اس آیت نے خود ہی بتا دیا ہے۔ (تُرْهِبُونَ) تا کہ تم دہشت پیدا کرو۔ (بِهٖ) اس سامان سے جو تم نے جنگ کے لیے تیار کیا ہے۔ (عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ) اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن، یعنی یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے دہشت گردی مقصود ہے۔ (والذین من دونهم) یعنی وہ جو اُن کی حمایت کرتے ہیں اور مدد کرتے ہیں، یا وہ جو تم پر حملے کے لیے گھات لگائے ہوئے ہیں۔ جب وہ غاصبین کے خلاف تمہاری دہشت گردی، مزاحمت اور تمہارا دفاع دیکھیں گے تو وہ دہشت زدہ ہوں گے اور حملے سے بعض آ جائیں گے۔ آپ کو ان حمایتیوں کے ارادے کا علم نہیں۔ لیکن اللہ کو علم ہے اسی لیے اُس نے تمہاری تیاری اور رعب کے ذریعے تمہارے دشمنوں کو روک دیا۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔ لہٰذا مختصراً اس آیت کریمہ نے کفار اور ان کے معاونین کے خلاف تیاری کا حکم دیا ہے تا کہ ان پر دہشت بٹھائی جا سکے۔ بالکل سیدھی سی بات ہے کہ جو دوسروں کو دہشت زدہ کرتا ہے وہ دہشت گرد ہوتا ہے۔ یوں دہشت گردوں کی دو اقسام بنتی ہیں:

۱۔ ایک ظالم اور غاصب بھی دہشت گرد ہوتا ہے۔

۲۔ ایک عادل بھی دہشت گرد ہوتا ہے جو اپنا اور دوسرے مظلوموں کا دفاع کر رہا ہوتا ہے۔

چنانچہ، جب لفظ ''دہشت گرد'' سے مجاہدین فی سبیل اللہ مراد ہوں تو ہم اس میں کوئی منفی معنی نہیں پاتے۔ یہ تو دراصل اللہ کے کمزور بندوں کے دشمنوں کے لیے دہشت گرد ہی ہیں۔ تو پھر ابہام کیسا اور مذمت کیسی؟!

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: تاریخ فتوحات گنتی ہے......دستر خوان پر پڑے انڈے، جیم اور مکھن نہیں!

اس دوران ایک اور نامہ نگار امریکہ کے بیس بڑے نامہ نگاروں کے انٹرویو لینے میں مصروف تھا......اُس سلسلے میں وہ اُسی نامہ نگار کا انٹرویو لینے لگا جس نے واشنگٹن پوسٹ کے نمائندے کی حیثیت سے گولڈہ مائیر کا انٹرویو لیا تھا......اُس انٹرویو میں اُس نے گولڈہ مائیر کا واقعہ بھی بیان کر دیا جو سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلّق تھا......اُس نے کہا......''اُسے اَب یہ واقعہ بیان کرنے میں کوئی شرمندگی محسوس نہیں ہو رہی ہے......''

گولڈہ مائیر کا انٹرویو لینے والے نے مزید کہا......

''میں نے اِس واقعہ کے بعد جب تاریخِ اسلام کا مطالعہ کیا تو میں عرب بدوؤں کی جنگی حکمت عملیاں دیکھ کر حیران رہ گیا......کیونکہ مجھے معلوم ہوا کہ وہ طارق بن زیاد جس نے جبرالٹر (جبل الطارق) کے راستے اسپین فتح کیا تھا اُس کی فوج کے آدھے سے زیادہ مجاہدوں کے پاس پورا لباس نہیں تھا......وہ بہتر بہتر (۷۲) گھنٹے ایک چھاگل پانی اور سوکھی روٹی کے چند ٹکڑوں پر گزارا کرتے تھے......یہ وہ موقع تھا جب گولڈ مائیر کا انٹرویو نگار قائل ہو گیا کہ تاریخ فتوحات گنتی ہے، دستر خوان پر پڑے انڈے، جیم اور مکھن نہیں!!!''

☆☆☆☆☆

30 اگست: جلال آباد......انٹیلی جنس آفس پر 6 فدائی مجاہدین کے حملے......71 انٹیلی جنس اور افغان فوجی اہل کار ہلاک......83 شدید زخمی

بحرِ ہند میں امریکی بحریہ کے خلاف مجاہدین کی کارروائی......اہداف ومقاصد

استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ

الحمد لله والصلاة والسلام علی رسول الله,أما بعد:

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں جس نے جماعت قاعدۃ الجہاد کی برصغیر میں قائم ہونے والی نئی شاخ کے مجاہدین کو بحرِ ہند کے پانیوں میں امریکی بحریہ اور اس کے حلیفوں پر حملے کی منصوبہ بندی کرنے، اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے اور اسے تنفیذ کے آخری مراحل تک پہنچانے کی توفیق دی۔

آئی ایس پی آر اور بحریہ کے ترجمان کی جانب سے جاری کیے گئے بیانات کے ذریعے پاکستانی فوج اس واقعہ کی اصل تفصیلات اور حقیقی اہداف کو چھپانے کی بھرپور کوشش میں ہے۔ امریکہ نواز پالیسیوں کی ناکامی چھپانے اور دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے بحریہ کے ترجمان نے اس واقعہ کو محض پاکستانی بحریہ کے کراچی میں موجود نیول ڈوک یارڈ پر حملے کی کوشش قرار دیا، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اس کارروائی کا اصل ہدف بحرِ ہند میں موجود امریکی بحری بیڑہ تھا، جس کو پاکستانی بحریہ ہی کے جنگی بحری جہازوں، بشمول پی این ایس ذوالفقار کے ذریعے ہدف بنایا جانا تھا۔

افواجِ پاکستان نے اپنی صفوں میں ہونے والی اس بغاوت کو چھپانے کے لیے یہ بیان بھی جاری کیا کہ تمام حملہ آور باہر سے آئے تھے اور ان کا پاکستان بحریہ سے کوئی تعلّق نہیں تھا، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اس مبارک کارروائی میں شامل تمام افراد نیوی کے کمشنڈ افسران تھے۔

ہم ان بہادر افسران کو سلام پیش کرتے ہیں جو کفریہ نظام سے باغی اور اللہ کے وفادار بندے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی کتاب دل کی آنکھوں سے پڑھنے کی توفیق دی۔ انہوں نے علمائے جہاد کی دعوت پہ لبیک کہتے ہوئے، ترقی اور آسائشوں کی دوڑ سے علیحدگی اختیار کی اور قافلہ جہاد میں شامل ہو کر دشمنانِ اسلام پر قہر بن کر ٹوٹے۔

یہ محض امریکہ کے خلاف ایک کارروائی نہ تھی، بلکہ اس سے بڑھ کر یہ پاکستان بحریہ کے اِن غیور افسران کی جانب سے اس غلامانہ پالیسی کے خلاف واضح علمِ بغاوت بھی تھا جس کے نتیجے میں جرنیلوں، مفاد پرست سیاستدانوں اور امریکہ نواز بیوروکریسی کی شیطانی مثلث نے اس خطے کے مسلمانوں کو امریکی رضا کی بھینٹ چڑھا ڈالا ہے۔

اللہ کے فضل سے، یہ اس نظام کی شکستہ فصیلوں میں پڑنے والی ایک اور دراڑ ہے......ان شاء اللہ! کفر اور ظلم پر مبنی اس نظام سے بغاوت کا یہ سلسلہ اب رکنے والا نہیں۔

فوج، فضائیہ اور بحریہ سے تعلّق رکھنے والے ہر اس افسر اور سپاہی جس کے دل میں ایمان کی کچھ رمق باقی ہے، اس کے لیے اسلام کے یہ جاں نثار سپوت یہ پیغام چھوڑ گئے ہیں کہ اللہ کے دین اور ربِ ذوالجلال کی رضا کے حصول کے مقابل امریکی غلامی پر مبنی یہ چند ٹکوں کی نوکری اور دنیا کی عارضی آسائشیں کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

یہ کارروائی ان افسران اور سپاہیوں کے لیے بھی مشعلِ راہ ثابت ہوگی جواب تک افواجِ پاکستان کی امریکہ نواز پالیسیوں پر اپنے غیظ وغضب کو دل میں دبائے بیٹھے ہیں، کہ وہ اس ظالمانہ نظام کے خلاف بغاوت کریں اور کفر کی خاطر اپنی جانیں گنوانے کی بجائے رب کے دین اور اس کی شریعت کی بالادستی کی خاطر اپنے لہو کا نذرانہ پیش کریں۔

امریکہ کو ہدف بنانے کی وجوہات

جماعت قاعدۃ الجہاد برِصغیر شہید اسلام اور محسن امت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کے منہج پر عمل پیرا ہے اور کفر کے سردار امریکہ کو اپنا اولین دشمن اور اپنی عسکری قوت کا اولین ہدف شمار کرتی ہے۔ اس کی بنیادی وجوہات درج ذیل ہیں۔

امریکہ اسلام کو اپنا سب سے بڑا دشمن اور اپنے وجود کی نظریاتی بنیادوں کے لیے بنیادی خطرہ سمجھتا ہے۔ امریکہ اسلام کے خلاف ایک بھرپور جنگ برپا کیے ہوئے ہے جس کے خدوخال ہر گزرتے دن کے ساتھ مزید واضح ہوتے جا رہے ہیں۔ غلبہ اسلام کے لیے اٹھنے والی ہر تحریک کی بیخ کنی کو امریکہ اپنا اولین فرض سمجھتا ہے۔

امریکہ اسرائیل کا سرپرستِ اعلیٰ اور اس ظالم اور فاسد صہیونی ریاست کے وجود کا اصل سبب ہے۔ غزہ اور فلسطین میں ہماری ماؤں، بہنوں اور بھائیوں پہ ڈھائے جانے والے ایک ایک ظلم میں برابر کا شریک ہے۔ مسلمان خطوں، بالخصوص شام، عراق، یمن، مالی، برما، بنگلہ دیش، افغانستان، پاکستان، بھارت اور باقی اسلامی دنیا میں بہنے والے مسلم خون اور مسلمانوں کی حالتِ زار کا بنیادی ذمہ دار بھی امریکہ ہی ہے۔

جدید نوآبادیاتی نظام میں امریکہ نے اپنے کٹھ پتلی حکمرانوں اور خائن افواج کے ذریعے مسلمان دنیا پر اپنا قبضہ جما رکھا ہے۔ انہی آلہ کاروں کے ذریعے امریکہ امتِ مسلمہ کے بیش قیمت وسائل لوٹنے میں مصروف ہے جبکہ مسلمانوں کی اکثریت لقمہ عیش سے بھی محروم ہے۔ مسلمان عوام کے دین اور دنیا کی بربادی کے لیے امریکہ مسلمان ممالک میں الحاد اور ارتداد کی تحریکوں کی بھرپور سرپرستی کر رہا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۶۰ پر)

30 اگست: صوبہ ہلمند.................ضلع سنگین.................مجاہدین کا فوجی گاڑی پر حملہ.................5 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی

لاپتہ افراد کی لاشیں.....''خاکی'' درندگی کی نشانیاں

مصعب ابراہیم

کفار اور اُن کے آلۂ کار نا صرف یہ کہ میدان حرب میں مجاہدین سے مات کھا چکے ہیں بلکہ وہ اخلاق واقدار اور سلیقہ وآداب کے کسی ایک پہلو اور گوشہ میں بھی مجاہدینِ اسلام سے مسابقت تو درکنار برابری کو بھی نہیں پہنچ سکتے.....غیر محاربین (خصوصاً خواتین، اطفال اور ضعیف العمر افراد) کو اندھا دھند بم باریوں سے قتل کرنا ہو یا مدارس ومساجد کو منہدم ومسمار کرنا ہو، بستیوں اور آبادیوں کو''کولیٹرل ڈیمج'' کے نام پر ویران وتاراج کرنا ہو یا بازاروں اور شاہراہوں کو بے دریغ گولہ باری سے نیست ونابود کرنا ہو، قیدیوں کو''واٹر بورڈنگ'' جیسے انسانیت کُش عمل سے گزار کر خفیہ عقوبت خانوں میں دہائیوں تک قید رکھنا ہو یا اُن مقہور وبے بس بندگانِ خدا کے ناخن اکھاڑنے سے لے کر ہر بنِ مُو کو ادھیڑ دینے تک کا حیوانی حوصلہ اور جذبہ' آج کے''مہذب''صلیبیوں اور اُن کے کاسہ لیسوں میں بدرجہ اتم موجود ہے......

ان کے برعکس صورت حال مجاہدین کے ہاں پائی جاتی ہے!اگرچہ شیطانی ذرائع ابلاغ کے بل بوتے اور جھوٹے پروپیگنڈے کے زور پر عام مسلمانوں کے ہاں اُن کی تصویر کشی یوں کی گئی ہے گویا وہ پرلے درجے کے بے رحم، سنگ دل، وحشی ہوں جن میں شقاوت وقساوت قلبی کی مثال ڈھونڈنے سے بھی نہ ملے.....لیکن عمل کی دنیا میں جن جن افراد اور گروہوں کا واسطہ اللہ کے ان بندوں سے پڑا ہے' وہ اُن کے اخلاق، تواضع، نیک دلی، خداترسی، شائستگی، نفاست، رحم دلی، ہمدردی، رقیق القلبی، نرم خوئی اور سب سے بڑھ کر شریعت اسلامیہ کی حدود کی پاس داری کی مثالیں دیتے نہیں تھکتے.....ان کا کٹر سے کٹر دشمن بھی اور بدترین عداوت رکھنے والا بھی جب ان کی قید سے رہائی پاتا ہے تو اُن کے کردار عالیہ اور اخلاق حسنہ کے گُن گاتا ہے.....مریم ریڈلی سے پروفیسر اجمل تک ایک طویل فہرست ہے جو کہ مجاہدین کے شب وروز اور کردار وعمل کو مسلسل دیکھنے اور جانچنے کے بعد دنیا والوں کو بتاتے پھرتے ہیں کہ ان بندگانِ خدا کی سادہ اور بے تکلف زندگیاں کیسی ہیں، ان کے قلب وذہن میں ایفائے عہد کا داعیہ کس قدر سرایت کیا ہوا ہے، ان کی راتیں کس طرح مالک الملک کے حضور سجدہ ریزیوں میں الحاح وزاری سے گزرتی ہے.....اُن کے اُجلے کردار اور ستھرے احوال سے متعلّق وہ لوگ بھی گواہیاں دیتے نظر آتے ہیں جنہوں نے اُن کی قید میں اُن کا مشاہدہ''دشمن کی نظر'' سے کیا ہوتا ہے!پروفیسر اجمل خان نے مجاہدین کے ہمراہ بیتنے والے دنوں سے متعلّق جو کچھ بتایا اور مجاہدین کے حسن سلوک جو جن الفاظ میں بیان کیا وہ انگریزی روزنامہ ڈان نے من وعن شائع کیے:

''ان کے لیے میرے دل میں کوئی تلخی یا رنجش نہیں، انہوں نے کبھی مجھ پر تشدد نہیں کیا، ان کا میرے ساتھ سلوک بہت اچھا تھا۔حکیم اللہ محسود سے میری ملاقات حقیقتاً خوش گوار تھی۔اس نے کہا''ہمارا آپ کے ساتھ کوئی تنازع نہیں، ہمیں وسائل درکار ہیں لیکن ہمیں آپ کا پیسہ نہیں چاہیے وہ ہم پر حرام ہے، ہم حکومت سے آپ کی رہائی کے بدلے تاوان مانگیں گے''۔ جب میں گیا تو انہوں نے مجھے ڈھیر سارے ریز رلا کر دیے، میں نے کہا کہ یہ مجھے درکار نہیں، اب مجھے شہری زندگی کے لوازمات نبھانے کی ضرورت نہیں۔صبح سویرے نماز کے لیے اٹھتا، ریڈیو سنتا، مطالعہ میں وقت گزارتا، اپنا کھانا خود پکاتا کیونکہ وہ زیادہ چکنائی والا کھاتے تھے جو میرے لیے مضر تھا۔روزانہ پہاڑوں سے اتر کر دکان پر دیہاتیوں کے ساتھ گپ شپ کے لیے جا بیٹھتا۔ابتدائی ۸ ماہ بعد گھر سے ہر ہفتے رابطے میں رہا۔صرف ابتدا میں ۳۰ منٹ ہتھ کڑی لگائی گئی جس پر طالبان نے بعد ازاں معافی مانگی۔ طالبان کہتے''ہمیں دیکھو!جب ہم قید کیے جاتے ہیں تو ہمیں چھوٹے سے سیل میں دھکیل دیا جاتا ہے جہاں سالہا سال روشنی سے محروم رکھا جاتا ہے''......میرے لیے ادویات پشاور سے خصوصی طور پر منگوائی جاتیں...... وہاں طالبان سے تو امان میں تھا البتہ جان کا خطرہ ڈرون اور فوجی گولہ باری سے لاحق رہتا تھا۔وہاں ۳۲ بچوں کو تعلیم دیتا رہا''۔

ایک طرف یہ صورت حال ہے کہ مجاہدین' پروفیسر اجمل خان کو پہاڑوں اور غاروں میں قید کر کے رکھتے لیکن اُن کی گرتی صحت کا اس قدر خیال رکھتے کہ اُن کے استعمال میں رہنے والی ادویات کی فراہمی کو ہر طور ممکن بنانے کے لیے پشاور شہر تک خصوصی طور پر ساتھیوں کو بھیجا جاتا جو کہ طویل اور کٹھن سفر کر کے ایک قیدی کے لیے مطلوبہ ادویات کی مسلسل فراہمی یقینی بناتے رہے......دوسری طرف ہر چھوٹے بڑے شہر کے پررونق اور گنجان علاقوں میں قائم پاکستانی خفیہ اداروں کے عقوبت خانے ہیں جہاں قید مجاہدین پر وحشیانہ تشدد کر کے اُن کے جسم اُدھیڑے جاتے ہیں اور پھر اُن کے زخموں پر محاورتاً نہیں حقیقتاً نمک پاشی کی جاتی ہے اور اُن کے کٹے پھٹے جسموں میں مرچوں کا سفوف بھرا جاتا ہے!

وہاں طالبان کی قید میں موجود افراد کے لیے ہر ممکن سہولت مہیا کی جاتی ہے،

کم یاب وسائل، غربت وعسرت اور ہر قسم کی تنگی ودشواری کے باوجود اُن کے لیے ممکنہ حد تک آرام وراحت کا سامان مہیا کیا جاتا ہے......اور پاکستانی خفیہ اداروں کی جیلوں میں موجود مجاہدین کو دو وقت کا ''کھانا'' ایسے حال میں دیا جاتا ہے کہ پھپھوندلگی روٹی، بساند زدہ ''سالن'' اور ''پانی نما'' محلول پر مشتمل ''خوان'' آہنی سلاخوں کے نیچے موجود خلا سے سرکا دیا جاتا ہے......قیدی مجاہد جو ہمہ وقت ہتھ کڑیوں اور بیڑیوں میں جکڑا ہوتا ہے کے لیے اس ''تناول ماحضر'' سے ''نمٹنا'' بھی ایک مرحلہ ہوتا ہے! یہ تو اُس جبر وجور کی محض ایک جھلک ہے جو خاکی درندے اپنے حراستی مراکز میں مقید مجاہدین کے ساتھ روا رکھتے ہیں......وگرنہ بقول شاعر

اِس جور کو سب نے دیکھ لیا جو تم نے سر بازار کیا

اُس ظلم کو دنیا کیا جانے جو تم نے پسِ دیوار کیا

'سر بازار' ستم دیکھنے ہوں تو لال مسجد، اخروٹ آباد میں کلمہ توحید کی گواہی دیتی شیشانی بہنوں پر ڈھائی جانے والی سربریت، مولانا سلطان غنی عارف رحمہ اللہ کی لاش کو سوات کی سڑکوں پر گھسیٹنے اور منتیں کرتے سرفراز شاہ کو گولیوں سے بھون ڈالنے کی مثالیں سب کچھ سمجھانے کو کافی ہیں......۱۶ جون کو کراچی کے ایک اعلیٰ سیکورٹی اہل کار نے برطانوی اخبار 'گارجین' کو بتایا ''سیکورٹی اہل کار طالبان کو گرفتار کرنے میں دل چسپی نہیں لیتے بلکہ مقابلے کے نام پر ماورائے عدالت قتل ہی کا طریقہ اپنایا جاتا ہے۔ کیونکہ عدالتیں انہیں چھوڑ دیتی ہیں۔ گزشتہ ۹ ماہ میں ۳۵۰ سے زائد ایسے قتل کیے جا چکے ہیں''۔

جب کہ 'پسِ دیوار' ڈھائے جانے والے مظالم کی تفصیلات اس قدر ہولناک ہیں کہ کوئی مضبوط دل اور قوی اعصاب کا مالک بھی اُن کی روداد سننے کا یارا نہیں رکھتا......اس سفاکیت کو دیکھنا ہو تو چند سال پہلے سپریم کورٹ میں ویل چیئر پر نیم مردہ حالت میں پیش کیے جانے والے سعود میمن کی تصویر ذہن میں لائیے! دراز قد، توانا جسم کا مالک کڑیل جوان' سعود میمن چند ماہ ان خفیہ اداروں کی تحویل میں رہا اور جب اُسے سپریم کورٹ میں پیش کیا گیا تو دیکھنے والے یہی دیکھ سکتے تھے کہ گویا ہڈیوں کا گٹھا بنا کر باندھ دیا گیا ہے...... ۲۵ کلوگرام وزن کو ویل چیئر پر لاد کر ''اعلیٰ عدلیہ'' میں پیش کیا گیا......اس کے چند دنوں بعد ہی سعود میمن اپنے تمام دکھ اور کرب وآزار لے کر اپنے رب کے دربار میں پیش ہو گئے!

امارت اسلامی افغانستان کی اعلیٰ قیادت سے لے کر عام مجاہدین تک بھی ظلم کی اس چکی میں پس رہے ہیں! امیر المومنین ملا محمد عمر نصرہ اللہ کے نائب ملا عبید اللہ اخوند رحمہ اللہ' اِنہی پاکستانی خفیہ اداروں کی تحویل میں شہید کیے گئے ......امارت اسلامیہ افغانستان کے ثقافتی کمیشن کے سربراہ استاد یاسر رحمہ اللہ بھی پاکستانی خفیہ ایجنسیوں کی قید میں شہید ہوئے......واقفانِ حال ان قائدین جہاد پر کیے جانے والے مظالم کی رودادیں سناتے ہیں کہ کس طرح اُن کے مقام ومرتبہ اور علمی وسیاسی وجاہت کو یکسر نظر انداز کر کے زندانوں میں اُن کے جسموں پر تشدد وتعذیب کے کوڑے برسائے گئے......اب بھی امارت اسلامیہ کے درجنوں قائدین اور ہزاروں مجاہدین اس ناپاک فوج کے عقوبت خانوں میں ستم وجور کے شدید ترین مراحل سے نبرد آزما ہیں!

اسی طرح فروری ۲۰۱۲ء میں ''گیارہ لاپتہ افراد'' کے عنوان سے معروف ہونے والے قضیے کے دوران میں نوائے افغان جہاد میں ''وہ گیارہ قیدی'' کے عنوان سے مضمون شائع ہوا......ہماری قوم کے حافظے کی کمزوری ڈھکی چھپی نہیں اور مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم تو ویسے بھی بہت جلد ان کے ذہنوں سے محو ہو جاتے ہیں......اس مضمون میں تین سگے بھائیوں کی والدہ روحیفہ بی بی اور اُن بھائیوں کی بہن کے تاثرات شائع کیے گئے تھے......ایک نظر ان سطور پر دوبارہ ڈالیے!

> عبد الصبور اور اُس کے دو بھائیوں کی بوڑھی والدہ ۱۴ فروری کو سپریم کورٹ کے احاطے میں اپنے دو ''زندہ'' بیٹوں سے ملیں۔ اُس وقت بھی اپنے بیٹوں کو صبر وعزیمت کا درس دیتے ہوئے اُنہوں نے صرف یہی کہا ''میرے بیٹو! کسی حال میں بھی اللہ سے اپنا تعلّق نہ توڑنا''۔ اس موقع پر اُنہوں نے کرب ناک لہجے اور غم والم میں رندھی آواز میں جو الفاظ کہے وہ ہر دلِ مضطر میں دکھ اور درد کا تیر بن کر پیوست ہو گئے۔ اُنہوں نے کہا:
>
> ''یہ سب جھوٹ ہے، اللہ کے آگے یہ بھی قسم کھائیں، قیامت والے دن ان کو چھوڑوں گی نہیں، پیروں پیغمبروں پر بھی ایسی ہی گزری جیسے ہم پر گزر رہی ہے، اللہ ان کو تباہ کرے گا۔ میرا بیٹا صبور شہید ہو گیا، باسط اور ماجد بہت بیمار ہیں دونوں کی حالت خراب تھی اور ایک بالکل ٹھیک تھا اور اسی کو انہوں نے شہید کر دیا''۔
>
> ضعیف العمر محترمہ روحیفہ بی بی اس کے اگلے ہی دن اپنے تمام تر دکھ اور ممتا کو لگنے والے سارے کچوکے کفن میں سمیٹ کر اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئی کہ اُس اعلیٰ ترین منصف کے دربار کے سوا اُسے اور کہیں انصاف نہیں ملنا تھا۔
>
> محترمہ روحیفہ بی بی کی تدفین کے بعد اُن کی بیٹی اور عبد الصبور شہید کی ہمشیرہ نے جس طرح اس ظلم وبربریت کا مظاہرہ کرنے والوں کو بددعائیں دیں۔ ناطق وحی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مظلوم کی بددعا سے بچو کہ یہ بددعا شعلے کی طرح آسمان پر چڑھ جاتی ہے''۔ ایک اور حدیث میں جسے امام بخاریؒ نے نقل کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اِتَّقِ دَعْوَۃَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّھَا لَیْسَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ اللّٰہِ حِجَابٌ ''مظلوم کی بددعا سے بچو بے شک

31 اگست: صوبہ لوگر......ضلع پل عالم......بارودی سرنگ دھماکہ......ایک امریکی ٹینک تباہ......4 امریکی فوجی ہلاک

اس کے اور اللہ کے بیچ میں کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا‘‘۔وہ الفاظ آپ پڑھ لیں......اور پھر سوچیں کہ اللہ کی پکڑ آجانے کے بعد ان خبثا کے پاس آخر کون سی جائے فرار ہوگی؟

’’میرے بھائی جب بری ہوئے تھے تو اُنہوں نے اِنہیں کیوں اٹھایا؟اب یہ میرے بھائیوں کے ذمہ دار بھی ہیں اور اللہ تباہ کرے اِن کو اِن کے گھروں میں ایسے غم آئیں......اِن کی بہنیں بھی ذلیل ہوں......اِن کی بیویاں بھی ذلیل ہوں اور بیوہ ہوں......ان کے جوان بچے ذلیل و خوار ہوں......اللہ اِنہیں تباہ و برباد کرے‘‘۔

یہ سلسلہ عبدالصبور شہید اور عبدالماجد شہید تک رُکا نہیں، آج بھی لاپتہ افراد کی تشدد زدہ لاشیں ملنے کا سلسلہ ہنوز جاری ہے بلکہ ہر گزرتے وقت کے ساتھ اس میں شدت آتی جارہی ہے......’’حرکت قلب بند‘‘ ہو جانے سے داعی اجل کو لبیک کہنے والوں کی تعداد بڑھتی جارہی ہے......خاص طور پر ’تحفظ پاکستان آرڈیننس‘ کے نفاذ کے بعد تو خفیہ ایجنسیوں کے بے مہار درندوں کو کھلی چھوٹ مل گئی ہے کہ جس ایمان والے کو جب چاہیں اور جہاں چاہیں دھرلیں، ان سے کوئی باز پرس کرنے کی جرأت کرسکتا ہے نا ہی مظلومین پر توڑی جانے والی قیامتوں پر کوئی جواب طلبی کرنے کی ہمت کرسکتا ہے!

چند دن قبل محترمہ آمنہ مسعود جنجوعہ (جی ہاں! وہی آمنہ مسعود جنجوعہ جنہیں اُسی شاہراہ دستور پر گھسیٹا اور رگیدا گیا جس شاہراہ دستور پر پچھلے ڈیڑھ ماہ سے ’’خاکیوں‘‘ کے لاڈلے پوری طرح قابض ہیں اور اُن کے لیے سٹیج ترتیب دینے والے واضح الفاظ میں کہہ رہے ہیں کہ ’’مظاہرین پر طاقت کا استعمال ہرگز نہ کیا جائے‘‘) نے پریس کانفرنس میں کہا کہ ’’خیبر پختونخواہ کے ۴۳ حراستی مراکز میں ۱۹۱ افراد کو شہید کیا گیا، یہ صرف خیبر پختونخواہ کی رپورٹ ہے جب کہ ۱۳ جولائی ۲۰۱۴ء تک ملک بھر میں یہ تعداد ۲۴۱ تک جا پہنچی ہے (بحوالہ روزنامہ جنگ، ۱۳ جولائی)......

یاد رہے یہ وہ تعداد ہے کہ جس کی تصدیق ’سرکاری ذرائع‘ کرتے ہیں......’’غیر تصدیق شدہ‘‘ مسخ لاشیں تو اس بہتات سے ’’اُگتی‘‘ ہیں کہ اُن کی تعداد ’’نامعلوم‘‘ ہی رہتی ہے......ان تمام افراد کی ’’قید زندگی سے رہائی‘‘ کی وجہ ’’حرکت قلب بند ہونا‘‘ بتائی جاتی ہے......جب کہ ان میں سے شاذ ہی وہ ہوتے ہیں جن کی ’’حرکت قلب‘‘ بند ہوتے ہوئے اُن کے جسموں کو ’’سالم‘‘ چھوڑ گئی ہو! اکثریت کے اجسام پر تشدد کے عذاب کے بھیانک نشانات ثبت ہوتے ہیں، ہڈیوں سے نوچ نوچ کر اتارا گیا گوشت، انگلیوں سے کھینچے گئے ناخن، مسلا ہوا چہرہ اور کچلے ہوئے اعضا ’آخر‘ ’’حرکت قلب بند‘‘ ہونے کی ہی نشانیاں تو ہیں!!!

ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اس اندھیر نگری میں ’’انسانی حقوق‘‘ کی دکان خوب چمک اٹھتی......لیکن چونکہ عقوبت خانوں میں جبر و تطاول کی چکیوں میں پستے لوگ قرآن مجید کی بیان کردہ قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا کی صفت سے متصف نفوس ہیں......لہٰذا ان کے نہ کوئی ’’انسانی حقوق‘‘ ہیں، نہ کسی ’’جنیوا کنونشن‘‘ کی اصول و ضوابط ان پر لاگو ہوتے ہیں اور نہ ہی ’’سول سوسائٹی‘‘ کے ’’دردمند‘‘ طبقات ان کی مظلومیت پر احتجاج کی ہلکی سی آواز حلق سے نکال پاتے ہیں!

یہی حال ’’آزاد عدلیہ‘‘ کا ہے......کم و بیش پچھلے ۹ سالوں میں عدلیہ نے لاپتہ افراد کے معاملے میں ماسوائے ’’ڈیڈلائنز‘‘ دینے، کف افسوس ملنے، قانون کی دہائیاں دینے اور خفیہ اداروں کے افسروں کو ’’کیوں نہ جی ایچ کیو رپورٹ کردیں‘‘ کی ’’سرزنش‘‘ کرنے کے کچھ بھی نہیں کیا۔ اور یہ بے چارے کالے قانون کی نگہداری کرنے جو والے دلوں کے کالے بھی ہوچکے ہوتے ہیں اور فطرت کے سیاہ بھی! ایسی قبیل والے بھلا کس طرح اللہ کے بندوں پر قہر ڈھانے والوں کو ’’قانون کے دائرے‘‘ میں لاسکتے ہیں؟

حقیقت واقعہ یہ ہے کہ ملکِ پاکستان اگرچہ اپنی عمر کی سات دہائیاں پوری کرنے کو ہے، ان سات دہائیوں میں شریعت مطہرہ کا نظام تو خیر ایک دن کے لیے بھی اس دھرتی پر نافذ و قائم نہیں ہوا......لیکن جس ’سلطانی جمہور‘ کا دنیا بھر میں غلغلہ ہے اُس ’سلطانی جمہور‘ سے بھی پاکستان محروم ہی رہا اور اس پر کم از کم چھ ساڑھے چھ دہائیوں سے خاکیوں کی حکومت ہے! اس ملک کے اصل حاکم وہی ہیں، عدالتیں ’’پنڈی والوں‘‘ کے آگے پانی بھرتی ہیں، پارلیمان کی حیثیت اُن کے گھر کی باندی سے زیادہ کچھ نہیں، میڈیا کو اُنہوں نے جوتے کی نوک پر رکھا ہے! فوجی جرنیلوں کا یہ ٹولہ نہ ماضی میں کبھی دین، شریعت، ملک اور ملت سے وفادار رہا ہے اور نہ ہی مستقبل میں اس کا دور دور تک کوئی امکان نظر آتا ہے!

مجاہدین نے اس حقیقت حال کو سمجھا ہے اور ایک ماہر نباض کی طرح اس ملک کی تمام ’’بیماریوں‘‘ کی تشخیص کی ہے، جس کے بعد وہ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اس جرنیلی ٹولہ کی سرکوبی کے بغیر ملکِ پاکستان کے مسلمانوں کا دین محفوظ رہ سکتا ہے نا ہی دنیاوی عزت و تکریم حاصل ہوسکتی ہے......یہی وجہ ہے کہ یہ فوجی جرنیل ’بیماری کی جڑ‘ تک جا پہنچنے والوں کے معاملے میں کسی رو رعایت کی روادار نہیں ہے اور اِنہیں اپنی خیانتوں اور عیاشیوں کے راہ میں واحد رکاوٹ تصور کرتے ہیں......لیکن مجاہدین بھی پوری طرح باعزم ہیں کہ جس طرح اُنہوں نے ایک دہائی میں ’’مقدس بچھڑے‘‘ کو اس کی اوقات یاد لائی ہے اور اب یہی مجاہدین اس کے ساتھ وہی سلوک کریں گے جو سامری کے بچھڑے کے ساتھ کیا گیا تھا کہ

لَنُحَرِّقَنَّه ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّه فِي الْيَمِّ نَسْفًا

☆☆☆☆☆

31 اگست: صوبہ ہلمند......ضلع کجکی......مجاہدین اور افغان پولیس کے مابین شدید جھڑپیں......10 پولیس اہل کار ہلاک......2 گاڑیاں نذر آتش

جبروت جبر ہارا ہے!

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

امریکہ (ومغرب) میں نیوکونز (جدید صہیونی مسیحی جتھہ) کی ۹/۱۱ کے بعد مذہبی جنون کی جو لہر اٹھی تھی اب تیسرے مرحلے میں داخل ہوگئی ہے۔ پہلے افغانستان پر خون کا بدلہ لینے کا ڈھول پیٹ کر فوجیں اکٹھی کر کے ننگی جارحیت کا ارتکاب ہوا۔ پاکستان نے احکام قرآن، کلمہ، دوقومی نظریہ دریابرد کر کے اس صریح ظلم میں برادر مسلم ریاست کے خلاف امریکہ کا ساتھ دیا۔ دوسرے مرحلے پر (افغانستان پر مسلم دنیا کی ہم نوائی اور ایٹمی پاکستان کی فدویت سے شہ پا کر) عراق پر مشہور عالم جھوٹ پر مبنی عام تباہی کے ہتھیاروں والی سینہ کوبی کر کے حملہ آور ہوا۔ لاکھوں مسلمانوں کا خون، عراقی کنوؤں کا تیل پی کر زخم چاٹتا جوتا کھا کر وہاں سے نکلا۔ اب امریکہ نیٹو مرہم پٹی کروا کر، منہ بال سنوار کر تیسرے خون آشام حملے کے لیے تیار ہے۔ جان کیری مشرق وسطیٰ کے دورے پر یہ راہ ہموار فرما رہے ہیں۔ اوباما نے ستمبر کے دوسرے ہفتے میں صدارتی خطاب میں شام میں نئی جنگ کے آغاز کا اعلان کیا ہے۔ گویا قتل وغارتگری کا نیا باب اب شام میں کھلنے کو ہے۔

پہلے دونوں معرکوں میں عراق کے گردوپیش مسلم ریاستوں نے اور افغانستان کے لیے پاکستان نے شاہ سے بڑھ کر شاہ کی وفاداری کے لیے جو بے مثل خدمات پیش کیں اس کے سراہے جانے کی خبریں مسلسل عالمی ومقامی اخبارات کی زینت بنتی ہیں۔ کیری مصر میں عرب لیگ کے نبیل العربی اور مصر کے غاصب وائسرائے السیسی سے ملاقات کرتے ہوئے شام میں کارروائی کے لیے وسیع تر اتحاد کے لیے گرم جوش مصافحے فرما رہے ہیں۔ کیری نے کہا مصر کا کردار بہت اہم ہے۔ مصر شدت پسندی کے خلاف (امریکہ کی) جنگ میں فرنٹ لائن پر ہے۔ (افغانستان میں ہم فرنٹ لائن اتحادی ہیں)۔ عراق میں نئی، مضبوط تر کٹھ پتلی حکومت کے ساتھ معاملات طے ہو چکے۔ غیر اعلانیہ جنگ کے تحت ۵۰ افضائی حملے کیے جا چکے ہیں۔ داعش کے بہانے سیکڑوں عسکری مشیر بھیجے جا چکے شام پر باضابطہ دھاوے سے پہلے۔

خطۂ شام میں (صحاح ستہ میں موجود) احادیث کی رو سے بہت بڑی جنگ الملحمۃ الکبریٰ کا لڑا جانا مذکور ہے۔ انجیل اور تورات میں جس کے تذکرے موجود ہیں۔ عیسائیوں، یہودیوں کے ہاں یہ ہرمجدون کے نام سے معروف ہے۔ حدیث میں مذکور خطۂ شام، اصلاً شام، لبنان، اردن، فلسطین، اسرائیل پر محیط۔ بلادِ الشام کہلاتا ہے۔ وہ احادیث جو دنیا بھر سے صاحب ایمان نوجوان کو پروانہ وار شام کی طرف لپکنے پر مجبور کر رہی ہیں۔ جس میں مغربی ممالک سے، گوروں کی سرزمین کی راحتیں، آسائشیں چھوڑ کر جانے والے سیکڑوں نوجوان بھی ہیں۔ یہ نیوکونز کی نیندیں حرام کیے دے رہے ہیں۔ یہ عالمی جنگ دو فریقوں کے درمیان (۹/۱۱ کے بعد سے منظر عام پر آ کر) دہک رہی ہے۔ آمد دجال کی تیاری میں دن رات ایک کرنے والے صہیونی مسیحی یہودی جتھے اور آمدِ مہدی و عیسیٰؑ کی تیاری میں بدرالثانی اور عظیم ترین، مشکل ترین معرکوں میں اترنے والے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے بیٹے۔

۵۰ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اجر اور اعلیٰ ترین شہادتوں کی تلاش میں سرگرداں خراسان اور اجناد الشام کی سرزمین کو اپنے خون سے سیراب کرنے والے شمع رسالت کے پروانے! کفر وایمان کے اس طویل اور مشکل ترین معرکے میں ہمیشہ کی طرح جعفر وصادق کو بھی موجود ہونا تھا۔ سوالسیسی کرزئی، کی مانند امریکی بارات میں عبداللہ عبداللہ دیوانوں جیسوں کی بھی فراوانی ہے۔ اس بارات کی نفری کیری نے امریکی سینٹ کی خارجہ امور کمیٹی میں ۵۰ ممالک بتائی ہے۔ حدیث میں کفر کے ۸۰ جھنڈے مذکور ہیں۔ کیری نے تفصیلات اقوام متحدہ کے جنرل اسمبلی اجلاس میں بتانی ہیں۔ ہم کہاں کھڑے ہیں؟

اتنا تو واضح ہے کہ امریکہ ہم سے بہت خوش ہے (اللہ راضی ہو نہ ہو!) بدر کی تلوار (عضب) والے آپریشن پر ہم پر دادو تحسین (اور ڈالروں) کے ڈونگرے برس رہے ہیں۔ پہلے اتحادی افواج کے افغانستان میں نئے کمانڈر نے کہا ''امید ہے ضرب عضب جیسی کارروائیاں جاری رہیں گی''۔ اب بہ نفس نفیس جنرل کیمپبل (ایساف کا کمانڈر) نے ہمارے آرمی چیف سے ملاقات کر کے باہمی دلچسپی کے امور میں ضرب عضب پر ہمارے کردار کو سراہا۔ جرمن وزیر خارجہ نے بھی ضرب عضب کے حوالے سے تبادلۂ خیال فرمایا اور (مغربی مفادات کے تحفظ کے لیے) پورے خطے میں پاکستان کے کلیدی کردار ادا کرنے کی امید ظاہر کی۔ یہ یقیناً لاینحل سوال ہے کہ بدری تلوار کے استعمال پر فرشتوں سے بڑھ کر شیاطین کیوں خوش اور مطمئن دکھائی دے رہے ہیں؟ بھارت کے خلاف جنگوں اور اپنے کشمیری بھائیوں کی آزادی کی کوششوں پر نہ امریکہ نہ نیٹو اور نہ جرمنی۔ کوئی ہماری دادرسی کو نہ آیا۔ اب جب دنیا ایمان وکفر کے سب سے بڑے معرکے لڑنے جا رہی ہے۔ مملکت خداداد پاکستان، امریکہ (سب سے بڑے دجال) کی آنکھوں کا تارا کیونکر بنے بیٹھی ہے؟

(بقیہ صفحہ ۶۷ پر)

یکم ستمبر: صوبہ فراہ، پکتیکا اور ننگرہار.................8 افغان فوجی صلیبی چاکری چھوڑ کر مجاہدین کی صفوں میں شامل

خفیہ ملاقاتوں سے اعلامیوں اور امریکی امداد تک کا سفر ۱۹۸۶ء تا ۲۰۱۴ء

خذیفہ خالد

اب صرف سود سمیت قرضوں کی واپسی ان سودخوروں کا ہدف نہیں بلکہ شیطان کے پجاری اب یہ فیصلہ بھی کر چکے ہیں کہ قرضوں کی واپسی کا بوجھ کون اٹھائے۔ مثال کے طور عالمی بینک نے ایک دفعہ پاکستان کو دیے جانے والے قرضے کی قسط وصول کرنے کے لیے یہ شرط رکھی کہ پاکستان بجلی پر عوام کو دی جانے والی سبسڈی (رعایت) واپس لے......اس شرط کا واضح مطلب یہی تھا کہ یہ شیطان چاہتے تھے کہ قرضوں کی واپسی کا بوجھ غریب پر پڑے، دوسرا بجلی مہنگی ہونے کی صورت میں صنعتیں ٹھپ ہو جائیں......اسی طرح ورلڈ بنک پاکستان پر زور ڈالتا رہا کہ پاکستان گاڑیوں کی امپورٹ پر ڈیوٹی کم کرے جس کا مقصد امیر طبقہ کو ریلیف دینا اور مغربی ممالک کی آٹو مصنوعات کی پاکستان میں کھپت بڑھانا تھا...... یہاں ہم نے طوالت سے بچنے کے لیے چند مثالیں پیش کیں ورنہ ہر شعبے میں دی جانے والی کیا امداد اور کیا قرضے، صرف اور صرف اداروں کی تباہی اور غریب عوام کی کمر توڑنے کا باعث بن رہے ہیں......اگر یہ صورت حال صرف لوٹ مار اور امریکی ہوس کا نتیجہ ہوتی تو بات اور تھی لیکن جب نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ یہ ہر شخص سے روٹی کا آخری نوالہ بھی چھین کر غلام بنانا چاہتے ہیں تو پھر اس میں کوئی شبے والی بات نہیں رہتی کہ یہ ساری کوششیں انسانوں کو بحیثیت مجموعی اور انفرادی' دجال کی غلامی میں دینے کی تیاری ہے......اب ہمیں اگر اس شیطانی جال میں پھنسنے سے بچنا ہے اس کے لیے ہمیں ان بے دین ماہرین معاشیات واقتصادیات کے مشوروں پر عمل نہیں کرنا جن کے وجود نے ہی سرتاپاؤں حرام مال سے پرورش پائی ہے، جو اس شیطانی استحصالی اور سودی نظام کی حفاظت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں...... بلکہ اس کے لیے تو ہمیں سرکار دوعالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارکہ اور ان کے ارشادات سے رہ نمائی حاصل کرنی ہوگی......اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ صرف اپنے کاروبار اور نوکری میں ترقی حاصل کر کے اور معاشی طور پر مضبوط ہو کر ان سازشوں اور فتنوں کا مقابلہ کرلیں گے تو یہ ہماری سب سے بڑی بھول ہے! آج جب کہ ان واقعات کا ظہور نہیں ہوا ہے جن مافوق الفطرت باتوں کا ظہور دجال کے وقت میں ہوگا اس کے باوجود اگر ہمارے حکمران اور سیاست دان نفسانی خواہشات کے حصول اور ڈالر کے لالچ میں ابھی سے اپنے ایمانوں کا سودا کر چکے ہیں، اور نہ صرف خود بلکہ اپنے ماننے والوں کو بھی ایسا کرنے کی ترغیب دیتے ہیں......ایمانداری سے فیصلہ کیجیے کہ ایسے لوگوں کا اس وقت کیا حال ہوگا جب وہ بھوک کی حالت میں دجال کے ساتھ روٹی اور گوشت کا پہاڑ دیکھیں گے؟ آج اگر ہمیں سادہ زندگی دشوار معلوم ہوتی ہے اور میکڈونلڈ، کے ایف سی سے چھٹکارا ناممکن معلوم ہوتا ہے......کل دجال کے وقت بھوک اور پیاس کا مقابلہ کیسے کر پائیں گے؟ مولانا عاصم عمر حفظہ اللہ کی دجال کے موضوع پر تصانیف اس صورت حال کو سمجھنے اور اس سے نمٹنے میں کافی فائدہ مند ثابت ہوسکتی ہیں...... انہوں نے اپنی کتاب ''تیسری جنگ عظیم اور دجال'' میں صفحہ ۱۳۵ پر مسلم شریف کی ایک حدیث بیان کی ہے جس کے الفاظ کچھ یوں ہیں:

''دجال ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں (اپنے آپ کو خدا ماننے کی) دعوت دے گا تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی بات مان لیں گے لہٰذا دجال (ان سے خوش ہوکر) آسمان کو حکم کرے گا جس کے نتیجے میں بارش ہوگی اور زمین کو حکم کرے گا تو وہ پیداوار اگائے گی سو جب شام کو ان کے مویشی واپس آئیں گے تو (پیٹ بھر کر کھانے کی وجہ سے) ان کی کوہانیں اٹھی ہوئی ہوں گی، اور تھن دودھ سے بھرے ہوئے ہوں گے اور ان کے پیر (زیادہ کھا لینے کی وجہ سے) پھیلے ہوئے ہوں گے......پھر دجال ایک اور قوم کے پاس آئے گا اور ان کو دعوت دے گا تو وہ اس کی دعوت کا انکار کر دیں گے چنانچہ دجال ان کے پاس سے (ناراض ہوکر) واپس چلا جائے گا جس کے نتیجے میں وہ لوگ قحط کا شکار ہو جائیں اور ان کے مال ودولت میں سے کوئی چیز بھی ان کے پاس نہ بچے گی''۔ (صحیح مسلم)

آپ خود فیصلہ کیجیے کہ جو حکمران و جرنیل آج امریکہ کے خدائی دعوے کا انکار کرنے سے قاصر ہیں کل وہ دجال کے خدائی دعوے کا انکار کیسے کر سکیں گے؟ جب کہ دوسری طرف وہ اہل ایمان ہیں جو اسلام کی سربلندی کے لیے بھوک اور پیاس کی حالت میں کٹ مرنے کو اپنی سعادت اور کامیابی سمجھتے ہیں...... چاہے وہ لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے معصوم طلبہ و طالبات ہوں جنہوں نے طاغوت اکبر امریکہ اور اس کے حواریوں کے سامنے کلمہ حق کہا، اور جام شہادت نوش فرمایا......یا وزیرستان کے وہ قبائل ہوں جنہوں نے استقامت اور قربانیوں کی وہ تاریخ رقم کی ہے جو اہل ایمان کی سینوں کی حرارت کا باعث ہیں......ایک اور حدیث جو ایسے سخت فتنوں کے دور کے متعلّق اہل ایمان کی ہمت بڑھانے کا سبب ہے اس کا مفہوم کچھ یوں ہے:

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی ضرورت سے میرے پاس ہاں تشریف لائے میں نے آپ صلی اللہ

2 ستمبر: صوبہ جوزجان......ضلع قش تپہ......مجاہدین کا افغان فوجیوں پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ......10 فوجی ہلاک......12 رینجرز گاڑیاں، 2 ٹینک تباہ

علیہ وسلم سے اپنی تنگ دستی کی شکایت کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہیں ایک ایسے بندے کے ذریعہ آزمائش میں ڈالا جائے گا جس کے تابع کردیے گئے ہیں زمین کے دریا اور زمین کی غذائی پیداوار، لہٰذا جو اس کی پیروی کرے گا وہ اسے کھلائے گا اور جو اس کی نافرمانی کرے گا اسے محروم کردے گا اور روک دے گا، میں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکی روٹی کے لیے تنور کے پاس گھڑی بھر کے لیے بیٹھ جاتی ہے تو میں نماز میں پریشان ہونے لگتی ہوں جب یہ حال ہوگا تو پھر ہمارا کیا ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی اس روز ایمان والوں کو بچائیں گے اس غذا کے ذریعے جس غذا کے ذریعے فرشتوں کو بچاتے ہیں یعنی تسبیح اور اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا جسے ہر مومن پڑھا ہوا یا ان پڑھ سب پڑھیں گے (مجمع الزوائد ۳۴۲/۷)

اللہ تعالی ہم سب کے دلوں میں ان احادیث کے پورا ہونے کا یقین پیدا فرمائے ۔آج اگر ہم امریکی امداد اور قرضوں کو انکے منہ پر مار کر صرف اللہ پر توکل کرتے ہوئے طاغوت اکبر امریکہ اور اس کے حواریوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے تو امید ہے اللہ تعالیٰ دجال کے ہماری زندگیوں میں نکلنے کی صورت میں دجال کے خلاف بھی ہمیں استقامت اور صبر کی توفیق نصیب فرمائیں گے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر ہونا نصیب فرمائیں گے۔ان شاءاللہ

☆☆☆☆☆

بقیہ: بحرِ ہند میں امریکی بحریہ کے خلاف مجاہدین کی کارروائی......اہداف و مقاصد

بحری اہداف کو کیوں چنا گیا؟

امریکہ کی بحری قوت...... جو ظلم کی اس سلطنت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے...... اسی کے بل بوتے پر امریکہ اور اس کے اتحادی مسلمان دنیا، بالخصوص سرزمینِ حرمین پر اپنا معاشی اور عسکری حصار قائم کرنے میں کامیاب ہو پائے ہیں۔اپنی سات بحری کمانڈز کے ذریعے امریکہ نے دنیا کے سمندروں پہ قبضہ جما رکھا ہے۔سمندروں میں اس عسکری صلاحیت کی بنا پر امریکہ نے مسلم دنیا کی اہم آبی گزرگاہوں اور سمندری تجارتی راستوں پر اپنا تسلط قائم کر رکھا ہے۔

یوں امریکہ مسلمان دنیا کے وسائل لوٹنے میں مصروف ہے۔جبکہ مسلمانوں سے لوٹے ہوئے یہی وسائل ان پر مسلط امریکی جارحیت کے نتیجے میں آگ اور خون کی بارش بن کر برستے ہیں۔امریکی بحری اڈوں سے ہی جنگی جہاز پرواز کر کے افغانستان، پاکستان، یمن، اور عراق کے مظلوم مسلمانوں پہ آتش و آہن کی بارش برساتے ہیں۔

امارت اسلامیہ افغانستان کے خلاف برسرِ پیکار صلیبی افواج کو بنیادی رسد بھی اسی بحری قوت کے ذریعے فراہم کی جاتی ہے۔

لہٰذا ہم امریکہ کو یہ پیغام دیتے ہیں کہ جب تک تم اسلام کے خلاف اپنی یہ جنگ بند نہیں کرتے، اسرائیل کی حمایت اور امداد جاری رکھتے ہو، اور مسلم عوام پہ بزورِ قوت مسلط مرتد حکمرانوں کی حمایت کرتے ہو، تمہاری اور تمہارے اتحادیوں کی صفوں سے میجر نضال حسن اور پاکستان نیوی کے ان افسران کی طرح اللہ کے اطاعت گزار مجاہد بندے نکلتے رہیں گے اور تمہارے بدترین خدشات کو حقیقت کا روپ دیتے رہیں گے۔ان شاءاللہ، عنقریب اس مبارک کارروائی کی مزید تفصیلات بھی منظرِ عام پر لائی جائیں گی۔

واللہ غالب علی أمرہ ولکن أکثر الناس لا یعلمون

وصلی اللہ وسلم علی خیر خلقه محمد وآله وصحبه أجمعین

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

....

سرگودھا میں آئی ایس آئی کے بریگیڈیر ظہور احمد کا قتل

سرگودھا میں ٦ ستمبر کی رات 'القاعدہ برصغیر' کے مجاہدین نے خفیہ ادارے کے بریگیڈیئر ظہور احمد فضل کو ٹارگٹ کلنگ کارروائی کرتے ہوئے مار ڈالا۔پاکستانی فوج امریکہ کی وفادار غلام، نظامِ ظلم کی اصل محافظ، نفاذ شریعت کے رستے کی اہم رکاوٹ اور عوام کی قاتل فوج ہے۔یہ ظہور احمد فضل جیسے مجرمین ہی ہیں جنہوں نے چند ٹکوں کی خاطر وزیرستان پر بے دریغ بمباری کر کے بے گناہ خواتین اور بچوں کا قتل عام کیا اور یہی اجرتی قاتل ہیں کہ جو پورے پاکستان میں ظلم و فساد کا دفاع کرتے ہوئے اہل اسلام پر زندگی تنگ کیے ہوئے ہیں۔

ظہور احمد کا قتل فوج میں موجود افسروں کے لیے یہ پیغام دیتا ہے کہ اسلام دشمن اور امریکہ غلامی کا راستہ چھوڑ کر مجاہدینِ امت کا ساتھ دیں۔مسلمان عوام کو ظالمانہ نظام سے چھڑانے کی سعی میں شامل ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کردہ فرض جہاد ادا کرتے ہوئے اپنی آخرت سنواریں۔لیکن اگر تم تنخواہ اور امریکہ کے غلام رہنے پر مُصر رہتے ہو تو یاد رکھو تمہارا مقابلہ مجاہدین سے ہے، مسلمان عوام سے ہے اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے ہے! پس دنیا و آخرت میں رسوائی کا انتظار کرو۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وآله وصحبه اجمعین

☆☆☆☆☆

2 ستمبر: صوبہ ہلمند..................ضلع موسیٰ قلعہ..................مجاہدین کا پولیس چوکی پر حملہ..................8 اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی

اسلامی اور غیر اسلامی (جمہوری) نظام میں فرق

قاری محمد بشیر

ہم نے افغانستان میں مغربی جمہوریت کا حشر دیکھ لیا اور ان جمہوری پردوں میں چھپا، کرزئی کا اصل چہرہ بھی افغانوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، کہ اس نظام میں لگائے جانے والے تمام نعرے اور وعدے جعلی اور نمائشی ہوتے ہیں، صدارتی انتخابات کے گندے پروجیکٹ نے ان کے مزید کوتاہیوں کا پول کھول دیا کہ کسی ملک کے باسیوں کے نظام حکومت کو تباہ کرنے کا اصل راستہ جمہوریت ہے اور یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ پسماندہ ممالک پر حکومت کا ایک آسان ذریعہ جمہوریت ہے۔

جمہوریت نے مغرب میں جنم لیا اور مغربی ممالک کے عوام اپنے بنائے ہوئے نظام سے بڑی حد تک واقف تھے دوسری طرف مشرقی عوام کے لیے یہ نظام بالکل اجنبی تھا، لیکن مغرب نے مسلسل جارحیت اور اپنے وسائل کی مدد سے یہ نظام مشرقی ممالک کے عوام پر بھی مسلط کر لیا، پھر ان ممالک میں افغانستان کسی حد تک محفوظ تھا اور دوسرے ممالک کی نسبت یہاں افغانی تہذیب و روایات اور اقدار کافی حد تک نافذ تھی، لیکن گیارہ ستمبر (نائن الیون) کے بعد جب امریکہ نے اپنے صلیبی اتحادیوں کی مدد سے افغانستان پر جارحیت کی تو جمہوری نظام کا تحفہ بھی اپنے ساتھ لے آئے......آج افغانستان میں یہی امریکی جمہوریت کا نظام نافذ العمل ہے، شروع میں امریکہ نے بین الاقوامی میڈیا کے ذریعے تمام افغانوں میں یہ تاثر عام کیا کہ جمہوریت سے ملک امن کا گہوارہ بن جائے گا، بھوک و افلاس کا خاتمہ ہوگا، ملک ترقی اور خوشحالی کی شاہراہ پر چل پڑے گا، لیکن تیرہ سال گذرنے کے باوجود جب نتیجہ صفر نکلا تو امریکہ سمجھ گیا کہ اب کرزئی کا سکہ زنگ آلود ہو چکا ہے اور افغان عوام اب اس سے مزید توقعات وابستہ نہیں رکھیں گے۔

چنانچہ کرزئی کے جانشین کے طور پر اب امریکہ اشرف غنی یا عبداللہ کو یہ منصب سونپنا چاہتا ہے، یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ امریکہ ان دونوں کے ذریعے افغانوں کو آپس میں دست و گریبان کرنا چاہتا ہے، کیونکہ یہ کام ان کے وسیع تر مفاد اور افغانستان میں ان کے مستقل قیام کی راہ ہموار کرے گا، اس مقصد کے لیے اب افغانستان میں قومی، لسانی اور علاقائی بنیاد پر لوگوں کو تقسیم کرنے کا عمل شروع ہو چکا ہے تا کہ افغانوں کے ملی وحدت کو توڑا جا سکے، مختصر یہ کہ جمہوریت امریکی ارادوں کے تابع ایک ایسا نظام ہے جس کو وہ جیسا چاہے دنیا کے آزاد ممالک کو محکوم بنانے کے لیے استعمال کرتا ہے دوسری طرف جمہوری نظام افغانی معاشرے کی روایات اور اقدار کے بالکل برعکس نظام ہے۔ اس نظام میں افغانستان کے مفادات کے بجائے غیر ملکی جارح قوتوں کے مفادات کو ترجیح دی جاتی ہے۔

الحمدللہ افغان ایک مسلمان قوم ہے اور اسلام میں نظام حکومت کا خوبصورت نظام اور اصول موجود ہیں، ہمیں کسی قسم کی جمہوری نظام کی ضرورت نہیں، جمہوریت کی ضرورت مغرب کو ہے کیونکہ اس کے بغیر وہ اپنے مذموم مقاصد کے حصول میں کامیاب نہیں ہو سکتا، افغانستان میں ہر اس حکومت کا راستہ روکا جاتا ہے جو جمہوریت کے لیے تیار نہ ہو، جعلی اور نمائشی انتخابی پروجیکٹس اسی لیے شروع کئے گئے ہیں تا کہ اس قسم کی حکومتوں کا راستہ روکا جا سکے، اس کام کے لیے دنیا بھر میں بے شمار ایجنسیاں مختلف ناموں کے تحت پروپیگنڈے میں مصروف ہیں۔

جب امریکہ سمجھ گیا کہ اب جمہوریت کے نام پر لوگوں کو مزید دھوکہ نہیں دیا جا سکتا تو اب ملی یکجہتی کا راگ الاپنا شروع کر دیا ہے اور اپنے کاسہ لیسوں کے تمام جہتوں کو ایک اتحادی حکومت کے قیام پر راضی کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

یہاں یہ بات واضح ہوئی کہ امریکہ ایک مرتبہ پھر افغانوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کر رہا ہے کہ آنے والی حکومت ان کی نمائندہ حکومت ہوگی، لیکن افغانوں کی اکثریت جانتی ہے کہ امریکہ اس راستے سے کن اہداف تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے، تو پھر افغانوں کے لیے جارح قوتوں کی چھتری تلے ملی یکجہتی کے نام پر بننے والی حکومت کرزئی کی حکومت سے کیونکر مختلف ہو سکتی ہے۔ اور نہ افغان قوم ان جعلی امیدواروں کے وقتی اور پرفریب نعروں کو ایک آزاد ملک کے امیدوار کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

افغانوں کے تمام مسائل کا حل صرف اسلامی نظام میں ہے اور اسلامی اور غیر اسلامی نظام کا فرق اور اختلاف اسی میں ہے کہ غیر اسلامی معاشروں میں حکومت کو ایک حق اور مفاد کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے مدمقابل جماعتیں اپنی برتری اور اقتدار کے حصول کے لیے ہر جائز اور ناجائز حربہ استعمال کرنے سے دریغ نہیں کرتیں، وہ ہمیشہ اقتدار کے حصول کی کشمکش میں مبتلا رہتی ہیں کہ کس طرح صدارت، وزارت یا اعلیٰ مناصب تک رسائی حاصل کی جائے۔ اس مقصد کے لیے وہ مختلف جماعتیں تشکیل دیتے ہیں وہ رائے دہندگان کو دھوکہ دینے کے لیے مختلف حیلے اور بہانے تراشتے ہیں...... ہر جماعت اپنے مفاد کے لیے جھوٹ کا سہارا لیتی ہے اور اس کام کے لیے بھی انفرادی ٹیمیں

2 ستمبر: صوبہ ننگرہار............ضلع غنی خیل..................فدائی مجاہد کا شہیدی حملہ...............6 افغان جنگجو ہلاک اور متعدد زخمی

تشکیل دی جاتی ہیں

لیکن اسلام میں حکومت کی حیثیت ایک امانت اور بڑی ذمے داری کی ہے اسلامی حکومت میں حکمرانوں کی عیاشیوں اور مستیوں کا تصور ہی نہیں، اسلامی حکومت کے حکمران اور خلیفہ کے کندھوں پر دنیا اور آخرت کا ایک بھاری بوجھ ہوتا ہے، ہر وہ شخص جو خود اقتدار کا طالب ہو، وہ شخص امارت اور اقتدار کا اہل نہیں، جو شخص خود ہی اقتدار کی خواہش رکھتا ہوا سکے ساتھ اللہ کی نصرت شامل حال نہیں ہوتی، مسلمان کو یہ تاکید کی گئی ہے کہ خود اقتدار یا امارت کی خواہش نہ کریں، یہاں تک کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

''ہم اس شخص کو امارت یا اقتدار کی کرسی حوالہ نہیں کرتے جو خود اس منصب کا طلب گار ہو یا اس کے حصول کی خواہش دل میں رکھتا ہو''(بخاری)۔

تو اپنی استطاعت کے مطابق حکومت اور امارت کی کرسی سے اجتناب کرنا ایک بہترین عمل ہے، یہاں قابل ذکر نکتہ یہ ہے کہ اسلام اہلیّت کی بنیاد پر اس شخص کو نااہل قرار دیتا ہے جو اپنے آپ کو خود منتخب کرتا ہے اور اقتدار کا مطالبہ کرتا ہے، علماء نے لکھا ہے کہ اسلامی سیاست میں خود کو منتخب کرنے کا تصور ہی نہیں، اور جو لوگ اپنے انتخاب کو اسلامی احکام کے مطابق بتاتے ہیں وہ لوگ اسلامی احکام میں تحریف کرنے کی جسارت کرتے ہیں۔

ایک مسلمان کے لیے سب سے اچھی بات یہ ہے کہ جتنا ہو سکے اپنے آپکو امارت اور اقتدار سے دور رکھے کیونکہ اسلام اس شخص کو اقتدار کا اہل نہیں سمجھتا جو خود کو امارت کے لیے پیش کرے۔لیکن افسوس کہ بعض افراد اِدھر اُدھر کی باتوں کو اسلام کی طرف منسوب کرنے میں مصروف ہیں یا اس مغربی نظام کو اسلام کے لبادے پیش کرنے پر تلے ہوئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کی دلوں میں جمہوریت کی محبت کھوٹ کھوٹ کر بھری ہوئی ہے......

اسلام میں جمہوری نظام خواہ وہ ریاستی ہو یا پارلیمانی کسی کی بھی گنجائش نہیں کیونکہ دونوں میں اقتدار اعلیٰ کا حتمی مرجع عوام ہوتے ہیں......لوگوں کی اکثریت کا ہر فیصلہ اٹل اور ناقابل تردید ہوتا ہے (خواہ وہ اسلامی احکام سے متصادم ہی کیوں نہ ہو) جمہوریت میں اہلیّت کا معیار اکثریت کی حمایت ہے، وہ شخص اقتدار کا اہل ہے جس کی پشت پر اکثریت کی حمایت ہو وہ جیسا شخص بھی ہو...... یہاں کردار اور گفتار کی کسوٹی پر کسی شخص کو نہیں پرکھا جاتا، یہاں اکثریت کے فیصلے کو رد نہیں کیا جاتا، ہمارے یہاں کچھ مسلمان اس لیے جمہوری نظام کے حامی ہیں کہ وہ آئین میں اس شق کا اضافہ کریں گے کہ:

''یہاں قرآن وسنت کے خلاف کوئی قانون پاس نہیں کیا جائے گا''......

لیکن یہ قانون پاس کرنا دراصل لوگوں کو دھوکہ دینے کے مترادف ہے، کیونکہ یہ کام کبھی بھی قابل عمل نہیں ہوسکتا، اور کوئی بھی رکن پارلیمنٹ اس قانون کو غیر آئینی اور غیر قانونی قرار دے سکتا ہے، ہمارے قلم کار جب جمہوریت کو عوامی حکومت سے تعبیر کرتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ معاذ اللہ حاکمیت اعلیٰ کا اصلی مرجع عوام ہیں یہی وجہ ہے کہ آج کل مسلمانوں کی اکثریت اور خاص کر اسلامی ممالک اپنا اسلامی تشخص کھو چکی ہیں، جب ہم اپنے ہمسایہ ممالک کو دیکھتے ہیں جہاں جمہوریت نے ڈیرے ڈالے ہوئے ہیں یہاں بڑی بڑی سیاسی جماعتیں موجود ہیں اور یہاں ایک رکن پارلیمنٹ ملک کے نام سے لفظ''اسلامی'' کو ہٹانے کا مطالبہ کرتا ہے یہاں تک کے ملک کے صدر اور وزیر اعظم کے مسلمان ہونے کی شرط کو بھی ختم کئے جانے مطالبے کے سامنے آئے ہیں۔

یہ جمہوریت اور عوامی انتخابات کے وہ برے نتائج ہیں جن کی وجہ سے ان ممالک کے مسلمان باشندے پریشان ہیں ان حالات کو دیکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے ملک میں جمہوری حکومت کے قیام کی کوششیں اسلامی اور افغانی تہذیب وتمدن کے کس قدر منافی ہیں، یہ خالص مغربی نظام ہے جو افغانستان کے مہذب اور اسلامی معاشرے سے مشابہت نہیں رکھتا، یہ ایک پرایا فکری اور خود ساختہ نظام ہے جسے زبردستی افغانستان میں لاگو کیا جارہا ہے، افغانستان کی موجودہ حکومت اتحادی ممالک کے کنٹرول میں ہے اور وہ اپنے فرسودہ نظام کی یہاں پلنے کی راہ ہموار کررہے ہیں۔

عبداللہ اور اشرف غنی دونوں ایک آقا کے غلام ہیں اور انہی کے حکم پر انتخابی میدان میں کود پڑے ہیں اور انہی کے مفادات کی خاطر اتحادی حکومت میں خدمات انجام دیں گے...... افغانستان میں اسلام اور افغانوں کے خلاف جاری اس صلیبی جنگ میں اتحادیوں کے اہم آلہ کار کے طور پر خدمات انجام دیں گے۔اسی وجہ سے اس خوش فہمی میں مبتلا رہنا کہ جمہوریت کے یہ علم بردار افغانستان کی ترقی اور خوش حالی کے لیے کردار ادا کریں گے یا افغانستان کو موجودہ دگرگوں حالات سے نجات دلانے میں کامیاب ہوں گے یا عبداللہ اور اشرف غنی کے درمیان مفاہمت واقعی ایک بڑی اہم سیاسی پیشرفت ہے یہ محض ہماری خام خیالی ہے......حقیقت میں دونوں امیدوار ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں، دونوں کا ہدف ایک ہے موجودہ جمہوری ڈرامہ اسی لیے رچایا گیا تاکہ یہ ثابت کیا جاسکے کہ افغانستان میں بھی انتخابات ہوئے، دو مخالف سیاسی امیدواروں کے درمیان مقابلہ ہوا، عبداللہ اور اشرف غنی کو ایک دوسرے کا حریف ظاہر کیا گیا لیکن حقیقت میں دونوں ایک در کے دربان ہیں۔

☆☆☆☆☆

2 ستمبر: صوبہ ہلمند......ضلع نوزاد......مجاہدین نے اہم فوجی مراکز کو نشانہ بنایا......11 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی......3 ٹینک بھی تباہ

نئی کٹھ پتلی حکومت......امریکی ناکامیوں کا تسلسل

سید عمیر سلیمان

حامد کرزئی کا الوداعی خطاب:

حامد کرزئی نے بطور صدر اپنے الوداعی خطاب میں امریکہ کو 'مطلبی' قرار دیتے ہوئے کہا کہ ''امریکہ کا افغانستان میں آنے کا مقصد افغانستان میں قیام نہیں تھا بلکہ اس کے ذاتی مفادات تھے۔ امریکہ افغانستان میں امن نہیں چاہتا بلکہ افغانستان میں بدامنی کی اصل وجہ ہی امریکہ ہے''۔ کرزئی نے نئے حکمرانوں کو مشورہ دیا کہ وہ امریکہ پر ہرگز اعتماد نہ کریں۔

کرزئی جو خود امریکہ کے ٹکڑوں پر ۱۳ سال پلتا رہا ہے آج افغانستان کی ساری صورت حال کی ذمہ داری صرف امریکہ پر ڈال کر افغان عوام کے 'خیر خواہوں' کی فہرست میں نام لکھوانے کی کوشش میں ہے۔ معاہدے پر دستخط نہ کرنا، امریکہ کے خلاف غصّے سے بھرپور تقریریں کرنا، اور افغان شہریوں کی شہادت پر تعزیتی کلمات کی ادائیگی کرزئی کے ۱۳ سال کے دور حکومت کے مظالم کا نہ تو ازالہ کرسکتی ہے اور نہ ہی کرزئی اپنے گناہوں پر نادم ہے۔

کرزئی کا واحد مقصد عوامی حمایت کا حصول ہے تاکہ نئی حکومت میں بھی اپنی کوئی جگہ بنائی جاسکے۔ کرزئی نئی حکومت میں کوئی جگہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوتا ہے یا نہیں، یہ تو وقت ہی بتائے گا تاہم افغان عوام اور عبداللہ عبداللہ' کرزئی کو کسی چھوٹے سے عہدے پر بھی فائز نہیں دیکھنا چاہتے۔

نئی افغان حکومت نے آتے ہی امریکہ سے ۵۳۷ ملین ڈالر کا مطالبہ کردیا:

افغان حکومت نے امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ اسے فوری طور پر ۵۳۷ ملین ڈالر کی امداد دی جائے۔ افغان حکومت کا کہنا ہے کہ حکومت خسارے میں ہے اور اگر امداد نہ دی گئی تو حکومت ملازمین کو تنخواہیں نہیں دے سکے گی۔

حکومت نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ امریکہ کی طرف سے تیار کردہ ساڑھے تین لاکھ افغان فوج کو تنخواہیں تو امریکہ دے رہا ہے لیکن اس کے کھانے کی ذمہ داری افغان حکومت پر ہے جو کہ بہت بڑا بوجھ ہے۔ اگر افغان حکومت افواج کو کھانا نہیں دے سکی تو بہت مسائل پیدا ہوں گے۔

اوبامہ نے چند ماہ قبل بیان دیا تھا کے اب وقت آ گیا ہے کے افغان اور عراق جنگ کا صفحہ پلٹ دیا جائے اور آگے بڑھا جائے۔ لیکن نئی افغان حکومت نے آتے ہی امداد کا مطالبہ کر کے امریکہ کو باور کرا دیا ہے کہ افغانستان سے جان چھڑانا اتنا بھی آسان نہیں۔

خیبر آپریشن، چار ماہ میں ۱۸۸ افغان کمانڈر اور اعلیٰ عہدیدار ہلاک:

۵ مئی کو امارت اسلامیہ نے افغانستان کے طول وعرض میں خیبر جہادی آپریشن کا آغاز کیا تھا جس میں اتحادی وافغان فوج کے مراکز، قافلوں، سپلائی اڈوں اور چیک پوسٹوں پر حملوں کے ساتھ ساتھ انٹیلی جنس اہل کاروں، جاسوسوں اور اعلیٰ فوجی افسران کی ٹارگٹ کلنگ پر بھی خصوصی توجہ دی گئی۔

خیبر آپریشن کامیابی کے ساتھ جاری ہے اور اس آپریشن کے نتیجے میں امارت اسلامیہ کے زیر قبضہ علاقے میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔ نیٹو سپلائی ٹرمینلز پر ہونے والے شاندار فدائی حملے بھی اسی آپریشن کا حصّہ تھے۔ اس آپریشن کی خصوصی بات افغان اعلیٰ افسران کی بڑی تعداد میں ہلاکتیں ہیں۔ امارت اسلامیہ کے ترجمان قاری یوسف احمدی کے مطابق اس آپریشن کے نتیجے میں چار ماہ میں ۱۸۸ افغان کمانڈر اور اعلیٰ عہدے دار ہلاک ہوئے ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں افسران کی ہلاکت سے افغان فوج کے مورال پر کیا اثر پڑا ہوگا اس کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔

امریکہ افغانستان میں تبدیلی لانے میں ناکام رہا:

نیویارک ٹائمز میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ نے افغانستان میں تبدیلی لانے کے حوالے سے چار بنیادی وعدے کیے تھے جنہیں وہ پورا کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہوا ہے۔

۱۔ امریکہ نے افغانستان میں جمہوریت کے نفاذ کو اپنا بنیادی مقصد بتایا تھا اور ایک مضبوط سیاسی حکومت کے قیام کا وعدہ کیا تھا:

ملک میں جمہوریت اور سیاست کے جو حالات ہیں ان سے ساری دنیا واقف ہے۔ حالیہ صدارتی الیکشن میں بھی دھاندلی کے ریکارڈ توڑے گئے اور اس کے باوجود الیکشن کسی صدر کو چننے میں ناکام رہے۔ دونوں امیدواروں کی باہمی جنگ کو ختم کرنے کے لیے حکومت میں چیف ایگزیکٹو کا نیا عہدہ تشکیل کرنا پڑا۔

۲۔ دوسرا وعدہ ملک کی سیکورٹی کا انتظام افغان فوج کے حوالے کرنا اور انہیں اس قابل بنانا تھا کہ وہ طالبان سے مقابلہ کرسکیں۔

3 ستمبر: صوبہ قندوز.................ضلع چاردرہ.................مجاہدین کے ساتھ جھڑپ.................5 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی

افغان فوج اور پولیس کی حالت یہ ہے کہ جس علاقے کا کنٹرول اتحادی افواج نے افغان افواج کے حوالے کیا، وہاں کچھ ہی عرصہ میں طالبان نے قبضہ کرلیا۔ ملکی سیکورٹی کی صورت حال یہ ہے کہ طالبان کابل شہر کے اندر تابڑتوڑ حملے کر رہے ہیں۔

۳۔ تیسرا اہم وعدہ افغانستان کی معیشت کو مستحکم کرنا تھا:

اس حقیقت کو بیان کرنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ نئی حکومت نے آتے ہی مطالبہ کیا ہے کہ اگر انہیں فوری امداد نہ دی گئی تو سرکاری ملازمین کی تنخواہیں اور افغان فوج کو کھانے کی سپلائی مشکل میں پڑ جائے گی۔

۴۔ چوتھا وعدہ افغانستان کو ہمسایہ ممالک کے اثرات سے پاک کرنا تھا:

لیکن امریکہ آج تک ڈیورنڈ لائن سے آر پار طالبان کی آمدورفت کو کنٹرول نہیں کرسکا۔ اس کے علاوہ روس، ایران، سعودی عرب، پاکستان اور بھارت کی حکومتیں بھی افغانستان میں اپنے مفادات کے حصول کے لیے مسلسل کوشاں رہتی ہیں۔

صوبہ غزنی میں امارت اسلامیہ کے عمومی جہادی ذمہ دار مولوی محمد قاسم صمیم حفظہ اللہ کا انٹرویو:

صوبہ غزنی کا شمار افغانستان میں جہاد کے گرم محاذوں میں ہوتا ہے۔ امریکی جارحیت کے بعد سے اب تک یہاں جہادی تحریک بلا روک ٹوک جاری ہے۔ جس کی برکت سے بہت سے علاقے جارحیت پسندوں نے خالی کر دیے ہیں۔

غزنی میں امارت اسلامیہ کے عمومی جہادی ذمہ دار مولوی محمد قاسم صمیم حفظہ اللہ کے امارت اسلامیہ کے ابلاغی نمائندہ کو دیے گئے انٹرویو میں سے چند اہم نکات درج ذیل ہیں:

ا۔ الحمدللہ صوبہ غزنی کے عمومی جہادی حالات قابل اطمینان ہیں۔ صوبے کے 14 اضلاع میں امارت اسلامیہ کے بہادر مجاہدین کا بہت فعال نظام موجود ہے۔ اس کی تشکیلات فعال ہیں۔ مجاہدین بہت اتفاق اور اتحاد سے بہت بلند حوصلے کے ساتھ اپنے عسکری امور انجام دے رہے ہیں۔

۲۔ ناوہ، رشیدان اور زنخان تینوں اضلاع فتح ہو چکے ہیں۔ دشمن کا کوئی فوجی یا اربکی وہاں موجود نہیں۔

۳۔ گیرو، خوگیانو اور واغز کے اضلاع مجاہدین کے دائمی محاصرے میں ہیں۔ دشمن ان علاقوں کو رسد کی فراہمی کسی بڑی کانوائے یا فضائی راستے سے کرتا ہے۔ ضلع خوگیانو کے مرکز کے پانچ سو میٹر میں پنی نامی علاقے میں موجود ہیں۔ یہ گاؤں مجاہدین کا مضبوط مرکز ہے۔

ضلع واغز کے ایک کلومیٹر میں اخندخیلو نامی علاقے میں مجاہدین موجود ہیں۔ اس گاؤں میں مجاہدین رہتے ہیں اور اسی گاؤں سے مجاہدین دشمن پر حملے کرتے ہیں۔

۴۔ گیلان، آب بند، قرہ باغ، اندڑ اور دہیک کے اضلاع ستر فیصد مجاہدین کے زیر کنٹرول ہیں۔ بقیہ تیس فیصد علاقوں میں دشمن رہتا ہے جہاں وہ سکون سے بھی رہ نہیں سکتے۔ مجاہدین اپنی عسکری منصوبہ بندی کے تحت ان پر حملے کرتے رہتے ہیں۔

۵۔ غزنی مرکز، مقر اور خواجہ عمری کے اضلاع میں دیگر اضلاع کی بنسبت دشمن زیادہ موجود ہے مگر مجاہدین الحمدللہ مضبوط ارادے سے دشمن کے کیمپوں اور چیک پوسٹوں پر منظم اور کامیاب حملے کر رہے ہیں جس میں ہر حملے میں دشمن جانی و مالی نقصان سے دوچار ہوجاتا ہے۔ خصوصاً غزنی کے مرکز میں دشمن مجاہدین کے گوریلا گروپوں کی کارروائیوں اور حملوں کی وجہ سے سخت گھبراہٹ اور پریشانی کا شکار ہے۔

۶۔ غزنی کے مجاہدین کے اپنے عوام سے بہتر تعلقات، ہمدردی اور رابطہ رکھتے ہیں۔ مخلص عوامی رہنماؤں کے صلاح ومشورے سے ان کے مسائل حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور جھگڑوں کا تصفیہ کیا جاتا ہے۔ اس مقصد کے لیے ہر ضلع کی سطح پر انتظامی حوالے سے اچھے بااخلاق عالم کو ذمہ دار متعین کیا گیا ہے۔ یہ عوامی حمایت کی بڑی دلیل ہے۔ عوام اب بھی جانی و مالی تعاون کرتے ہیں۔ بہت شدید حالات میں انہیں اپنے گھروں میں شب بسری کے لیے جگہ دیتے ہیں۔ مجاہدین کی حفاظت کے لیے علاقے میں پہرے دیتے ہیں۔

۷۔ امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے اللہ تعالی کی نصرت اور عوام کے تعاون سے غزنی کا ۷۰ فی صد علاقہ خارجی قوتوں اور ان کے داخلی مزدوروں سے خالی کروایا ہے۔

گزشتہ چھ ماہ افغان جنگ کے بدترین ماہ تھے، افغان وزیر داخلہ:

افغان وزیر داخلہ محمد عمر دادزئی نے کہا ہے کہ گزشتہ چھ ماہ افغان پولیس کے لیے بدترین تھے۔ آج صورت حال یہ ہے کہ ۳۴ میں سے ۱۸ صوبوں میں جنگ جاری ہے۔ افغان فوج بمشکل اپنے مراکز کی حفاظت کر رہی ہے کجا یہ کہ چھینے ہوئے علاقے طالبان سے بازیاب کرا سکے۔ ہلمند طالبان کے کنٹرول میں جانے کا شدید خطرہ ہے اور اگر ہلمند پر طالبان کا قبضہ ہوگیا تو جنوبی افغانستان بھی ان کے قبضہ میں چلا جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆

3 ستمبر: صوبہ قندہار..................ضلع ژڑی..................مجاہدین کے حملے..................7 فوجی ہلاک اور 5 زخمی..................2 گاڑیاں بھی تباہ

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔ اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد و شمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 اگست

☆ صوبہ سرپل میں مجاہدین نے کمانڈر رزین کی چوکیوں پر بھرپور حملہ کیا جس سے 5 فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ جب کہ 4 چوکیوں پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا۔

☆ ننگرہار، غزنی میں مجاہدین کی دعوت پر 7 افغان فوجیوں نے جہاد کی صفوں میں شمولیت اختیار کی۔

☆ صوبہ میدان وردگ کے ضلع سید آباد میں مجاہدین نے ایک ٹینک اور چیکنگ میں مصروف پیدل فوج پر حملہ کیا جس سے 4 کمانڈوز ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے

☆ صوبہ لغمان ضلع قرغئی میں سپلائی قافلے پر مجاہدین کے حملے میں 4 گاڑیاں تباہ ہو گئیں جب کہ مقابلے میں 4 سیکورٹی اہل کار بھی ہلاک ہو گئے۔

17 اگست

☆ صوبہ پکتیکا کے ضلع مٹہ خان میں مجاہدین نے فوجی دستے پر حملہ کیا جس سے 6 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ میدان وردگ کے ضلع چک میں مجاہدین نے ایک بارودی بم حملے میں ایک ٹینک تباہ کر دیا جس سے 6 اہل کار ہلاک ہو گئے۔

☆ صوبہ زابل کے ضلع نوبہار میں مجاہدین نے ایک سیکورٹی قافلے پر زوردار حملہ کیا جس سے 10 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ پروان کے ضلع بگرام میں مجاہدین نے فرنٹیئر کور کے اہل کاروں پر حملہ کر کے ایک کرنل سمیت 11 فوجی قتل کر دیے جب کہ ایک گاڑی بھی تباہ کر دی۔

18 اگست

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں افغان فوج اور مجاہدین کے درمیان شدید جھڑپ میں 9 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے جب کہ ایک بکتر بند گاڑی اور ٹینک بھی تباہ ہوا۔

☆ صوبہ لوگر کے ضلع برکی براک میں ایک شہیدی مجاہد نے کمانڈر رفرید پر شہیدی حملہ کر کے نائب کمانڈر سمیت 8 اہل کار ہلاک ہوئے۔

19 اگست

☆ صوبہ بادغیس کے ضلع غور ماچ میں مجاہدین نے چوکیوں پر حملہ کر کے کمانڈر سمیت 17 فوجیوں کو ہلاک کر دیا، چوکی پر مجاہدین نے قبضہ کر لیا۔

☆ صوبہ جوزجان کے ضلع آقچہ میں مجاہدین نے کمانڈر انور کی گاڑی کو دھماکے سے تباہ کر دیا جس سے انور سمیت 8 اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔

☆ مجاہدین نے صوبہ ننگرہار ضلع مہمند درہ میں افغان فوجیوں کی تنصیبات کو میزائیلوں، راکٹوں سے نشانہ بنایا جس سے 7 اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ پکتیا کے گردیز شہر میں تیراہ کے مقام پر رینجرز گاڑی پر حملہ میں 5 اہل کار ہو گئے

20 اگست

☆ صوبہ میدان وردگ کے ضلع سید آباد میں مجاہدین کے ساتھ ایک جھڑپ میں 5 افغان فوجی اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

☆ امارت اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ کنڑ کے ضلع مانوگئی میں ایک چوکی کو بم دھماکے سے اڑا دیا جس سے اس میں موجود 7 فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆ صوبہ زابل کے ضلع نوبہار میں مجاہدین نے لگاتار دھماکوں میں افغان فوج کی 8 گاڑیاں اور 4 ٹینک تباہ کر دیے جب کہ 2 کمانڈر بھی ہلاک ہوئے۔

21 اگست

☆ صوبہ ہرات کے ضلع انجیل میں مجاہدین نے افغان فوجی افسران کی گاڑی پر گھات لگا کر حملہ کیا جس سے اس میں سوار 6 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ قندوز کے ضلع چہاردرہ میں مجاہدین نے حملوں میں 15 افغان اہل کاروں کو قتل کر دیا، جب کہ کئی گاڑیاں بھی تباہ ہو گئیں

☆ صوبہ زابل کے صدر مقام قلات میں مجاہدین کے ساتھ ایک جھڑپ میں 5 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ غور کے ضلع شین کوٹ میں مجاہدین اور افغان فوجیوں کے درمیاں شدید جھڑپ میں 20 افغان اہل کار ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ ننگرہار کے ضلع خوگیانی میں مجاہدین نے ایک امریکی ڈرون طیارہ مار گرایا۔

22اگست

☆صوبہ زابل کے ضلع نو بہار میں مجاہدین اور افغان فوجیوں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی جس میں اہم کمانڈروں سمیت 15 فوجی ہلاک 8 گاڑیاں اور 14 ٹینک تباہ ہوئے

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں مجاہدین کے رابطہ کار نے پولیس چوکی پر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس سے 7 اہل کار ہلاک ہوگئے

☆صوبہ لوگر کے ضلع برکی براک میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو بم حملے کا نشانہ بنایا جس سے ٹینک تباہ اور اس میں سوار 3 امریکی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ لغمان کے ضلع قرغئی میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کر کے 5 کنٹینر تباہ اور 3 اہل کاروں کو قتل کر دیا۔

☆صوبہ جوز جان کے ضلع منگا جک میں مجاہدین نے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے 9 فوجیوں کو ہلاک اور کئی کو زخمی کر دیا۔

23اگست

☆امریکیوں کے بڑی فوجی اڈے بگرام ایئر بیس پر مجاہدین نے مزائیلوں سے حملہ کیا۔ جس سے 3 امریکی ہلاک اور 4 زخمی ہوگئے

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں مجاہدین نے افغان فوجی چوکیوں کو اپنے محاصرے میں لے کر سپلائی کاٹ دی، محاصرہ توڑنے کی کوشش میں 26 فوجی ہلاک اور 19 زخمی ہوئے۔

24اگست

☆مجاہدین کی دعوت پر کابل انتظامیہ کے کنڑ، فاریاب اور قندہار صوبہ سے تعلّق رکھنے والے 24 فوجی اہل کاروں نے مجاہدین میں شمولیت کا اعلان کیا۔

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں مجاہدین نے ایک فوجی چوکی پر حملہ کر کے ایک فوجی ٹینک تباہ اور 6 فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

☆صوبہ ننگر ہار کے صدر مقام جلال آباد میں ایک فدائی مجاہد نے اپنی بارود سے بھری گاڑی امریکی قافلے سے جا ٹکرائی جس سے مترجم سمیت 7 امریکی ہلاک ہوگئے۔

25اگست

☆صوبہ فاریاب کے ضلع چلگزئی میں مجاہدین نے ایک فوجی گاڑی کو راکٹ حملے کا نشانہ بنایا جس سے اس میں سوار 6 فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع برکی براک میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 1 امریکی سمیت 5 افغان فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع سنگین میں مجاہدین کے وسیع حملوں میں 15 افغان فوجی ہلاک ہو گئے، جب کہ 6 چوکیوں پر قبضہ کر کے مال غنیمت کر لیا

☆صوبہ قندوز کے ضلع دشت آرچی میں مجاہدین اور افغان جنگجوؤں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی جس میں 8 افغان اہل کار مارے گئے۔

26اگست

☆صوبہ ننگر ہار کے ضلع غنی خیل میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں شدید لڑائی ہوئی جس کے نتیجے میں 8 فوجی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں مجاہدین نے افغان فوجیوں پر متعدد حملے کیے جس میں کم از کم 12 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند کے علاقے نوزاد میں مجاہدین نے ایک حملے کے دوران 8 افغان فوجیوں کو ہلاک کر دیا، حملے میں 3 گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔

27اگست

☆صوبہ ننگر ہار کے ضلع چپر ہار میں مجاہدین نے ایک افغان فوجی گاڑی اور ٹینک کو بم دھماکوں کا نشانہ بنایا جس سے 8 فوجیوں کی ہلاکت کی تصدیق ہوئی ہے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع خانشین میں امریکی طیاروں نے افغان پولیس پر شدید بم باری کی جس سے 7 اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆بلخ، ننگر ہار کے صوبوں سے تعلّق رکھنے والے 17 افغان فوجیوں نے مجاہدین کی صفوں میں شامل ہو کے جہاد کرنے کا اعادہ کیا۔

☆صوبہ ننگر ہار کے ضلع چپر ہار میں مجاہدین نے افغان اور امریکی فوجیوں پر حملہ کر کے 10 افغان اہل کاروں کو ہلاک اور 2 امریکیوں کو زخمی کر دیا۔

28اگست

☆صوبہ غور میں مجاہدین کے آپریشن میں 5 اضلاع میں 30 افغان اہل کاروں کو ہلاک اور 19 کو زخمی کیا جب کہ بڑی تعداد میں مال غنیمت اکٹھا کرنے میں کامیاب ہوئے۔

☆غزنی شہر میں مجاہدین نے افغان فوج کی دو گاڑیوں کو بم دھماکوں کا نشانہ بنایا جس سے 8 فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔ جب کہ دو گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

29اگست

☆مجاہدین نے صوبہ نورستان کے ضلع نورگرام میں افغان فوجیوں پر حملہ کیا۔جس میں 4 بکتر بند گاڑیاں تباہ اور 21 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ جوز جان اور ننگر ہار میں 10 جنگجو مجاہدین سے آن ملے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع گرمیسر میں مجاہدین اور افغان فوجیوں میں ہونے والی شدید جھڑپ میں 12 افغان فوجی ہلاک اور 5 زخمی ہوئے جب کہ 7 گاڑیاں اور ٹینک تباہ ہوئے۔

30اگست

☆مجاہدین نے صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں کامیاب حملے میں 12 پولیس اہل کاروں کو قتل کیا اور سامان غنیمت کیا۔

☆جلال آباد انٹیلی جنس آفس پر 6 فدائی مجاہدین کے حملے میں 71 انٹیلی جنس اور افغان فوجی اہل کار ہلاک اور 83 شدید زخمی ہوگئے۔ 2 بارودی گاڑیاں استعمال ہوئیں۔

31 اگست

☆سرپل اور ہلمند سے تعلّق رکھنے والے 42 افغان فوجیوں نے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہوئے اپنی زندگیاں شریعت کے تابع گزارنے کا اعادہ کیا۔

☆مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو صوبہ لوگر کے پل عالم علاقے میں بم سے تباہ کر دیا جس سے 4 امریکی ہلاک ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع کجہ کی میں مجاہدین نے ایک شدید لڑائی میں 10 پولیس اہل کاروں کو قتل کر دیا جب کہ 2 گاڑیوں کو آگ لگا دی۔

یکم ستمبر

☆صوبہ فراہ، پکتیکا اور ننگر ہار سے تعلّق رکھنے والے 8 فوجیوں نے حقائق کا ادراک کرتے ہوئے مجاہدین میں شمولیت اختیار کر دی

☆صوبہ ہلمند کے سنگین اور کجہ کے اضلاع میں مجاہدین نے فوجی چوکیوں پر بڑا حملہ کیا جس سے 10 فوجی ہلاک ہوئے اور بڑی مقدار میں سامان غنیمت کیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نوزاد میں ایک فوجی کارواں پر مجاہدین کے حملے میں 3 فوجی ٹینک تباہ اور 8 اہل کار ہلاک ہوگئے۔

2 ستمبر

☆صوبہ جوز جان میں کے ضلع قش تپہ مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کر کے 10 فوجیوں کو ہلاک 12 رینجرز گاڑیوں کو تباہ اور 2 ٹینکوں کو تباہ کر دیا۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع موسیٰ قلعہ میں مجاہدین نے پولیس چوکی پر حملہ کر کے 8 اہل کاروں کو ہلاک اور متعدد کو زخمی کر دیا۔

☆امارت اسلامیہ کے فدائی مجاہد نے صوبہ ننگر ہار کے ضلع غنی خیل میں اپنی فدائی گاڑی سے حملہ کیا۔ جس سے 6 افغان جنگجو ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نوزاد میں مجاہدین نے اہم مراکز کو نشانہ بنایا جس سے 11 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے جب کہ 3 ٹینک بھی تباہ ہوگئے۔

3 ستمبر

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نوزاد میں افغان فوج کے ٹینک مجاہدین کی نصب کردہ بارودی سرنگوں سے جا ٹکرائے جس سے 4 ٹینک تباہ اور 10 فوجی ہلاک ہوگئے

☆☆☆☆☆

بقیہ: جبروت جبر ہارا ہے!

گریٹر اسرائیل کے راستے کی رکاوٹیں دور کرتا امریکہ بظاہر لیبیا، عراق، یمن، مصر، غزہ کو زیر کر چکا ہے۔ خلیجی ریاستیں، مشرق وسطیٰ پکے پھل کی طرح اس کی جھولی میں پڑے اس کے مقاصد کی مکمل ہم نوائی کر رہے ہیں۔ ایٹمی پاکستان کی طرف سے تشویش دور کرنے کو اندرونی کوششیں کامیابی سے جاری ہیں۔ یہ مستحکم نہ ہونے پائے۔ مشرفی آسیب چھایا رہے تا کہ امریکی مفادات محفوظ رہیں۔ اسلام آباد میں اگرچہ سفارت خانے کے نام پر مضبوط امریکی چھاؤنی بھی موجود ہے۔ بلیک واٹر کے حاصل کردہ ریڈ زون میں مراکز قائم ہیں (عوام کا حافظہ کمزور ہے!)۔ تاہم عمران، قادری تماشا، ہتھیلی کے پھپھولے بنا کر رکھا ہوا عدم استحکام کی ڈینگی کا درجہ رکھتا ہے۔ پوری مملکت بخار میں دہک رہی ہے۔ خود دونوں کٹھ پتلیاں بھی ہذیانی کیفیت میں ہیں۔ تاہم ان بیچاروں کو بھی ابھی یہاں سے ہٹنے کی اجازت نہیں۔ چھٹی نہیں مل رہی۔ وسیع تر تناظر میں دیکھیں تو کہانی سمجھ آ جائے گی۔ یہ وہی لال مسجد، صوفی محمد، آمنہ جنجوعہ (سڑکوں پر گھسیٹی گئی، بیٹے کو کینٹ کے چوراہے پر برہنہ کیا گیا)، جبری لاپتگان، حراستی مراکز (عقوبت خانوں) سے آئے روز پھینکی جانے والی تشدد زدہ لاشوں والا پاکستان ہے۔ اب انسانی حقوق پر اتنا حساس، اتنا نرم ملائم حلوہ ہوا پڑا ہے کہ عمران خانی کمانڈو کہیں قیدیوں کی گاڑی کی ہوا نکالتے، پولیس پر پل پڑتے (گزشتہ معرکوں کے بعد)، تھانے پر کپتان حملہ آور ہو کر قیدی چھڑا کر لے جا رہے ہیں (بنوں جیل؟؟) لیکن ڈی آئی جی طاہر عالم کہتا رہا "نہ ہم تھپیڑ ماریں گے نہ ڈنڈا"۔ فوج بھی تنبیہ کر چکی کہ طاقت استعمال نہیں کی جائے گی۔ ہم غیر جانب دار ہیں! (مگر جامعہ حفصہ...... اور ......اور ......؟) ہر طرف سے ان لاڈلے قانون شکن، دستور آئین شکن، رٹ شکن بلوائیوں کو پچکارا کیوں جا رہا ہے؟ بھئی ناچ گانا پارٹی ہے نہ ڈاڑھی نہ ٹوپی نہ برقعہ! تھپڑ، ڈنڈے، طاق، بارود نصیب دشمناں نصیب ٹوپیاں، نصیب ڈاڑھیاں...... یہ تو امریکہ کینیڈا سرکار کے مہمان ہیں۔ گولڈ اسمتھ کی رعایا ہے۔ پولیس ڈنڈے تھپڑ لتر کھا سکتی ہے مار نہیں سکتی! نہ ہوئے قادری عمران سکاٹ لینڈ میں! ایک دھاندلی دھرنا اگر وہاں ہو جائے تو سکاٹ لینڈ کے سوکھے دھانوں پر پانی پڑ سکتا ہے۔ الطاف حسین بھی ہمارے ۲۰ حصے بخرے کرنے پر تلا بیٹھا ہے نجانے سکاٹ لینڈیوں کی مدد کو کیوں نہ پہنچا! تفنن برطرف۔ حق تو یہی ہے کہ:

بساطِ دہر پہ جب بھی ہوئی ہے رزم بپا
ثباتِ صبر سے جبروتِ جبر ہارا ہے
سنو تمہارے قلم کی جو سرسراہٹ ہے
وہ سیلِ وقت کی آمد کی ایک آہٹ ہے

[یہ کالم ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکا ہے]

☆☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے!!!

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتی ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۱۷ اگست: ڈیرہ اسماعیل خان کے علاقہ ظفر آباد کالونی میں فائرنگ سے پولیس کانسٹیبل ہلاک ہو گیا۔

۱۸ اگست: پشاور کے علاقہ ناصر باغ میں جمعہ خان جوڑ کے قریب پولیس اہل کاروں پر فائرنگ کے نتیجے میں ۲ اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی پولیس ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۹ اگست: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں نیٹو آئل ٹینکروں پر فائرنگ سے ۲ ڈرائیور ہلاک ہو گئے۔

۲۰ اگست: سوات کے مرکزی شہر مینگورہ میں امن کمیٹی کا رکن رشید احمد فائرنگ کے نتیجے میں ہلاک ہو گیا۔

۲۰ اگست: ضلع اپر دیر کے علاقے سندرول میں بارودی سرنگ دھماکے کے نتیجے میں ۶ سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ۴ زخمی ہوئے۔

۲۱ اگست: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقہ سور قمر میں نیٹو آئل ٹینکروں پر مجاہدین کے حملے کے نتیجے یں ۲ آئل ٹینکر تباہ ہو گئے۔

۲۱ اگست: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ میں آرمی کی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ۶۳ فوجی ہلاک، ۲۳ زخمی ہو گئے، زخمی ہونے والوں کو مجاہدین نے گرفتار کر لیا۔ جن میں سے ۱۲ نے طالبان کے ساتھ شمولیت اختیار کرنے کا اعلان کیا ہے۔

۲۱ اگست: چارسدہ میں پولیس کی گاڑی پر فائرنگ، کئی پولیس اہلکار ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

۲۲ اگست: پشاور میں ناصر پور کے علاقے میں پولیس موبائل پر فائرنگ سے ۲ پولیس اہل کار ہلاک اور ۳ شدید زخمی ہوئے

۲۵ اگست: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں نیٹو آئل ٹینکر پر فائرنگ سے ٹینکر کا ڈرائیور اور کلینز ہلاک ہو گئے۔

۲۸ اگست: مہمند ایجنسی کے علاقے کنڈاؤ میں بارودی سرنگ دھماکے کے نتیجے میں ۲ سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ۲ زخمی ہوئے جب کہ فوجی گاڑی مکمل طور پر تباہ ہو گئی۔

۲۸ اگست: خیبر ایجنسی میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر حملے میں ۴ فوجی ہلاک ہوئے۔

۲۸ اگست: شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں ۵ پاکستانی فوجی مارے گئے۔

۳۰ اگست: بلوچستان کے ضلع نصیر آباد میں نیٹو کنٹینر پر حملے میں ڈرائیور ہلاک اور کلینز زخمی ہو گیا۔

۶ ستمبر: ہنگو کے علاقے درسمندر میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں ایک سیکورٹی اہل کار کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۹ ستمبر: پشاور میں پاکستانی فوج کا صوبیدار میجر نیاز امین فائرنگ کے نتیجے میں ہلاک ہو گیا۔

۱۰ ستمبر: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل ماموند کے علاقے ڈمہ ڈولا میں فائرنگ سے لیویز اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۱ ستمبر: ٹانک میں امن کمیٹی کے رکن کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا۔

۱۲ ستمبر: سوات کے علاقہ چار باغ میں سالنڈہ منگلور کے مقام پر فائرنگ سے پولیس اہل کار ہلاک ہو گیا۔

۱۴ ستمبر: شمالی وزیرستان کے علاقے سپین وام میں سیکورٹی فورسز کے قلعہ پر متعدد راکٹ داغے گئے، سرکاری ذرائع نے تین فوجیوں کے ہلاک اور ۲ کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۴ ستمبر: دیر بالا کی تحصیل براول کے صابر کلے علاقے میں فورسز کی گاڑی گہری کھائی میں جا گری۔ سیکورٹی ذرائع نے ۲ فوجی اہل کاروں کے ہلاک اور ۶ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۴ ستمبر: ژوب میں سیکورٹی چیک پوائنٹ پر حملے میں لیویز اہل کار کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۵ ستمبر: ہنگو میں ٹل تھانہ پر فدائی حملے میں ایک پولیس اہل کار کے ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۵ ستمبر: سوات کی تحصیل کبل میں امن کمیٹی کا رکن ظاہر شاہ فائرنگ کے نتیجے میں ہلاک ہو گیا۔

۱۶ ستمبر: شمالی وزیرستان میں پاکستانی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے خبر جاری کی۔

3 ستمبر: صوبہ ہلمند .... ضلع نوزاد .... افغان فوجی قافلے پر بارودی سرنگ دھماکے .... 4 ٹینک تباہ .... 10 فوجی ہلاک

میرے مولیٰ دے دے!

صدقِ احساس کی دولت میرے مولیٰ دے دے
غمِ امروز بھُلا دے، غمِ فردا دے دے

دُھن کچھ ایسی ہو فراموش ہو اپنی ہستی
دلِ دیوانہ وسودائی وشیدا دے دے

اپنے مئے خانے سے اور دستِ کرم سے اپنے
دونوں ہاتھوں میں مرے ساغر ومینا دے دے

کھول دے میرے لیے علمِ حقیقت کے در
دلِ دانا، دلِ بینا، دلِ شنوا دے دے

قول میں رنگِ عمل بھر کے بنا دے رنگیں
لبِ خاموش بنا کر، دلِ گویا دے دے

دلِ بے تاب ملے ،دیدۂ پُرآب ملے
تپِ آتش مجھے دے دے ،نمِ دریا دے دے

دردِ دل سینے میں رہ رہ کر ٹھہر جاتا ہے
جو نہ ٹھیرے مجھے وہ دردِ خدایا دے دے

حضرت سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

اللہ تعالیٰ کے فیصلے ہماری شکل وصورت پر نہیں بلکہ ہمارے دلوں اور اعمال پر ہوتے ہیں

امارت اسلامیہ کے بہادر مجاہدین!

''یہ آپ کا دینی اور قومی فریضہ ہے کہ لوگوں کو آرام پہنچانے اور ان کی دل جوئی کی کوشش کریں۔ غرور وتکبر کے ساتھ، کسی شرعی دلیل کے بغیر طاقت اور اسلحے کا استعمال، عوام کو دھمکانا، ڈرانا اور ایذا پہنچانا، ان کے جان مال اور عزت کو نقصان پہنچانا بہت بڑا جرم ہے جس کے ارتکاب پر دنیا میں بھی اور اخرت میں بھی احتساب کا سامنا ہوگا۔ لوگوں کے ساتھ آپ کا رویہ اچھے اخلاق، تحمل، عاجزی، ایثار اور دوطرفہ احترام پر مبنی ہونا چاہیے۔ ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے ہماری شکل وصورت پر نہیں بلکہ ہمارے دلوں اور اعمال پر ہوتے ہیں۔

مجاہدین امارت اسلامیہ کے مفتوحہ علاقوں میں انصاف اور امن کے قیام کے لیے بھرپور مخلصانہ جدوجہد کریں۔ چوروں اور ڈاکوؤں کا خاتمہ کریں اور عوام کو سکون کی فضا مہیا کریں۔

جہادی کارروائیوں کے دوران عوام کے جان و مال کا پورا خیال رکھیں تاکہ خدا نہ کرے انہیں کوئی نقصان نہ پہنچے۔ عوامی نقصانات کی روک تھام کے لیے قائم شعبہ اپنی ذمہ داریوں پر پوری طرح توجہ دیں تاکہ عوامی نقصانات کا مکمل خاتمہ ہو سکے۔

مجاہدین کو یاد رکھنا چاہیے کہ کفار کے خلاف ہماری استقامت اور کامیابی صرف اور صرف اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑنے میں ہے۔ مجاہدین اطاعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے امیروں کی اطاعت جاری رکھیں۔ نفاق، اختلاف اور تعصب سے دور رہیں۔ اتحاد، بھائی چارے اور آپس کے اعتماد کا رشتہ اور بھی مضبوط کریں۔ اور دشمن کے خلاف جہادی صف بنیان مرصوص کی طرح ناقابل تسخیر بنادیں''۔

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ